SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 15, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mr. Manzoor Ahmed Gichki) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھدی للناس و بینت من
الھدی والفرقان O فمن شھدمنکم الشہر فلیصمه O و من کان
مریضاً او علیٰ سفر فعدة من ایام أخر O یرید اللله بکم الیسر
ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدت ولتکبروا الله علیٰ
ماھدلکم و لعلکم تشکرونO واذا سالک عبادی عنی فانی
قریبO أجیب دعوت الداع اذا دعان فلیستجبوالی ولیومنوا
بی بعلھم یرشدونO

ترجمہ، بھلا ہے اگر تم جانو رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور
رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے
اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 15, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mr. Manzoor Ahmed Gichki) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینت من
الهدی والفرقان O فمن شهدمنکم الشهر فلیصمه O و من کان
مریضاً او علیٰ سفر فعدة من ایام أخر O یرید اللله بکم الیسر
ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدت ولتکبروا الله علیٰ
ماهدلکم و لعلکم تشکرونO واذا سالک عبادی عنی فانی
قریبO أجیب دعوت الداع اذا دعان فلیستجبوالی ولیومنوا
بی بعلهم یرشدونO

ترجمہ، بھلا ہے اگر تم جانو رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور
رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے
اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آفانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری

ہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

POINT OF ORDER Re: RELEASE OF FUNDS FOR SENATES FOR THEIR INCOMPLETE PROJECTS

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب چیئرمین! سینتالیسویں اجلاس میں حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ سینٹ کے ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کے فنڈز جو release نہیں ہونے یا جن کی منظوری نہیں ہوئی تھی ان کے بارے میں وہ اس اجلاس میں اپنا پالیسی بیان دیں گے اور وہ release کریں گے اور ساتھ ہی ۱۹۹۳ء اور 1994ء کے فنڈز بھی جتنا قومی اسمبلی کے ممبران کا ہے اتنا سینٹ کے ممبران کو بھی دیا جائے گا اور اب یہ اجلاس جاری ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومت نے اس پر ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا۔ بلکہ ہم مطالبہ کریں گے کہ وہ اس کے بارے میں واضح اپنی بات کریں اور وہ وعدہ بھی نبھائیں جو انہوں نے کیا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی جناب اقبال حیدر۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, the session is continuing and the policy statement about these funds , I am quite hopeful , that Malik Qasim Sahib will make a statement after consulting all te concerned authorities and we will try and do it within this session.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔اس پر پہلے ہی adjournment motion ہے۔ رحیم صاحب اور بہرہ ور سعید صاحب کی privilege motion ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ٹھیک ہے جی وہ اپنی جگہ جناب والا! پہلے اجلاس

میں جو 47واں سیشن تھا اس میں بھی اب تو ایسا ظاہر ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ سینٹ کے الیکشن میں اس کو استعمال کرنے کی کوشش نہ کرے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں اس کو میرا خیال ہے Question Hour کے بعد رکھ لیتے ہیں۔ کیونکہ already ہے یہ----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔سینٹ کو ہم adjourn کررہے ہیں ۔ ۲۲ تاریخ تک اس دوران میں سینٹ کے الیکشن ہوں گے ۔ اور کاغذات داخل ہوں گے ان کی جانچ پڑتال ہوگی تو بالکل خصوصی طور پر اس کا استعمال ، جناب والا! ہوگا---- جناب اس لئے روکا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ٹھیک ہے جناب اس کو لے لیں گے ۔ جی جناب شاہین صاحب۔

جناب یوسف شاہین۔اس سے پہلے کہ کوئی کارروائی مزید آگے ہو، میں اس ہاؤس کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار سکھر سے لے کر کراچی تک دریائے سندھ میں پانی ہے ہی نہیں ۔ اس کے ساتھ جو جو بھی نہریں ہیں وہ سوکھ گئی ہیں اور لاکھوں ایکڑ پر جو کھڑی گندم کی فصل ہے اور گنا ہیں مرچیں ہیں وہ سب تباہ ہو رہی ہیں یا تباہ ہونے کا خطرہ ہوگیا ہے ۔ اس میں یہ دس بارہ دن سے اخبار میں جو figures دے رہے ہیں آبپاشی منسٹری والوں کی من گھڑت ہے ، پتہ نہیں اس حکومت کے خلاف کوئی سازش کرنا چاہتے ہیں معلوم یہ ہوا ہے کہ اگر چار پانچ دن تک -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔شاہین صاحب: آپ اس پر ایڈجرن منٹ موشن دے دیں۔

جناب یوسف شاہین۔نہیں پلیز ایک منٹ ، اگر چار پانچ دن تک پانی وہاں نہیں آیا تو کراچی میں پینے کو پانی نہیں ملے گا، حیدر آباد میں ، پلیز کوئی ذمہ دار منسٹر ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔متعلقہ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بات کرلیں گے میرے خیال میں اس پر آپ ایڈجرنمنٹ موشن دے دیں۔ دوسرا کال اٹینشن نوٹس -----

جناب یوسف شاہین۔کل اجلاس ختم ہو جائے گا اس لئے ، آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔اجلاس ختم تو نہیں ہو رہا آپ کو کس نے کہا ہے کہ

اجلاس ختم ہو رہا ہے ۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر ۔ اگر ایسی صورتحال ہے تو اس پر جو بھی ہم کرسکتے ہیں وہ ضرور کریں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوگی ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ٹھیک ہے جی ۔ منسٹر صاحب کی یقین دہانی کے بعد میرا خیال ہے کہ کافی ہے ۔ جی سوالوں کا گھنٹہ جی ، جی چوہدری شجاعت حسین ۔ کوئی سپلیمنٹری ، سوال نمبر ا جی ۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر : چھ سوال ایسے ہیں جو شاید کل دیئے گئے ہیں ۔ ان کے لئے ٹائم نہیں تھا اس لئے تو وہ دوسری دفعہ جب موقع ہوگا تو اس میں جواب دیا جائے گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔سوال نمبر ا ۔

1. *Choudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state.

(a) the names of the companies which have so for been given the rights to market liquified perloeum gas from OGDC's Dhodak Oil , Fields and

(b) whether new companies were given this right by the outgoing caretaker government , if so, the names of these companies and criteria for their selection appointment ?

Mr. Anwar Saifullah Khan : (a) Names of the LPG marketing Companies which have been provisionally allotted a part of LPG ex-Dhodak on compensatory basis are as follows:-

1. Foundation Gas.
2. Pakistan State Oil Co. Ltd.
3. Burshane (Pak) Limited.

4. Sui Northern Gas Popeline Ltd.

5. Sui Southern Gas Company Ltd.

6. Lifeline (Private) Limited.

7. Lub Gas (Private) Limited.

(b) No new Company has been allocated LPG by the caretaker government .

حافظ حسین احمد ۔ ضمنی سوال ہے جی ۔ جو gases فروخت کرنے کے لئے انہوں نے دی ہیں کوئی سات کمپنیز ہیں ان کے کیا قواعد ہیں اور کس طرح یہ الاٹ کئے جاتے ہیں ؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔جی جناب منسٹر صاحب ۔

جناب انور سیف اللہ خان ۔جناب یہ سات کمپنیز جو ہیں یہ LPG produce کرتی ہیں اور یہ پرانی آئل کمپنیز ہیں اور ریفائنریز ہیں اس کے بعد جناب یہ گیس کارکیٹنگ کمپنیز کو allocate کی جاتی ہے جو اس وقت دس ہیں اور یہ جو پہلی ہے اس کی permission دی گئی ہیں اور جو قواعد و ضوابط ان کے ہیں منسلکہ جاب میرے پاس ہیں اس وقت موجود ہیں اور کافیلے ہیں اگر جناب سینیٹر صاحب چاہیں تو میں ان کو بعد دے دوں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔جی ۔

حافظ حسین احمد ۔نہیں وہ پڑھ کر سنا دیں ناں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ نہیں وہ تو کافی لمبا ہے ، اتنا بڑا ہے ، تو کیا وہ آپ کو کاپی دے دیں گے ؟

جناب انور سیف اللہ خان ۔ کاپی دے دوں گا یہ ہمارے مہربان سینیٹر ہیں ۔ ابھی میں کہہ دیتا ہوں جی ہمارے منسٹری کے افسران صاحبان بیٹھے ہیں اس کی فوراً کاپی بنا کر دے دیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ نہیں جی ایسا ہوتا ہے لائبریری میں کاپیاں رکھی ہوتی ہیں اور جو رکن دیکھنا چاہے لائبریری میں دیکھ سکتا ہے اسے ۔ جی سوال نمبر ۲ چوہدری شجاعت حسین۔

2. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and

Natural Resources be pleased to state.

(a) the names of the companies marketing Pakistan Petroleum Limited's Liquified Petroleum Gas, indicating also the names of owners of these companies;and

(b) names of the companies and their owners which are defaulters of PPL and the amount due from each company ?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The names of the companies marketing M/s. Pakistan Petroleum Limited's Liquified Petroleum Gas are:-

1 M/s Wak (Private) Limited (Mr. Gulzar Ahmad Khan)

2 M/s Cap Gas (Private) Limited (Mr. Asad Ahsan)

3 M/s Sun Gas (Private) Limited (Air Marshal Zulfiqar Ali Khan)

(b) Nil.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کوئی ضمنی سوال ؟ کوئی نہیں ۔ اچھا جی ۔ سوال نمبر ۳ سید محمد فضل آغا۔

3 . *Syed Muhammad Fazal Agha: (on his behalf) Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the due when load-sheddding was started during the current year and

(b) The duration of load - shedding in different areas particularly those in the Province of Balochistan ?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Load shedding was started on 26-12-1993.

(b) the load sheding programme is attached . This schedule applies to the Province of Baluchistan also.

92-042-361554 GMC- Coord - Power - LHR 359 P04 Jan 02. 94 13:41

INTERRUPTIONS FOR LOAD SHEDDING PER DAY

Dated: 29-12-1993

Date	Timmings	Urban Domestic (Hrs.)	Rural Domestic and Tubewell (Hrs.)
26-12-1993	Peak Hours	1/2	1/2
	Off Peak Hours	1-1/2	2-1/2
27-12-1993	Peak Hours	1/2	1
To Date	Off Peak Hours	4-1/2	5-1/2

C:/GMSO/LOAD-SHD.WK3

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے جی؟

حافظ حسین احمد۔ اس پر ہے جی۔ جناب سوال کے جزو (ب) یں کہا گیا ہے کہ لوڈشیڈ نگ کا پروگرام منسلک ہے۔ (ب) یں تھا۔ سوال ہے کہ یہ مختلف علاقوں میں بالخصوص بلوچستان یں لوڈشیڈ نگ کا دورانیہ کتنا ہے؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ یہ تو ہے ناں جی۔

حافظ حسین احمد۔ اس میں جو دیا گیا ہے۔ وہ غلط ہے کیونکہ بلوچستان میں تو یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ کتنے گھنٹے ہوتے ہیں اتنے گھنٹے بجلی نہیں آتی وہاں پر۔ لوڈشیڈ نگ تو کجا' انہوں نے کہا ہے ساڑھے چار گھنٹے بھی دیہات میں بجلی نہیں آتی۔ خصوصاً مستونگ ' پشین وغیرہ کے اندرونی علاقوں میں۔ اندرونی جو علاقے ہیں وہاں پر چار گھنٹے بھی بجلی نہیں ہوتی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ مجھے افسوس ہے کہ ایسی صورتحال ہے لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ایسی صورتحال ہے تو میں خود کوئٹہ جارہا ہوں اور اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور اس پروگرام کے مطابق لوڈشیڈ نگ ہوگی اس سے زیادہ نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ دوسرا سپلیمنٹری ہے۔ سوال نمبر 4 سیدمحمد فضل آغا صاحب۔

4. *Syed Muhammad Fazal Agha: (on his behalf) Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that three years Engineering Diploma Holders have been recognised as Sub- Engineers, if so, whether three years Diploma Holder in Architecture Technology will also be recognised as Sub- Engineers, if so when, if not reasons there of.

Malik Ghulam Mustafa Khar : Yes. (Annex -1) Pakistan Engiineeering Council have no objection if the diploma holders having the qualification of architectures are called Sub- Architect. However, this would need clearance by Pakistan Coucil of Architects and Town Planners, Karacki.

Annex-1

No.WA/4 (25)/74

Government of Pakistan

MINISTRY OF FUEL, POWER AND NATURAL RESOURCES

Islamabad, the 16the November, 1974.

ubject:- DEMANDS OF THE PAKISTAN DIPLOMA ENGINEERS FEDERATION.

The undersigned is directed to say that the Pakistan Diploma Engineers Federation had placed certain demands before the Government. A Committee consisting of Federal and Provincial Government representatives was constituted to condiser these demands and to make recommedations. The report of the Committee was placed before the Pime Minister and with his approval the following decisions have been taken :-

(i) The Diploma Engineers should be given grade II to start with this

decision has already been given effect to vide Finance Division O.M. No. F-1(24)- NG-IMP II/73-384/74,dated the 8th May, 1974)

(ii) Certain posts in grade above II carrying greater responsiblilites should be earmarked or created for Diploma Engineers and these should be filled on the basis of seniority -cum -fitness.

(iii) 25% of the total posts of Diplma Engineers should be placed in grade 16 . The: posts should be filled on the basis of senioity -cum fintness and subject to 10 years service and passisng of the prescribed departmental examinations.

(iv) 20% of the posts in grade 17 should be reserved for the promotion of Diploma Engineers in grade 16 on the basis of selection for which standards and criteria ahould be laid down by the departments concerned.

(v) The decisions taken at the meeting convened by the Federal Minister for Education on 20-10-73 regarding establishment of two degree courses namely B. Tech. (Pass) and B. Tech (Honours) for Diploma Engineers should be implemented as early as possible. Diploma Engineers should be given all possible encouragement and facilities such as study leave etc.for acquiring higher engineering education.

(vi) The posts held by Diploma Engineers and which have lasted for more than 5 years and had not been created for specific durations or specific projects should be placed on permanent footing and the Diploma Engineers working against them should be confirmed immediately wherever they fulfil the requirements ofinitial recruitment and continuous satisfactory service.

(vii) The Diploma Engineers should henceforth be called sub-Engineers.

2. The undersigned is to request that necessary action may please be taken to implement the above-mentioned decisions.

MUHAMMAD SAEED,

Deputy Secretary to the

Government of Pakistan.

Tele No.21466

To:

All Ministries/Divisions in Federal Government

(5 copies each)

Copy for necessary action also forwarded to Chief Secretaries of all Provincial Govt.

(10 copies each).

MUHAMMAD SAEED

Deputy Secretary to the

Government of Pakistan

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی سپلیمنٹری ہے؛ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 5 سید محمد فضل آغا صاحب۔

5. *Syed Muhammad Fazal Agha :(on his behalf) Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Govoernment to lay a 132 KV power transmission line betweeen Wana and Zhob , if so, when?

Malik Ghulam Mustafa Khar: There is no proposal at present under consideration by WAPDA to lay 132 KV transmission line between

WANA & Zhob . WANA is presently connnected to Grid System from D.I Khan by 132 /((KV Transmission Line and Zhob by 132 KV Transmission Line from Quetta.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جی کوئی سپلیمنٹری ؛ سپلمنٹری نہیں ہے جی - سوال نمبر ۶ میر عبدالجبار صاحب -

6 *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 17 replied on 13th July, 1993 and state the time by which the promised reply will be furnished ?

Malik Ghulam Mustafa Khar:

Reply to the Question No. 17 of 13-7-1993 is appended below .

Statement showing the amount spent for the year 1992-93 (upto March 1993) on medical treatment of the WAPDA employees working in various divisions revenue offices and workshop located in Peshawer , Mardan D.I.Khan and Nowshera is attached as Annex - A. Statement showing the amount spent on reimbursment made by WAPDA to the employees in the said Divisions , Revenue Offices and workshop is attached as Annex- B.

STATEMENT SHOWING EXPENDITURE INCURRED UNDER COSET OF MEDICINES , HOSPITALIZATION AND CONSULTATION FEE FOR 1992-93 UPTO 5/93

S.No.	Name of Office		Amount
1.	XEN; (E) CityNo. 1. Peshawer		Rs.95,391.00
2.	-do-	II -do-	1,41,943.00
3.	-do-	Urban Peshawar Cantt.	3,31,690.00
4.	-do-	Rural -do-	73,287.00

5.	-do-	Khyber Peshawar	1,34,984.00
6.	-do-	Civil- I, Peshawar	63,673.00
7.	-do-	-do- II -do-	19,826.00
8.	-do-	M&T Divn. Peshawar	45,608.00

Revenue Offices

9.	R.O. (E) City-I Peshawar		36,314.00
10.	-do- -do-II	-do-	13,215.00
11.	-do-	Urban Peshawar Cantt.	2,698.00
12.	-do- Rural	-do-	8,563.00
13.	-do- Khyber		6,664.00
			9,73,856.00

(b) Nowshera Stations

14.	XEN (E) Nowshera City.	6,77,663.00
15.	XEN (E) Nowshera Cantt.	10,02,972.00
16.	R.O. (E) Nowshera City	2,00,026.00
17.	R.O. (E) Nowshera Cantt.	2,71,226.00
18.	Workshop Nowshera 5,42,330.00	
		26,94,217.00

(c) Mardan Station

19.	XEN. (E) Mardan-I	2,15,002.00
20.	-do- -do- II	96,979.00
21.	R.O. (E) Mardan-I	11,780.00
22.	R.O. (E) Mardan-II	11,327.00
		3,35,088.00

(d) D.I. Khan

23.	XEN.(E) D.I.Khan	85,417.00
24.	R.O. (E) D.I. Khan	22,475.00
		1,07,892.00

Annex B

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF EXPENDITURE INCURRED DURING 1992-93 ON ACCOUNT OF MEDICAL TREATMENT OF WAPDA EMPLOYEES IN N.W.F.P.

Power Wing		Water Wing		Co-ordination Wing	
Peshawar Station	Rs.		Rs.		
XEN. (E) City No. I. Peshawar.	95,391.00	Project Planning North Peshawar (PLP)	2,000.00	Regional A CS Training Institute Peshawar.	26,576
—do— II. Peshawar	1,41,943.00	Swabi SCARP Project Peshawar (SWP)	1,20,000.00		
—do— Urban Peshawar Cantt.	3,31,690.00	G.M. (Water) North Peshawar (GNF)	1,24,000.00		
—do— Kural —do—	73,287.00	Hydrogeology Project Peshawar (GMA)	40,000.00	(Dy. Director Investigation) Peshawar	460
—do— Khyber	1,34,984.00				
—do— Civil-I. Peshawar	63,673.00				
—do— II.	19,826.00				
—do— M&T Divn. Peshawar	45,608.00				
R.O. (E) City-I. Peshawar	36,314.00				
—do— II	13,215.00				
—do— Urban Peshawar Cantt.	2,698.00				
—do— Kural Peshawar Cantt.	8,563.00				
—do— Khyber	6,664.00				
	9,73,856.00		2,86,000.00		
Mardan Stations					
XEN (E) Mardan-I	2,15,002.00	Mardan Scarp Project (NES)	28,000.00		
—do— -II	96,979.00				
R.O. (E) Mardan-I	11,780.00				
—do— -II	11,327.00				
	3,35,088.00		28,000.00		

Power Wing		Water Wing		Co-ordination Wing
Nowshera Stations				
XEN (E) Nowshera City.	6,77,663.00			
—do— Cantt	10,02,972.00			
R.O. (E) Nowshera City.	2,00,026.00			
—do— Cantt.	2,71,226.00			
	21,51,887.00			
D. I. Khan Stations				
XEN (E) D.I. Khan	85,417.00	Chashma Right Bank Canal (CRB)	6,10,000.00	
R.O. (E) D.I. Khan	22,475.00	Chashma Command Area (CCA)	74,000.00	
	1,07,892.00		6,84,000.00	

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی کوئی سپلیمنٹری؟

میرعبدالجبار۔پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ سوال جو ہے جو اس کاپی میں ٹائپ ہوا ہے یہ سوال پوچھا گیا تھا 13.7.93 کو، لیکن اس وقت جواب نہیں دیا گیا تھا اور آج جو جواب اس کے متعلق آ رہا ہے دراصل یہ سوال تھا کہ ۹۲-۱۹۹۱ء میں کتنا خرچہ ہوا ہے لیکن یہاں پر گول مول کرکے ۹۲ء سے مارچ ۹۳ء تک statement دے رہے ہیں۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران جو خرچہ ہوا ہے ۔ اس کا بتا دیں جی؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی منسٹر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔اس میں نہیں ہے ۔ اگر آپ فریش نوٹس دے دیں تو میں انشاء اللہ دوبارہ اس کا مکمل جواب آپ کو پیش کروں گا۔

میرعبدالجبار۔جناب والا! پہلے تو منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اپنے محکمے کے افسروں کو سمجھائیں کہ اس طرح گول مول جواب نہ دیں ' اب آپ ملاحظہ کریں ۹۲-۷-۱۳ کو جو سوال پوچھا گیا تھا اس میں پہلے انہوں نے اس چیز کو ختم ہی کیا ہے ۹۲-۱۹۹۱ء کو ' اب جو جواب دیا ہے اس پہ مجھے بڑا اعتراض ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس کو دوبارہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج کر اور ۹۲-۱۹۹۱ء کا جواب جو ہے وہ ان سے حاصل کرلیں جی۔؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ ان کو ایسی شکایت نہیں ہوگی ۔ میں نے پہلے ہی محکمے کو ہدایات دی ہیں کہ جو بھی ممبر صاحبان سوال پوچھتے ہیں ان کا مکمل جواب ہونا چاہئیے اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر ان سے پوچھ گچھ ہوگی۔

میرعبدالجبار ۔تو جناب میرے خیال میں فریش نوٹس کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ 1991-92ء کا معلوم کریں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔جیسے آپ کہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں فریش نوٹس ' میرے خیال میں اگر دے دیں' تو

زیادہ بہتر ہے ۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر ۔جی وہ ضروری ہے لیکن اگر آپ کہیں تو ویسے بھی کردیں گے ۔ جیسے آپ کہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔اچھا جی ٹھیک ہے ۔ تو دوسرا سپلیمنٹری جی ۔ اچھا سوال نمبر ۷ میاں عالم علی لالیکا صاحب۔

7. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to Senate Starred Question No.48 replied on 25th June, 1992 and state whether the permission has been obtained from the Railways Department for crossing the track in order to provide Natural Gas to New Miana Pura Eastern, Sialkot?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Yes.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کوئی سپلیمنٹری ؛ کوئی نہیں ۔ سوال نمبر ۸ سید علی حیدر ۔

8. *Syed Ali Hyder: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that construction of sports Complex at M. A. Jinnah Road, Karachi was started in 1976, if so the reasons for non-completion of work so far and the time by which it will be completed; and

(b) the amount spent on it so far?

Syed Iqbal Haider: (a) The construction of Sports Complex at M. A. Jinnah Road, Karachi was under-taken by the National Sports Trust (NST) (defunct) on self-finance basis in 1973 at a cost of Rs. 23.700 million. Due to price escalation the total cost was revised to Rs. 83.047 million in 1975. Constracts of Rs. 57.037 million were awarded in 1975 for construction of

Commercial and Sports Sections. However, due to non-availability of funds work on the project was discontinued in June, 1977 with the following work completed.:-

(i) Excavation of basement and construction of retaining walls.

(ii) Pilling work of Commercial Section.

(iii) Pilling work of Sports Section.

NST was dissolved in 1980, and was merged with Pakisan Sports Board. Since then Pakistan Sports Board has made hectic efforts to complete the complex on self-financing basis but due to financial constraints, work could not be commenced. Proposals were also invited through press but no sound proposals were received from the private sector.

In the 19th meeting of General Body of Pakistan Sports Board held on 8th April, 1993 it was decided to entrust the task to M/s Rifle Association of Pakistan to conduct thorough study of the complex. At present M/s National Rifle Association of Pakistan is preparing a study of the complex in association with Pakistan Sports Board.

(b) An amount of Rs.8.069 million has been spent on the project upto June, 1977.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔سید علی حیدر صاحب۔

سید علی حیدر ۔جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پاکستان سپورٹس بورڈ، اس کمپلیکس کو کہ کسی طور پر پورا ہو جائے، اس کے لئے 13 سال تک کوشش کرتا رہا ہے لیکن کامیاب نہیں ہوا ۔ اس کے بعد یہ کام رائفل سٹیشن آف پاکستان کے سپرد کیا گیا؛ دس مہینے ہوگئے ہیں کہ وہ بھی اس کمپلیکس کو سٹڈی کر رہاہے پھر دوبارہ پاکستان سپورٹس بورڈ کے ساتھ مل کر ۔ ایک بات تو یہ کہ 13 سال تک پاکستان سپورٹس بورڈ کوشش کرتا رہا اور اس میں کوئی حل نہیں نکال سکا اور اب رائفل سٹیشن کو یہ دیا گیا ہے کام ،اب وہ پھر سپورٹس بورڈ

کے ساتھ مل کر کر رہا ہے اس میں پھر دس مہینے گذر چکے ہیں تو سوال یہ ہے کہ اس کو مکمل ہونے میں کتنا عرصہ چاہئیے اور جو سٹڈی کر رہا ہے رائفل سٹیشن آف پاکستان، یہ کب تک ختم ہو جائے گی اور کب یہ چیز کسی final shape میں آئے گی - یہ جگہ انتہائی قیمتی علاقے میں واقع ہے اور ہمیں تعجب یہ ہے کہ یہ سپورٹس بورڈ ناکام رہا ہے جبکہ وہ self financing basis پہ تھا۔ یہ جواب گول مول ہے گھمایا ہوا ہے اور وہاں پہ دس ہزار روپے گز کے حساب سے زمین ہے اور یہ وہاں پہ سپورٹس بورڈ کسی پارٹی کو نہیں تلاش کرسکا کہ وہ self financing scheme کے تحت اس کو بنا سکے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر - جی سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین! معزز رکن کی شکایت بھی اور تشویش بھی بالکل بجا ہے۔ مارشل لاء کے دور سے لے کر ابھی تک بیچ میں ماسوائے ہم نے ۱۹۸۹ء میں اس کمپلیکس کو expedite کرنے کے لئے کوشش کی تھی لیکن دور مارشل لاء میں مکمل طور پر، میں تو کہوں گا criminal negligence جس کو کہتے ہیں اس کا ارتکاب کیا گیا تھا - اور اس کے بعد بھی اس کے اوپر توجہ نہیں دی جارہی - میں مشکور ہوں معزز رکن کا کہ انہوں نے بڑی قیمتی جگہ اور قیمتی ادارے کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے حکومت کی اور میں اپنی حکومت کی جانب سے اس کی تکمیل کے لئے پورے طور پہ پرائم منسٹر کو پوری رپورٹ پیش کرکے ان سے آرڈرز لوں گا تاکہ جلد از جلد اس کی تکمیل ہو سکے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر - ٹھیک ہے۔

Mr. Hassan A. Shaikh: Sir, what does he mean by criminal negligence of the people who did not do work even in Martial Law days. Has he not committed criminal negligence? He has not even bothered to find out what the position is?

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر - سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - criminal negligence اس لحاظ سے میں نے استعمال کیا تھا کہ جس بےحسی کا مظاہرہ اس کمپلیکس کی کنسٹرکشن میں انہوں نے کیا تھا جس سے بے پناہ نقصان

حکومت کو اور حکومت کے اداروں کو پہنچا ہے اور سپورٹس کے شعبے کو پہنچا ہے وہ واقعی انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ اس ضمن میں میں نے criminal negligence کہا ہے اور یہ ریکارڈ شاہد ہے کہ 13 سالہ مارشل لاء کے دوران اس کمپلیکس کے اوپر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ 1973ء سے 1977ء تک کسی کی criminal negligence تھی اور 1988ء سے 1990ء تک کس کی criminal negligence تھی۔ بس میں اتنا جاننا چاہوں گا کہ آپ جب دوبارہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ جو آپ نے کہا ہے سوال میں کہ A study is being prepared ' اس سوال میں ایک حصہ یہ بھی تھا کہ کوئی definite date کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کب تک یہ پراجیکٹ مکمل ہوسکے گا آیا کوئی رپورٹ اس سلسلہ میں آئی ہے یا نہیں ۔ اور اگر نہیں آئی تو کب تک اس رپورٹ کو expect کررہے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔سید اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔میں نے اس ضمن میں پہلے ہی کہا کہ یہ بالکل بڑا اہم معاملہ ہے اس کے اوپر فوری طور پر ایکسپرٹس سے رپورٹ حاصل کرکے آپ کو اطلاع دوں گا کہ کب تک یہ مکمل ہو سکے گی ۔ میں یہاں پر کوئی غلط کمٹمنٹ نہیں کرنا چاہتا اور یہاں پر میں کوئی غلط بیانی نہیں کرنا چاہتا اس میں ہمیں خود تشویش ہے کہ یہ کمپلیکس جلد از جلد مکمل ہو اور ایکسپرٹس کی رپورٹ لے کر میں آپ کو اطلاع دوں گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔پروفیسر صاحب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کتنی مدت تک۔

سید اقبال حیدر ۔جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گا میری کوشش یہ ہوگی کہ اسی سیشن میں میں آپ کو اطلاع دے دوں ۔ میں متعلقہ افسران سے بات کرکے جواب دوں گا ۔ اگر اس سیشن میں میں آپ کو اطلاع نہ دے سکا تو اگلے سیشن میں ضرور جواب دوں گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ مناسب ہے ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔سوال نمبر۹۔

9. *Syed Ehasn Shah: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to refer to Senate Starred Questin No. 117, replied on 26th August, 1993 and State:

(a) the names, designations and quarter numbers of 53 un-authorised occupants of G-6 Quarters, Islamabad;

(b) the amount of rent, if any, deposited by these persons during the last two years; and

(c) the names of such occupants whose allotments have been cancelled but are still occupying the quarters and the name of the authority which permitted them to retain these quarters?

Syed Iqbal Haider: (a) The names, designation and quarter numbers of the 52 unauthorised occupants of G-6 quarters are given in Annex-A.

(b) Rs. 1,03,875 have been deposited by these occupants during the last two years.

(c) Names of all such occupants and other details as required have been given in Annex-A.

Annexure-'A'

OCCUPANTS OF G-6 QUARTERS WHOSE ALLOTMENTS HAVE BEEN CANCELLED BUT ARE STILL OCCUPYING THE QUARTERS.

S. No.	Quarter No	Name & Designation	Remarks
1.	11-A, G-6 1-4.	Fateh Muhammad, N Qasid Commerce	Continue to reside pending final decision on the subject by the Govt. Some of the occupants have filed a suit in High Court which is still pendig and stay order is granted
2.	115-A, G-6 1-1	Iqbal Hussain N Qasid, Commerce	
3.	251-A, G-6 1-1	Mst. Hussain Jan, Aya, FGSH	
4.	155-A, G-6 1-3	Yousuf Gul, N Qasid Commerce	
5.	151-B, G-6 2	Muhammad Ishaque, UDC	
6.	152-B, G-6 2	Subhanur Rashid, S Grapher	
7.	48-B, G-6 2	Raja Muhammad Afzal, Driver, Cabinet	
8.	112-B, G-6 1-4	Mst. Ume Kalsoom, Teacher, Fed. Dte of Eduction	
9.	224-B, G-6 1-2	Wazir Din Driver, FGSH	
10.	311-B, G-6 2	Mst. Firdos Begum, Mid-wife, FGSH	
11.	6-B, G-6 1-4	Muhammad Asghar, Sr. Auditor, Foreign Affairs	
12.	153-B, G-6 1-2	Muhammad Salon Shah, Asstt. Religious Affairs	
13.	294-C, G-6 1-4	M. A. Subtain, PS, science and Technology	

S. No.	Quarter No	Name & Designation	Remarks
14	564-C, G-6 1-4	S. Khawaja Ahmed, UDC, Industries	
15.	401-C, G-6 1-2	Allah Dittai, UDC, Registration Office.	
16.	389-C, G-6 1-2	Jamil Ahmed, PS, Establihment Division	
17.	529-C, G-6 1-4	Haji Muhammad Hanif, Work Ministry PWD.	
18.	535-C, G-6 1-3	Muhammad Ishaque, Asstt. Finance	
19.	423-C, G-6 1-2	Mrs. Shoukat Waheed, Teacher F.G. School	
20.	120-C, G-6 2	S. Abdul Hayat, Driver, Spl. Education and S Welfare	
21.	13-D, G-6 2	Muhammad Jamil, S.O. I&BC	
22.	70-D, G-6 2	M. Sharif, Supdt. Health	
23.	31-D, G-6 2	S.A.J. Usmani, S.O. Interior	
24.	26-D, G-6 4	Akhtar Ahmed Siddiqui, DS. Finance	
25.	30-D, G-6 4	Mirza Ghulam Siqlain Beg, Supdt. Finance	
26.	65-D, G-6 4	S. Izhar Abbas Rizvi, Asstt. EAD	
27.	204-D, G-6 4	Muhammad Yousuf Ch. Finance	
28.	383-D, G-6 1-4	Farooq Ahmed Khan, S.O. Finance	
29.	431-D G-6 1-4	Abdul Samad, Second Secy. CBR	
30.	386-D, G-6 1-4	Haq Dad Khan, Admn. Officer PID	
31.	371-D, G-6 1-4	Razia Maqbool, Teacher F.G. School	
32.	440-D, G-6 1-4	Dilshad, Supdt. Interior Divn	
33.	412-D, G-6 1-4	Bashir Ahmad Shah, S.Grapher, Food and Agri.	
34.	574-D, G-6 2	M. Younus Ali Khan, Asstt. Incharge, M.o Commerce	
35.	114-D, G-6 2	Muhammad Hussain, Inspector DIB	
36.	226-E, G-6 4	Rehman Khan, DS, Religious Affairs	
37.	368-E, G-6 4	Waheed-ud-Din Burni, S.O. Defence	
38.	241-E, G-6 4	M. Hameed, S.O. President's Sectt	
39.	285-E, G-6 2	Mrs. M. Benot, Nursing Supdt. FGSH	
40.	651-E, G-6/2	Mian Abdul Hakim, Deputy Director Planning Division.	
41.	238-E, G-6/2	Muhammad Umar Draz, S.O. Law and Justice Division	
42.	223-E, G-6 4	Jamil Ahmed Karimi, DS, CZA	
43.	320-E, G-6 4	Tufail Ahmed, Secretary, CBR	
44.	337-E, G-6 4	Mrs. Noor Jehan, TGT, F.G. School	
45.	275-E, G-6 2	Sheikh Muhammad, Accounts Officer, AGPR	
46.	369-E, G-6 4.	A. H. Zahid, S.O. Finance	
47	208-E, G-6 4	Muhammad Ayub, R.O. Information and BC	
48	331-E, G-6 4	Aftab Ahmad, Assistant Chief, Industries	
49.	642-E, G-6 2	Mirza Afzal Baig, S.O. Finance	
50.	674 3-F, G-6,4	Aziz ur-Rehman, Director, PID	
51.	685 3-F, G-6 4	S.M. Yahya, Director, CBR	
52.	676 2-F, G-6 4	M. Rafique, Dy. Director, O.O the Auditor Genl	

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر برائے بجلی بیان فرمائیں گے کہ پسنی تھرمل بجلی گھر کی مجموعی پیداوار 17.468 میگا واٹ ہے جبکہ اس وقت صرف تربت اور پسنی کو بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ تو تمپ، مند اور ہوشاب کو کب بجلی فراہم کی جائے گی؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ تربت میں کام مکمل ہو چکا ہے۔ تمپ میں بھی تقریباً مکمل ہے۔ مند میں بھی، ہوشاب میں بھی لیکن گوادر اور جیوانی میں ابھی تک مکمل نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مند میں مکمل ہو چکا ہے جی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ہونے والا ہے جی۔ بالکل قریب ہے۔ دو تین مہینے میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ان کا سوال یہ ہے کہ ان ایریاز میں پنجگور کے بارے میں آپ کے پاس کوئی اطلاع ہے کیونکہ وہ بھی ایک ڈسٹرکٹ ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ابھی تک کوئی ایسی بات میرے علم میں نہیں ہے لیکن اگر کوئی وہاں ایسی ضرورت ہے تو سینیٹر صاحب مجھ سے بات کرسکتے ہیں اور کام کیا جا سکتا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ اس وقت تقریباً 12 میگا واٹ سے زائد اضافی پیداوار ہے جبکہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے یہ 12 میگا واٹ آپ اس طرح رکھیں کیونکہ وہ نیشنل گیٹ سے تو ملا ہوا نہیں ہے، اسے کب مکمل کیا جائے گا تاکہ مند، تمپ، ہوشاب اور پنجگور کو بجلی مہیا ہو سکے۔ کافی عرصہ بیت چکا ہے لیکن اس پر کام بہت ہی سست رفتاری سے ہو رہا ہے؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں پوچھ کر آپ کو آئندہ سوالات کے موقع پر بتا دوں گا exactly کہ کب تک مکمل ہو جائے گا۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال نمبر ۱۱۔ سید احسان شاہ۔

11. *Syed Ehasn Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of engines installed in Thermal Power House, Pasni, Indicating also the date on which overhauling of each engine was due;and

(b) whether the arrangements of overhauling of these engines exist?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The number of diesel engines installed at Thermal Power Station Pasni is 4 having generating capacity of 4.367 MW each.

Arrangements for the overhauling of engines exist and major overhauling of Engine No. 1 is due in December, 1994. Recommended reunning hours for major overhauling of units No. 2, 3 and 4 are 12000 hours each whereas these units have completed 6000 hours, 5670 hours and 2501 hours respectively. These units will be ovrhauled on completin of 12000 running hours each.

حافظ حسین احمد۔یہاں پہ جی چار انجن کام کر رہے ہیں جواب میں بتایا گیا ہے۔ ان میں سے اس وقت عملی طور پہ کتنے انجنوں سے بجلی پیدا کی جارہی ہے اور کتنے خراب پڑے ہیں؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر= ایک انجن ان میں سے اوور ہال ہونے والا ہے دسمبر میں لیکن باقی انجنوں کی کافی مدت اور میعاد باقی ہے ان میں کوئی ایسی خرابی نہیں۔

حافظ حسین احمد۔میں کہہ رہا ہوں کہ بجلی پیدا کرنے کے لئے کتنے انجن استعمال ہو رہے ہیں؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔اس کے متعلق کوئی لکھا ہوا نہیں ہے لیکن اس جواب سے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ دوسرے انجن جو ہیں وہ چالو حالت میں ہیں سوائے ایک کے جو اوور ہال ہونے والا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ آپ اس جواب سے مطمئن ہیں۔ جو لکھا ہوا ہے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ مجھے بتا دیجئے میں فوری طور پر ان کو ہدایات دوں گا اور اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو ٹھیک کیا جائے گا یا کوئی اور مشکل ہے تو آپ بتا دیں۔

حافظ حسین احمد۔ بلوچستان میں جتنے بھی ڈیزل انجن ہیں --- دالبندین' خاران اور اس کے ساتھ پنجگور وغیرہ کے ' یہ تمام کے تمام اکثر دو تین جو ہیں وہ خراب رہتے ہیں اور اس میں بھی یہ ہے کہ اکثر خراب رہتے ہیں اور مکمل طور پر وہاں پر بلیک آؤٹ رہتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسے نوٹ کرلیں اور یہ بتا دیں کہ وہاں چار انجنوں میں سے اس وقت کتنے کام کررہے ہیں اور ان کی پیداوار کیا ہے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ میں سینیٹر صاحب کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے یہ پوائنٹ پیش کیا اور مجھے یقین ہے کہ آپ صحیح کہتے ہوں گے اگر محکمے نے مجھے صحیح نہیں بتایا تو آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں کوئٹہ کا دورہ کرنے والا ہوں ۔ آئندہ تین چار دن میں ۔ وہاں جاکر اس کا میں خود پتہ لگواؤں گا اگر ایسی بات ہے تو فوری طور پر سدباب کیا جائے گا اور آپ کو انشاء اللہ میں مطمئن کروں گا ۔

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, according to his answer the number of diesel engines installed is 4 and 2, 3, 4 have completed six thousand hours. The honourable member has asked his question as to why they are working. Would you please find out whether they were not good enough to work at a time when they were installed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: I am sure you will understand and I have assured you if it is approved and I think this is true then, we will find out and necessary action will be taken.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔سوال نمبر 12 پروفیسر خورشید احمد۔

12. Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the total number of government houses from "A" to "H" type and from category I to category IV in Islamabad;

(b) the number of such houses allotted on special permission or occupied by non-entitled persons with their names; and

(c) the steps taken by the government to disposes unauthorised occupants of such houses?

Syed Iqbal Haider: (a) The total number of government houses from "A" to "H" is 10,788 and from category-I to IV is 1,731 (Total=12,519).

(b) There are 1,075 houses which were alllotted in relaxation of rules and are occupied by non-entitled persons. Their names, departments and house numbers are given in the list tabled.

(c) The ejectment notices were initiated in November, 1990 to the non-entitled employees for vacating such houses. However, in view of the strong resentment and agitation the then Minister for Housing and Works ordered to withhold further action. Simultaneously notices for payment of standard rent were also issued to these non-entitled employees. Some of them filed civil suits against the demand for standard rent. The Court directed status-quo may be maintained. As such these houses shall be vacted after the case has been decided by the court.

(List has been placed in the Senate Library)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ پہلے تو یہ دیکھ لیجئے کہ کل 12519 گورنمنٹ ہاؤسسز ہیں اسلام آباد میں۔ ان میں سے ایک ہزار پچھتر مکانات ایسے ہیں which have been allotted in relaxation of rules and are occupied by non-entitled persons نومبر ۱۹۹۰ء میں پالیسی طے ہوتی ہے کہ non-entitled persons سے خالی کرانے جائیں گے ۔ لیکن اس کے بعد پھر contradictory چیز یہ آتی ہے کہ payment of standard rent کے نوٹس ان لوگوں کو ایشو کئے گئے ہیں ۔ اس کا کیا جواز ہے ؟ چند civil suits کہا گیا ہے کہ لوگوں نے داخل کئے ہیں ۔ لیکن ان سے باقاعدہ خالی کرانے کا سلسلہ suspend کردیا گیا ہے۔ تو اسلام آباد میں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تقریباً دس فیصدی جو مکانات ہیں وہ non-entitled people آج بھی occupy کئے ہوئے ہیں اور گورنمنٹ کی مشینری اس بارے میں کوئی موثر کام نہیں کر رہی ہے۔ اگر civil suit سے طے کرنے کا آپ نے انتظار کیا تو چونکہ میرے خیال میں صدیوں یہ معاملہ چل سکتا ہے ۔ تو کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ اس معاملے میں فی الحقیقت گورنمنٹ کیا کررہی ہے اور کیا کرنا چاہتی ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔شیر افگن نیازی صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ یہ جو 1075 ہیں یہ بات درست ہے ۔ اب یہ دوقسم کے ہیں ۔ ایک پروفیسر صاحب کو پہلے پتہ ہے کہ جی ۶ میں ایک مسئلہ چلتا رہا ہے جس میں 53 illegally occupied تھے ۔ اور 139 اس کے علاوہ تھے ا جب انہیں نوٹس دیا گیا کہ revised standard rate پہ انہیں یہ ادائیگی کرنی پڑے گی تو illegal occupants نے لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ suit کردیا ۔ جو ابھی تک چل رہا ہے۔ ایک کیٹیگری اور ہے جو اسی طریقہ کار سے illegal occupants تھے جو total 1075 بنتے ہیں تو وہ وفاقی محتسب کے پاس چلے گئے ۔ اب انوٹس انہیں دیا گیا اور وہاں سے انہوں نے stay لے لیا۔ جب تک اب stay کا مسئلہ حل نہ ہو تو اس وقت تک ان سے وہ کوارٹرز خالی نہیں کرانے جاسکتے ۔

دوسری بات پروفیسر صاحب نے خود بیان کی ہے کہ یہ جو Pakistan Allocation Rules, 1971 کے تھے اس میں ایک رول ۲۶ تھا جو انہیں معلوم بھی ہوگا جو discretionary

to allot them, ... to release the thing and then کو competent authority دینا تھا powers
the allotment could be made اور یہ پرانے وقتوں سے چلے آ رہے ہیں 1075' وہی کیا گیا
تھا ۔ اب ۱۹۹۲ء میں یہ لکھا ہوا ہے اس میں اور ان کو ابھی پتہ ہوگا کہ رولز کی اب
amendment کر دی گئی ہے اور یقیناً discretionary جو رول ۲۶ ہے وہ ختم کر دیا گیا
ہے ۔ اب کسی کو یہ پاور نہیں دی گئی کہ وہ رولز relex کرکے جو entitlement جس کی
نہ ہو اس کو مکان دیا جا سکے ۔ یقیناً مستقبل میں اب کوئی choice ہی نہیں ہے کہ کسی
قسم کا illegal occupants کے لئے relaxation of rule ہو اسے دے دیا جائے ۔ یہ گورنمنٹ
نے فیصلہ نومبر ۱۹۹۲ء میں لیا تھا ۔ اب نئے رولز بنا دیئے گئے ہیں ۔ اب اس میں ایک بات اور
ڈال دی گئی ہے کہ facilitate کرنے کے لئے ' مثلاً کوئی باہر posted ہے ' کوئی بیمار
ہے ۔ تو اس کا ایک خاص رول اس میں inject کیا گیا ہے ۔ جو پاکستان الوکیشن رولز ۱۹۹۲ء
بنائے گئے ہیں کہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے یا کوئی مسئلہ پیش آ جائے If govenment
to meet that emergency and اس طرح سے employee is sick or has come from abroad
contingency اس میں ایک خاص percentage رکھی گئی ہے ۔ اس کے لئے بھی ایک خاص
کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو کمیٹی صورتحال کا جائزہ لے کر اس کے مطابق and that is
available in the rules not beyond the rules کوئی discretionary powers کسی کو نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پروفیسر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ یہ 1075 جو ہاؤسز
ہیں یہ رولز ریلیکس کرکے دئے گئے ہیں اور ان میں وہ لوگ ہیں جو ان کے entitled ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ میں نے وہی تو وضاحت کی ہے کہ آج کی بات
نہیں یہ continuous process ہے ۔ ان کے علم میں بھی ہے اور پہلے بھی 89ء میں بھی
یہ مسئلہ چلتا رہا تھا کہ 53 جو illegal occupants تھے جی ۶ کے اور ان کا جھگڑا ہوا وہاں
پر جب انہیں نوٹس دیا گیا اس طریقہ سے آپ اگر پوری طرح سے جواب میں جو میٹیریل دیا گیا
ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں تو یہ ایک پول ہو گیا ہے جس کی تعداد بنتی ہے (1075) over a
continuous process یہ ۹۲ء سے اب جو amendment کی گئی ہے یہ اس سے پہلے کی بات
ہے ان کو نوٹس وغیرہ بھی دیا گیا لیکن اب بات یہ ہے کہ کچھ cases لاہور ہائی کورٹ کے

راولپنڈی بنچ میں ہیں ۔ ان کو stay ملا ہوا ہے ۔ کچھ وفاقی محتسب کے پاس گئے ہیں۔ جب تک یہ فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اگر میں اس کو ایک word میں ختم کرنا چاہتا تو I could say "the matter is subjudice and is lying with the court" لیکن میں نے مناسب سمجھا جو وہ چاہتے تھے میں نے اس کی explanation کردی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا جناب وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ جو سرکاری ملازمین دس پندرہ سال سے رہائش سے محروم ہیں وہ کیا طریقہ اختیار کریں ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا! جو بھی مکان خالی ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اگر رہائش ہو تو وہ الاٹ ہو جاتی ہے priority list بنی ہے ۔ اب اس سے روگردانی نہیں کی جا سکتی ۔ چونکہ ۲۲ ہزار صرف اسلام آباد میں pending applications ہیں جو ایسے ملازمین ہیں جن کو مکانات چاہئیں اور وہ waiting list پر ہیں ۔ اب دوسرے hired houses ہیں ۔ اس کی بھی اجازت ہے کہ اگر کوئی جس کی جتنی entitlement ہے اس کے مطابق اگر کوئی ہاؤس hire کرنا چاہے اس کے علاوہ تیسری ایک قسم self hiring کی بھی ہے کہ جس کسی کا مکان ہو اس کے مطابق اتنے پیسے دیئے جا سکتے ہیں تو یہ طریق کار موجود ہے اگر کوئی گورنمنٹ ملازم یہ طریقہ اختیار کرنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔یعنی وہ قبضہ کرسکتا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں قبضہ تو خیر آپ کر سکتے ہیں ۔ اور کوئی نہیں کرسکتا۔ قبضہ کرنا تو نامناسب بات ہے جو کوئی جائز طریق کار سے اگر لینا چاہے تو لے سکتا ہے It is based on the availability جب ایک چیز موجود ہی نہ ہو تو وہ کیسے لے سکے گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ وزیر موصوف کی یہ وضاحت ہے کہ ۱۹۹۲ء میں نئے رولز بنا لئے گئے تھے ۔ یہ ایک اچھی خبر ہے اور ہم اس کو appreciate کرتے ہیں ۔ لیکن مسئلہ جو پچھلا ہے

اسے یہ کہہ کر کہ sub-judice ہے' میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئیے اور 1075 مکانات کا معاملہ ہے اگر ان میں کوئی disposes کے cases ہیں تو اس کے لئے پھر نیا قانون بنا دیجئیے اگر ضرورت ہے نئے رولز بنا دیجئیے ۔ لیکن بات یہ ہے کہ civil suits کی بنیاد پر اگر آپ اس کو اس طرح لٹکائے رکھیں گے تو یہ کبھی بھی حل نہیں ہو گا۔

دوسری بات میں آپ سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے میرے پاس ایسے متعدد کیس ہیں کہ ایک شخص کو الاٹ ہوتا ہے ابھی وہ بیچارہ قبضہ لینے نہیں جا پاتا ہے تو کوئی اور سفارش آ جاتی ہے اور دوسرے کو الاٹ ہو جاتا ہے ۔ ایسے کیسز موجود ہیں۔ اب بھی موجود ہیں اور اس معاملے میں کوئی نہ کوئی رولز آپ کو بنانا چاہئیے تاکہ لوگوں کے ساتھ انصاف ہو سکے اور جس کا استحقاق ہو خواہ وہ کوئی بھی ہو اسے مکان مل سکے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔بات یہ ہے کہ اب جہاں تک ان کا یہ کہنا کہ ایک کو الاٹ ہوتا ہے یا دوسری سفارش آجاتی ہے۔ تو وہ دوسرے کو الاٹ ہو جاتا ہے تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے خود ایک فلیٹ چاہئیے تھا اور میں entitled تھا ۔ ابھی تک میرے لئے بھی حاصل نہیں ہو سکا اور disposes نہیں ہو سکا ۔ تو میں کہوں گا کہ ایسی بات نہیں ہے جہاں بات ہے اس پر بھی ہم نہیں جا سکتے کہ ایک آدمی entitled ہے اس کو کوارٹر مل جاتا ہے یا مکان مل جاتا ہے وہ کسی اور کو رینٹ آؤٹ کردے یا کچھ کردے یا اس کے ساتھ اپنے کسی مکین کو ٹھہرا لے تو وہ اس قانون کے دائرے میں نہیں آتا ۔ پھر جو بات پروفیسر صاحب یہ کہتے ہیں ایک طرف rule of law کی ہم بات کرتے ہیں کہ جب بھی کہتے ہیں کہ there should be rule of law ایک طریق کار ہے اور پھر کورٹ سے stay ہے میں پروفیسر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں بتائیں کہ وہ کونسا طریقہ ہے کہ stay کی موجودگی میں ہم diposes کر سکتے ہیں ؛ میں انہیں اوپن آفر دیتا ہوں ۔ ہم ان کی assistance کے مشکور ہوں گے کوئی طریقہ کار ہمیں بتائیں ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین! میں ممنون ہوں ان کے سوال کا اور یہ مسئلہ صرف ایک مکان کے بارے میں نہیں ہے ۔ یعنی ہماری پوری لیگل جوڈیشل مشینری اس طرح

معطل سی ہوگئی ہے اور لوگ اس کو abuse کررہے ہیں ۔ اس کی اصلاح کی کوشش آپ کو کرنی چاہیے ۔ اور اس کوشش کا طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف جو کیسز کورٹس کے اندر ہیں ان کو بروقت pursue کریں ۔ اگر ضرورت ہے تو آپ قانون بنائیے کہ کوئی کیس pending نہیں رہے گا اتنی مدت سے زیادہ ۔ اگر وہاں پر ججوں کی کمی ہے تو ججوں کو appoint کیجئے ۔ لیکن یہ بات کہ ایک کیس کسی نے دائر کر دیا ہے اب بیس سال تک وہ لڑتا رہے اور non- entitled جو ہیں وہ وہاں پر occupied رہیں اور جو entitled ہیں وہ انتظار کرتے رہیں ۔ یہ تو ناانصافی ہے ۔ اس کو حل کرنا چاہیے ۔ اس کے متعدد راستے ہو سکتے ہیں ۔ دوسرا سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا آپ نے جو rules amend کئے ہیں ان میں گنجائش اس بات کی بھی ہے کہ ایک شخص کو genuine entitlement کی بنیاد پر الاٹ ہوا ہے لیکن جو پہلے سے وہاں پر ہے وہ اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے تاخیر کر رہا ہے نہیں نکل رہا ۔ تو آیا آپ کے پاس رولز میں ایسی گنجائش ہے کہ ایسے معاملات میں آپ ایک شخص کو مجبور کرسکیں کہ اگر وہ non-entitle ہے تو وہ چھوڑے اور جو entitled officer ہے وہ مکان میں آسکے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جناب چیئرمین ! اس کے لئے بڑی گنجائش ہے ۔ لیکن میری ایک گزارش ہوگی کہ اس طریقہ کار سے ایک دفعہ پہلے بھی حکومت نے قانون کے ذریعے سے ان کو نکالنے کی کوشش کی تو پھر یہ ظلم ہوگیا ' وہ ہوگیا ' یہ ہوگیا ۔ میں پروفیسر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں ہمارے پاس بڑی گنجائش ہے آج ہی سے ہم انہیں حکم دے سکتے ہیں انتظامیہ کو کہ جو illegal occupants ہیں ان کو نکال باہر کھڑا کریں ۔ اگر شور نہ مچایا جائے ان کو سپورٹ نہ کیا جائے politically to have some sympathy with them تو میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر ہم انہیں نکال دیں گے ۔ آپ ہماری اخلاقی مدد کریں ۔ مجھے یاد ہے اسی فلور پر جب ان کو نکالنے کی کوشش کی گئی تھی تو یہاں پہ تحریک استحقاق یا شاید میرا خیال ہے تحریک التواء تو ضرور آئی تھی ۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر وہ چیز نہ ہو تو ہم انہیں نکال سکتے ہیں اور یہ رولز میں موجود ہے انتظامیہ کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ انہیں زبردستی نکالے ۔ لیکن کل اخبار بھرا ہوگا کہ جناب ظلم ہوگیا غریب ملازمین پہ جن کا کوئی

پریشان حال نہیں تھا وہ غریب تھے 'یہ تھا وہ تھا اگر یہ نہ ہو تو ہم انہیں نکال دیں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پروفیسر صاحب : اگر آپ کسی خاص کیس کے بارے میں پوائنٹ آؤٹ کریں تو پھر میرے خیال میں وزیر صاحب کچھ کریں گے اس سلسلے میں ---

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں کوئی individual case پیش نہیں کر رہا میں نے ایک issue آپ کے سامنے رکھا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے جی ۔ اگلا سوال چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔ سوال نمبر ۱۳۔ .

13 *Chaudhry Shujat Hussain:(on his behalf) will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gos to Jalapur Jattan. Kunjah and Shadiwal , if so, when?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Jalalpur Jattan and Shadiwal are included in the 1994-95 Gas Development Programme. Kunjah town does not meet the criterion, therefore , it is not included in the Gas Development Programme.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اس پر کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے ۔ اگلا سوال نمبر 14 مسٹر بشیر احمد ۔

14 *Mr. Basheer Ahmad:(on his behalf) Will the Minister for Water and Power be pleased to state the Government's policy with regard to the recommendatory authority given to Members of Parliament in regard to village electrification for the year 1993-94, and for which a limit of 3 mmillion rupees was prescribed for each M.P.?

Malik Ghulam Mustafa Khar : Under the new Rural Electrification Policy for the Calander Year 1994 Rs. 3.5 million have been

allocated to each MNA and Senator.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ڈاکٹر محمد ریحان سپلیمنٹری سوال ۔

under the new Rural ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب یہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ electrification policy for the calendar year 1994. تو یہ clear نہیں ہے کہ یہ 1993-94 کا بجٹ سال ہے یا 1994-95 ہے ۔ مہربانی کرکے ذرا اس کو clear کر دیں؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جناب وزیر برائے پانی و بجلی ۔

جناب غلام مصطفے کھر۔یہ 1993-94 ہی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔یہ تو بالکل clear ہے ۔ اچھا جی سوال نمبر 15۔بشیر احمد۔

(سوال نمبر 15 نہیں پوچھا گیا) ۔ سوال نمبر 16 سید فصیح اقبال ۔

16. *Syed Faseih Iqbal : (on his behalf) Will the Minister for Work Environmoeont and Urban Affairs be pleased to state:

(a) The total number of employees in Federal Government provided with government accommodations at Rawalpindi / Islamabad and the total number of applicants placed on waiting list:

(b) the total number of houses in possession of th Federal Government employees in Rawalpindi Islamabad on Hire Self - Hiring basis with city-wise break up and

(c) Whether it is a fact that the rate of Hire/ Self Hire for Rawalpindi Islamabad are different if so , the reasons for disparity?

Syed Iqbal Haider : (a) The total number of Federal Government employees at Rawalpindi / Islamabad provided with Government accommodation and the number of applicants placed on waiting Lists is as under :-

S. No.	Station	No. of Employees Provided Govt. accomodateion.	No. of applicants placed on waiting lists.
1.	Rawalpindi	909	467
2.	Islamabad	14,604	32,125

(b) The total number of hired houses/self-hired houses in Rawalpindi Islamabad is as under

S. No.	Station	Hired Houses	Self-HiredHouses
1.	Rawalpindi	3,634	771
2.	Islamabad	3,817	488

(c) Yes , The difference in the hiring of houses at Islamabad and Rawalpindi is due to the higher cost of land , construction and better infrastructure / specifications in Islamabad.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ کوئی سپلیمنٹری نہیں ۔ اگلا سوال نمبر ۱۷ سید فصیح اقبال۔

18. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Dera Ali Rehan , Sargodha , was recommended in October , 1992 from MNA quota for electrification if so, the estimated expenditure and the time by which it will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The Willage was recommeded under MNA's quota but could not be electrified as it did not fulfil the laid down criteria for rural electrification in respect of population.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی کوئی سپلیمنٹری؛ کوئی نہیں۔۔جی اگلا سوال نمبر ۱۹ میر عبدالجبار ۔

19. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Works Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the names designation of the persons allotted suites in Gulshan -e-Jinnah F-5 Islamabad indicating also the out-standing dues agaisnt the allottees since August 1986 and

(b) wheth... it is a fact that no arrangement exists for the collection of rent in Gulshan-e-Jinnah Enquiry Office if so , the time by which arrangement for the collection of rent will be made?

Syed Iqbal Haider: (a) The nemes , designation and details of outstanding dues against each ex-MNA , MNA , Senator and government servant are at AnnexI . II& III respectively

(b) The arrangements for the recovery of rent from the occupants of the suites in Gulshan-e-Jinnah . F-5/I . Islamabad are availalable through the enquiry office located in Gulshan-e-Jinnah;

(Annexures have been Pleaced in the Senate Library).

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ کوئی سپلیمنٹری ۔۔۔ کوئی نہیں جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔سر اس پر تو سپلیمنٹری ہونے چاہئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں کرتے ہیں تو میں کیا کرسکتا ہوں آپ پھر خود کرلیں بہتر ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔میں مجبور ہوں اگر مجھے اجازت ہوتی میں ضرور کرتا۔

This is a if very serious thing it should have been debated thoroughly because it includes the parliamentarian, the officer and there have been many difficulties at different levels.

یہ بہت اچھا سوال تھا اور میں گزارش کروں گا کہ اس پر بہت سارے ضمنی سوالات ہونے چاہئیں تھے۔ گورنمنٹ کا بیالیس لاکھ روپیہ pending ہے بڑا مسئلہ ہے ہمارے اور-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ڈاکٹرصاحب آپ اس پر کیسے question کرسکتے ہیں، یہ

تو بالکل عجیب ہو گا وزیر خود question کرے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں تو حیران ہوں I came so prepared on it میں نے تو کمیٹی سے بھی بڑے سوال کئے کہ کیسے ہے یہ صورتحال۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔نہیں آپ تجویز دے دیں چلیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔اب میں کیا کہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔یہ question نمبر ۱۹ کون پوچھ رہا ہے جی ۔ جی. یوسف شاہین صاحب۔

جناب یوسف شاہین۔ نہیں میں پتہ تھا کہ آگے چلا جائے تاکہ باقی دو questions ہیں ہم پوچھیں آپ سے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔نہیں آپ انتظار کریں آپ کا question آرہا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ضمنی سوال جی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔یعنی مطلب یہ ہے کہ آپ نے ٹائم لینا ہے۔

حافظ حسین احمد ۔یہ منسٹرز کی جو کالونی ہے اس کی کیا صورتحال ہے ۔ کتنے منسٹرز اس میں رہ رہے ہیں ۔ اور کون کون رہ رہے ہیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔اچھا ۔جی کون کون رہ رہے ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب مجھے پتہ نہیں میں چونکہ کوارٹر میں رہتا ہوں ۔ میں گیا نہیں ہوں ادھر ۔ حافظ صاحب کی خواہش ہے تو میں ریکوئیسٹ کروں گا کہ اللہ کرے انہیں بھی مل جائے ۔ جگہ بہت ہے جب بھی تشریف لائیں گے تو انہیں وہاں مکان مل جائے گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔اچھا جی اگلا سوال اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

20. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electric poles were distributed in

the villages situated in constituency NA-26 during the last general election if so, the names of such villages and the authority which ordered supply of the poles in NA-26 constituency?

Malik Ghulam Mustafa Khar:

No poles were shifted in the last general elections in the constituency No. NA-26.

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔جناب میرے سوال کا عجیب سا جواب ہے پشتو میں ایک مثال ہے کہ" سل ہان نا یونہ ښه دے" یعنی سو ہاں کرنے سے ایک ناں بہتر ہے ۔ اب میں وزیر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ جب چاہیں میرے ساتھ اس حلقہ نمبر ۲۶ میں تشریف لے جائیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں گئے ہیں ۔ اگر میں ان کو کم از کم پانچ ہزار پول مختلف گاؤں میں جو پہنچائے گئے دکھا دوں تو مجھے کیا انعام دیں گے اور اگر میں نہ دکھاؤں تو جو سزا آپ تجویز کریں ۔ یہ جواب بالکل غلط ہے ، دروغ گوئی ہے ناجائز ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔بہرہ ورسعید صاحب آپ نے کیا اس میں contest کیا تھا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔میں نے اس میں contest نہیں کیا تھا میں نے اس الیکشن میں participate کیا تھا ۔جو بندہ کھڑا تھا اس کی میں نے مخالفت کی تھی اور جتنے پولز آنے ہیں دیر کی ہسٹری میں اتنے پولز کسی حلقے میں نہیں آئے ۔ جتنے حلقہ ۲۶ میں آئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔دیکھیں کہ یہ جواب ہے کہ نہیں ہوا ' اب ظاہر ہے یہ تو کیئر ٹیکر گورنمنٹ کے زمانے کی بات ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔جناب یہ جواب غلط ہے ۔ بالکل غلط ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب ۔

جناب غلام مصطفےٰ کھر۔میں معزز سینیٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں ۔ کیونکہ میں نے کل بھی متعلقہ افسران سے ساری پوچھ گچھ کی تھی۔ مجھے بھی یقین دلایا گیا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ لیکن ایسا ہوا ہے اور اس قسم کے سوال کا جواب بھی غلط دیا گیا

ہے اور مجھے بھی غلط کہا گیا ہے تو میں معزز سینیٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ جو تاریخ کہتے ہیں میں ایک ذمہ دار افسر ان کے ساتھ بھیجوں گا ۔ اگر موقع پر موجود ہے تو جن لوگوں نے اس سوال کا جواب غلط دیا ہے ۔ ان کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے گا اور جو وہاں لے جانے والے تھے ان کے خلاف بھی ایکشن ہوگا ۔ مجھے بہت افسوس ہے اگر یہ بات صحیح ہے۔ میں اپنا افسر بھیجنے کے لئے تیار ہوں ۔ کل پرسوں جس وقت چاہیں وہ تیار ہو گا اور وہ اس کے ساتھ ہوں گے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ اس سیشن کے بعد یہ پشاور میں کسی افسر صاحب کا نام بتا دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ بہرہ ور سعید صاحب وہ آپ کو assurance دے رہے ہیں کہ آپ کل بھی پرسوں بھی -----

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ کل تو جناب ان کو پتہ ہے کہ سینٹ کے الیکشن ہو رہے ہیں ۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ آپ کی سہولت پر ۔ آپ مجھے فون کر دیجیئے اسی وقت میں آپ کے ساتھ بھیج دوں گا اور وہ ذمہ دار افسر ہوگا ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ اچھی بات ہے بہت شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ کیا بہتر نہیں ہوگا کہ آپ اس سلسلے میں ایک انکوائری کمیٹی اس ہاؤس کی بنا دیں اور وہ تحقیقات کرے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں انکوائری کمیٹی کیا بنائیں ۔ وہ پہلے خود تو مطمئن ہوں ۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ میں نے ممبر صاحب کو دعوت دی ہے کہ وہ خود چاہیں اور خود ساتھ ہو کر دکھائیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اگر ایسی چیزیں ہیں تھے آپ پوائنٹ آؤٹ کریں چاہے آپ اس

سائیڈ پر ہیں یا اس سائیڈ پر ہیں۔ میرا یہ فرض ہے ان کو مدعاب کرنا اور ایسی چیزوں کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں ہیں ان کو defend نہیں کرنا چاہیے یہ بات۔

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman Sir, there is some confusion in the question and the answer to this particular question No 20.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ کس میں سوال نمبر ۲۰ میں؟

ڈاکٹر بشارت الٰہی۔ ۲۰ میں ہاں جی۔ یہ جو سوال کیا ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ،

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electric poles were distributed....

یہاں لفظ استعمال کیا ہے ... "were distributed" اور یہ یہ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں

"No poles were shifted in the last general elections in the constituency No 26"

شفٹ کے مطلب دو ہو سکتے ہیں۔ شفٹ کا مطلب shifted from one place to another اور یہ distribution کا یہ ہے ----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ملک صاحب یہی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ سوال کا صحیح طریقے سے جواب نہیں دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی۔ "سوال" تو یہ کہہ رہا ہے کہ آیا وہاں پول پہنچائے گئے تھے یا نہیں ----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ویسے ملک صاحب "سوال اور جواب" دونوں الگ ہیں۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر poles وہاں پہنچائے گئے ہیں تو پھر یہ جواب غلط ہے۔ اور اگر poles وہاں نہیں پہنچائے گئے ہیں تو پھر جواب صحیح ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ پولز وہاں پہنچائے گئے ہیں۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ اگر پولز وہاں پہنچائے گئے ہیں تو میں اس ہاؤس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر فوراً ایکشن لیا جائے گا اور اس سے آپ کو آگاہ کیا جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں ملک صاحب سوال سیدھا سیدھا یہ ہے کہ یہ جو

distribution of poles ہوا گاؤں میں حلقہ این اے ۲۶ میں ۔ ایک تو distribution ہے ۔
لیکن یہاں جواب میں میں ہے کہ .no poles were shifted in general election in NA-26

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ صرف "include "distribution کیونکہ اگر وہاں ان کو دیئے گئے ہیں تو وہاں پہنچانے گئے ہوں گے ۔ اور اگر نہیں دیئے تو بات ختم ہو گئی ۔

قاضی حسین احمد ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اگر یہ حقیقت بالکل واضح ہو جائے اور جو ایک حقیقت ہے وہ ایک بچے بچے کو معلوم ہے کہ سارے حلقے میں انہوں نے poles سڑک کے کنارے ڈال دیئے تھے ۔ ہر گاؤں میں ہر جگہ --- ابھی تک وہ جہاں تھے وہیں پڑے ہیں ۔ تو وہ فوری طور پر اس کے متعلق کیا ایکشن لیں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ انہوں نے تو بتایا ہے کہ فوری طور متعلقہ افسران کو suspend کریں گے ۔ انہوں نے تو یقین دہانی کرادی ہے ۔

قاضی حسین احمد ۔ انہوں نے کیا یقین دہانی کرائی ہے ؟ وہ اس کے متعلق کیا کریں گے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ میں سینیٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ جو میرے اختیار میں ہو گا maximum ان کے خلاف میں ایکشن لوں گا ۔

قاضی حسین احمد ۔ کیا آپ ہمیں اپنا اختیار بھی بتا دیں گے کہ آپ کے اختیار میں کیا ہے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ اگر میں suspend کرسکا تو suspend کروں گا ۔

قاضی حسین احمد ۔ " اگر " کی بات تو نہیں ہے ، آپ وزیر ہیں ۔ آپ ہمیں بتا دیں کہ آپ کے اختیار میں کیا ہے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ جو میرے اختیار میں ہوگا میں آخری حد تک جاؤں گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اس ملک میں اس قسم کی چیزوں کو cover up کیا جائے اور میں وزیر اس لئے نہیں بنا کہ میں واپڈا یا اپنے محکمے کی بے اعتدالیاں cover کروں میں بلکہ آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس قسم کی جو بھی چیزیں ہوں میرے نوٹس میں لائیں ۔ میں اصلاح کرنا چاہتا ہوں میں ان کا کوئی ایڈووکیٹ نہیں کہ غلط باتوں کو cover کروں گا ۔ شکریہ ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔سوال نمبر ۲۱۔

مولانا سمیع الحق ۔ میں ضمنی سوال پوچھوں گا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس الیکشن کو کالعدم قرار دیا جائے ۔ جہاں اس قسم کی دھاندلی ہوئی ۔ اصل سزا تو یہی ہے ۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔یہ میرے بس کی بات نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے بلکہ آپ یہ الیکشن کمیشن سے پوچھ لیں ۔

جناب غلام مصطفےٰ کھر۔ یہ میرے بس میں ہے ' انشاء اللہ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی ' سوال نمبر ۲۱۔ سید فصیح اقبال ۔

21. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state;

(a) the total amount of funds released by the Government for the supply of Sui Gas in the area of Chak Jhumra, District Faisalabad, together with utilization of funds Mohallah-wise and

(b) whether it is a fact that street No. 1 of Mohallah Islampura of the Chak has not been suplied gas, if so, its reasons and the time by which gas will be provided in this street?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) So far Rs. 52.349 million have been received by SNGPL for the entire scheme of Chak Jhumra, Mohallah-wise funds are neither allocated nor utilized on Mohallah-wise.

(b) Yes, since the distrubution mains are being laid by SNGPL in phases pipeline laying work is in progress in street No. 1 and will be completed very shortly.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کوئی ضمنی سوال --- جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا! یہاں جو detail آئی ہے water wing میں power میں اور common services اور بنیادی پے سکیل ۲۰ اور اس سے اوپر --- اس میں اگر ہم دیکھیں جناب والا! دوسری تفصیلات تو بعد میں ملیں گی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔میں نے سوال نمبر۲۱ پکارا تھا ۔ اب سوال نمبر۲۲ ۔

22. *Mr. Yousouf Shaheen: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names , place of domicile of the Chairman AEB, General Managers, Chief Engineers and equivalent working in WAPDA?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Relevant information indicating names, places of domicile of Chairman Area Electricity Boards, General Managers, Chief Engineers and equivalent working in WAPDA is placed below at Annexure-I, II and III.

Annexure-I

LIST OF OFFICER IN BPS—20 AND ABOVE

WATER WING

Sr No.	Name	Designation	Domicile
1.	Khalid Mohtadullah	GM	NWFP
2.	Mirza Muhammad Sadiq	GM	Punjab
3.	Javed Saleem Qamar	GM Planning	Punjab
4.	Abdus Sttar Chaudhry	GM Water	Punjab
5.	Abdul Khaliq Khan	GM	Punjab
6.	Mian Manzoor Ahmed	GM (Water)	Punjab
7.	Fayyaz Ahmad	GM	Punjab
8.	Muhammad Idrees	GM (W)	Punjab
9.	Muhammad Zaheer	GM	Punjab
10.	Ch. Mahboob Illahi	GM (Tech.)	Punjab
11.	Abdul Hameed Khan	CE	NWFP
12.	Muhammad Asghar Barlas	CE	Punjab
13.	Ch. Mumtaz Ahmad Bajwa	CE (C)	Punjab
14.	Muhammad Munir Chaudhary	CE	Punjab
15.	Fariduddin Ahmad Zubari	DG	Sind
16.	Fiaz Hussain	CE	Punjab
17.	Haji Muhammad Chaudry	CE Prince:	Punjab
18.	Muhammad Hayat Chaddu	CE C.C.H.	Punjab
19.	Muhammad Amin	CE Civil	Punjab

Sr. No	Name	Designation	Domicile
20.	Sardar M. Saeed Khan	CE Water	Punjab
21.	Sardar M. Tariq	CE (PM)	NWFP
22.	Frid Massey	DG	Punjab
23.	Muhammad Jabbar	CE	Punjab
24.	Dr. Muhammad Younas Khan	CE Deputn	Punjab
25.	Ghulam Ahmad	CE (GDO)	Punjab
26.	Muhammad Saleem Wasi	CE	Punjab
27.	Ijaz Ahmad Hamayun	CE DRG	Punjab
28.	Syed Ghulam Mustafa	CE HQ	Sind
29.	Hidyat Ullah Janghir	CE	Sind
30.	Abdul Wahid Malik	CE Coord	Punjab
31.	Muhammad Ishaq Khan Naizi	CE	Punjab
32.	Muhammad Muzaffar	CE Water	Punjab
33.	Mumtaz Ahmad	CE Mon	Punjab
34.	Khalid Fayyaz Sheikh	CE Prince	Punjab
35.	S.D. Riaz Cheema	CE	Punjab
36.	Muhammad Zahoor Cheema	CE (Water)	Punjab
37.	Shahadat Khan Heir	CE Pm	Punjab
38.	Ghulam Rasul Chaudhary	CE (O&M)	Punjab
39.	Qazi Saeed Akhtar	CE (HQ)	NWFP
40.	Abdul Jamil Khan	CE Deputn	NWFP
41.	Muhammad Ayub Badar	CE (hydel)	Punjab
42.	Abdul Malik Khan	CE Mardan	NWFP
43.	Nazar Hussain	CE	Punjab
44.	Brig. M. Amjad Adrees Mir	CE Admn.	Punjab
45.	[illegible]ig. (R) Khurshid G. Ahmad	GM	Punjab
46.	Muhammad Afzal	Chief	Punjab
47.	Irshad Hussain Khan	Chief	Sind
48.	Abdul Rehman	DG	Punjab
49.	Ahmad Masud Chaudhry	DG	Punjab
50.	Muhammad Ibraham Khan	A CE PEC	Punjab
51.	M. Aslam Memon	A CE (HQ)	Sind

Annexure-II

LIST OF OFFICER IN BPS – 20 & ABOVE

POWER WING

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1	Anis Abbas Zaidi	GM Thermal	Punjab
2	M.H. Qazilbah	GM Admn	Sind
3	Muhammad Alam Awan	GM D&P	Punjab
4	Muhammad Ikram ul Haq	GM Sys Oper	Punjab
5	Tafazal Rahim Ghauri	JS	Punjab
6	Naseer Ahmad Qureshi	GM	Punjab
7	Shahab-ud-Din	Principal	Punjab
8	Bashir Ahmad Abbasi	GM GSC	Punjab
9	Malik Abdul Razaq	GM HPS	NWFP
10	Akbar Khan	GM Hydel	FATA
11	Sajid Masood Qureshi	GM	Punjab
12	Ghulam Farid	GM Oper	Punjab
13	Muhammad Hasan-ul-Haque	GM GSO	Punjab
14	Hazrat Amin	GM Planning	Punjab
15	Ikram Ullah Khan	GM (Coord)	Punjab
16	Meraj Ahmad	GM	Punjab
17	Fazal-ur-Rehman	CE Thermal	NWFP
18	Aftab Ahmad Leghari	DG Comm	Punjab
19	Khushi Muhammad Ansari	CE	Punjab
20	Ch. Abdul Latif	CE GSC (N)	Punjab
21	Syed Tanzim Hassan Naqvi	CE CMAO	Punjab
	Ishfaq Ahmad Paracha	CE NPCC	NWFP
23	Muhammad Anwar Heri	CE On Leave	Punjab
24	Abdul Khaliq	Principal	Punjab
25	Abdul Hakim Kundi	CE HQ	NWFP
26	Nabi Hussain Khan	CE GSO	FRIB
27	Abdullah Jan	CAEB	NWFP
28	Atta-ur-Rehman	CE	Punjab
29	Muhammad Aslam Javed	CE Proj	Punjab
30	Inayat Ullah	CE	NWFP
31	Sadiq Hussain Mir	CE	Punjab
32	Manzoor Ahmad [illegible]	CE	Punjab
33	Mian Abdul Hamid	CAEB	Punjab
34	Sikandar Iqbal	DGM	Punjab
35	Asghar Ali Randhawa	CE	Punjab
36	Rafiq A. Shamas	CE Design	Punjab
37	Muhammad Sharif	DGM IC	Punjab

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
38.	Ch. Ghulam Rasool	CE MP	Punjab
39.	Muhammad Ishaq Khan	CAEB	Punjab
40.	Syed Abid Ali	CE Thermal	Sind
41.	Ghulam Sarwar	CRR	NWFP
42.	M.H. Ansari	CE	Punjab
43.	Abdul Rashid Usmani	DG	NWFP
44.	Mushtaq Ahmad	Sr. Insptr	Punjab
45.	M. Afzal Baig	CE EHV	Punjab
46.	Riaz Ahsan Baig	CE Distt	Punjab
47.	Ch. Sadiq Ali	CAEB	Punjab
48.	Noor Elahi Baig	CE (HQ)	Punjab
49.	Lal Ghani	CE	NWFP
50.	Abdul Wali	DG	NWFP
51.	Irshad Ullah Bhatti	CE STG	Punjab
52.	Jan Bahadar Uppal	CE GSO	NWFP
53.	Ch. Muhammad Yousaf	CAEB	Punjab
54.	Hafeez Ullah Qureshi	CE On Leave	Sind
55.	Abdul Sami Soomro	CE Ther. Opr	Sind
56.	Afzal Latif Puri	CE	AJK
57.	Muhammad Roshan Awan	CE Thermal	Punjab
58.	Minhaj-ul-Hassan Syed	CE GSO	Punjab
59.	Muhammad Khalid	DG	Punjab
60.	Sultan Hussain Khan	CE Hydel	NWFP
61.	Capt. Khan Said	CAEB	NWFP
62.	Wakil Khan Afridi	CE GSC	NWFP
63.	Mahmood Mohi-ud-Din	CE Principal	NWFP
64.	Riaz Ahmad Sheikh	CE (HQ)	Punjab
65.	Muhammad Aslam Pervaiz	CE (Admn)	Punjab
66.	Capt. Khalid Sajjad	CE (GSO)	Punjab
67.	Capt. Muhammad Yousaf	CAEB	Punjab
68.	Abdul Waris Khan	A CE TPS	NWFP
69.	Jalil Anwar	A CE	Sind
70.	Sher Muhammad	A CE TPS	Punjab
71.	Arshad Zaman	A CE TPS	Punjab
72.	Muhammad Zahir Ahmad	A CE D&D	Punjab
73.	Mohabbat Khan	A CE O&M	NWFP
74.	Mirza Fakhar Alam Baig	A CE O&M	NWFP
75.	Abdul Ghafoor Memon	A CAEB	Sind
76.	Aziz-ur-Rehman	A CE	NWFP
77.	Salim Salik	A CE Hydel	Punjab
78.	Muhammad Iqbal Khan	Chief	Punjab
79.	Dr. Akbar	DG Rawat	NWFP

Annexure-III

LIST OF OFFICER IN BPS – 20 AND ABOVE

COMMON SERVICES

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Brig (R) Idrees Mohsin	Secy CS	Punjab
2.	Brig Jan Sardar Gul	GM (W) North	NWFP
3.	Ch Muhammad Rafiq	GMFP	Punjab
4.	Shamim Anver Chaudhry	GM Finance	Punjab
5.	Muhammad Hanif Malik	GMF Coord	Punjab
6.	Mansoor Ali Sheikh	GM Int Audit	Punjab
7.	Abdul Rashid Tanvir	GMMS	Punjab
8.	Brig. Muhammad Tufail Ch	DMS Medical	Punjab
9.	Brig. Muhammad Sarwar	PD Furnish	Punjab
10.	Brig. Muhammad Saeed	C of DTT	Punjab
11.	Brig. Khadim Hussain	GM M&S	Punjab
12.	Capt. Muhammad Arshad	GM PR	Punjab
13.	Mian Saleem Hassan	GM Tele	Punjab
14.	Lt. Col. (R) Mamur Gul Qattak	CE Sect	Punjab
15.	Brig Zafar Mahmood	CE Telecom	Punjab
16.	Khalid Ahmad	DGMT	Punjab
17.	Javed Nizam	DGMT (Coord)	Punjab
18.	Rizwan Ali Shah	DGMT	Punjab
19.	Dr. Khalid Javad	C Sur	Punjab
20.	Dr. Muhammad Qadeer	C Phy	Punjab
21.	Dr Shabnam Javed	Consultant	Punjab
22.	Muhammad Ashraf Zia	DG Computer	Punjab
23.	Javed Iqbal	Manager (CO)	Punjab
24.	Asif Ameen	CE Tele.	Punjab
25.	Lt Col (R) Khalil Ahmad	DG CM	Punjab

جناب محمد یوسف شاہین ۔ میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ واپڈا نے ایک لسٹ دی ہے جس میں ۱۰ جنرل مینیجرز ہیں اس میں ۹ پنجاب سے ہیں اور ایک سرحد سے ہے ۔ سندھ اور بلوچستان سے ایک بھی آدمی نہیں ہے ۔ اس سے آگے ایک دوسری لسٹ ہے جس میں 25 آدمی ہیں ۔ ان میں ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں جی ۔۔ ہیں ۔

جناب محمد یوسف شاہین ۔ جناب ۲۱ گریڈ پر --- اس میں آپ دیکھیں کہ ایک آدمی بھی سندھ سے نہیں ہے ۔ ایک بھی بلوچستان سے نہیں ہے ۔ یہ 44 ہزار ملین روپوں کو کنٹرول کرتے ہیں ۔ اس میں سندھ اور بلوچستان کو حصہ دیتے ہی نہیں ۔ اس کی وجہ کیاہے ؟ ہم تو اس کو پاکستان کے خلاف سازش سمجھتے ہیں۔ ایک پرانا مسئلہ ہے ۔ ہم پچھلے تین چار مہینوں سے چیخ رہے ہیں ہم کو پچھلی دفعہ معین قریشی کے زمانے میں کہا گیا تھا کہ ہم رکھیں گے ۔ بورڈ (اتھارٹی) جو ہے وہ چار آدمی کی ہے ۔ اس میں بھی سندھ اور بلوچستان سے کوئی نہیں ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ممبر رکھیں ۔ کہتے ہیں کہ ہم رکھیں گے ۔ مگر یہاں تو جنرل منیجرز بھی ان صوبوں سے نہیں ہیں ۔ ۲۱ گریڈ میں بھی نہیں ہیں ۔ یہ آخر کیا ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ سوال کریں آپ detail بتا رہے ہیں آپ سوال کریں ۔

جناب یوسف شاہین ۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے ؟ سندھ بلوچستان کو کیوں نہیں حق دے رہے؟ کیوں بائی لاز کے تحت آئین کے تحت اور پراونشل کوٹہ کے تحت بورڈ میں ممبرز نہیں جنرل منیجرز میں بھی کوٹہ کے حساب سے ہونا چاہیے اور ۲۰ گریڈ کے حساب سے بھی ہونا چاہئے۔ آپ نے کیوں نہیں کیا ؛ پلیز کھر صاحب یہ کوئی آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔ I am sorry ہم overall بات کررہے ہیں آپ مہربانی کریں تھوڑی مدد کریں کہ یہ ایسا کیوں ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب ملک صاحب یہ ویسے بہت touchy question ہے کیونکہ اس ہاؤس میں ہمیشہ اس پر ہی گرما گرمی ہوتی رہی ہے اس میں جو سوال ہے واٹر ونگ میں ٹوٹل 51 ہیں اس میں کہیں بھی کسی جگہ بھی نہ بلوچستان سے ہے نہ سندھ سے ہے

اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ پاور ونگ میں بھی ایسی ہی صورتحال ہے پھر یہ ہے کہ کامن سروسز میں بھی یہی ہے تو یہ بہت ہی نجی مسئلہ ہے اس پر آپ ایشورنس دیں گے کہ آپ کی وزارت کے دوران ان دونوں صوبوں کو compensate کیا جائے گا۔ یا ایسے ہی یہ چلے گا۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ نہیں یہ ہمارا فرض ہے اور خصوصاً چونکہ میں پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں اور میرا ایمان ہے جب تک ہمارے چھوٹے صوبے جو ہیں ان کے ساتھ انصاف نہ ہو بلکہ کسی حد تک ان کی طرف ہمارا جھکاؤ زیادہ نہ ہو تو اس وقت تک ہم اس فیڈریشن کو کامیابی سے نہیں چلا سکتے۔ یہ میرے نوٹس میں بات لائی گئی ہے لیکن جو مجھے کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ریکروٹمنٹ کے وقت تو کوٹہ ہے کہ اتنے ہوں لیکن پروموشن کے وقت یہ ہوتا ہے وہاں جو میرٹ پر لوگ آتے ہیں ان کو پروموٹ کیا جاتا ہے ۔ ایک وقت ایسا اتھا کہ واپڈا میں افسران کی اکثریت یا over-whelming majority وہ فرنٹیئر کے تھے اور اب جو آپ نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے واقعی اس میں کافی کمی نظر آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ ایک ایڈمنسٹریٹو چیز ہے ۔ تو میں انشاء اللہ اس پر آپ کو یقین دلاتا ہوں اگر یہ چیز ہم اس طریقے سے کرسکتے ہیں تو definitely کیا جائے گا اور چھوٹے صوبوں کو آئندہ شکایت نہیں ہوگی ۔

جناب یوسف شاہین ۔ بورڈ آف ممبرز اتھارٹی ہے جو پورا کنٹرول کرتی ہے ۔ ساری دھاندلی کی جڑ وہ ہے ۔ اسی نے یہ سب کیا ہے آپ اس میں سندھ اور بلوچستان سے ممبر لیں گے یا نہیں لیں گے ؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہ پوری کوشش کریں گے اس میں یہ چیز بھی ہے اور اس کے علاوہ اور ابھی بہت ساری چیزیں صحیح اور درست کرنے والی ہیں یہ ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور اس میں کافی غلطیاں بھی ہیں برائیاں بھی ہیں میں ابھی آیا ہوں اور میری پوری کوشش ہے کہ زیادہ وقت میں نہیں بلکہ دو تین مہینے میں major revolutionary changes لانے کا میرا ارادہ ہے اگر خدا نے میری مدد کی اور آپ لوگوں کا تعاون رہا تو انشاء اللہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ ضمنی سوال ۔ جناب میں توجہ دلاؤں گا یہ جو

واٹر ونگ ہے اس میں 51 پوسٹیں ہیں ۔ باقی ۱۱ پوسٹس پنجاب کے علاوہ تمام صوبوں بشمول فاٹا میں تقسیم ہیں۔ پھر اس کے بعد پاور ونگ ہے ۔ پاور ونگ میں ۹، پوسٹس ہیں اس میں پھر سب ملا کر ۲۷ بنتی ہیں اس کے بعد کامن سروسز میں اس میں 25 پوسٹیں ہیں اس میں ایک سب ملا کر صرف دو صوبے نہیں بلکہ تمام پاکستان ایک طرف اور ایک ہمارا محترم بڑا بھائی ----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔وہ تو ویسا ہی ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تو عرض یہ ہے یہ آپ ہمارے ساتھ مہربانی کریں یہ جو ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے کہ تمام اختیار اوروں کے ہاتھ میں ہو تو نیچے جو تمام پوسٹیں ہیں اس کے بارے میں ہمارے وزیر صاحب کیا ضمانت ایسی دے سکتے ہیں وعدہ کرسکتے ہیں کہ واقعی آپ اس میں تبدیلی لائیں گے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ملک صاحب : میری آپ سے عرض ہے اور میں نے پہلے بھی کہا کہ اس قسم کے سوالات عیاں ہیں اور یہ بہت لمبی مسئلہ ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ صرف واپڈا کا ، مختلف اداروں کا اور پاکستان کے جو چھوٹے صوبے ہیں ان کو یہ شکایت ہے کہ ان کی کوئی نمائندگی یا تو کہیں ہے ہی نہیں اور اگر کہیں ہے تو بالکل تھوڑی سی ہے اور ان کے اس کے مطابق نہیں ہے ۔ آپ سے توقع اس لئے بھی یہی ہے کہ آپ وزیر کے علاوہ ایک politicians بھی ہیں ۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہاں پر یہ چیزیں ہو رہی ہیں ۔ نہیں ہونی چاہئیں ۔ اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ رول نمبر 58 کے تحت اس مسئلے پر بحث کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت سی ایسی چیزیں سامنے آ جائیں گی کہ جیسے آپ چاہ رہے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔یہ صحیح ہے کہ اس پر علیحدہ طور پر بحث ہو ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔پروفیسر صاحب : آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

پروفیسر خورشید احمد۔یہ ایسا مسئلہ ہے کہ رول 58 کے تحت بحث کرلیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تو صحیح ہے میرا خیال ہے صرف واپڈا کو نہ کریں بلکہ اور بھی اس کے ساتھ ملالیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جی ہاں جی بالکل سب ملا کر۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی ہاں تو اس قسم کا کوئی debateہو۔

پروفیسر خورشید احمد۔جناب میرا خیال ہے کہ رول 58 کے تحت ' اس کا تقاضا یہ ہوگا کہ صرف ایک سوال پر جو قومی اہمیت کا ہو۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی ہاں۔

پروفیسر خورشید احمد۔تو صرف آپ ایک ہی سوال کو رکھ سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔تو میرے خیال میں واپڈا کا رکھیں ---- اور اسی سیشن میں رکھتے ہیں تین دن کا نوٹس دے دیں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔اس کو اگر next session میں رکھ لیں تو ہم تمام facts figures اکٹھے کر لیں گے کیونکہ یہ ایک بہت serious مسئلہ ہے اور ہم اس کا حل چاہتے۔اور اس پر ہمارا open mind ہے اور اس کو oppose نہیں کرنا چاہتے لیکن چاہتے ہیں کہ اگر اس پر یہاں debate ہو تو اس کا حل بھی نکلے۔تاکہ ہمارے چھوٹے صوبوں کے بھائی مطمئن ہوں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔تو جس طرح ہاؤس کی رائے ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔تو میں درخواست کرتا ہوں کہ 58 رول کے تحت اس پر بحث ہو جائے اگر کوئی فنی طور پر لکھنے کا مسئلہ ہے۔تو ہم لکھ کر دے دیتے ہیں ابھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ہاں نوٹس دے دیں۔ next agenda پر آئے گا لیکن next session کا کردیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ next session نہیں بلکہ اس ایڈجرنمنٹ کے بعد یعنی ۲۲ فروری کے بعد۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔نوٹس دیجئے دیں آپ۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس سے کوئی راہ فرار اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم اس کا حل تلاش کرنا چاہتے ہیں آپ کو اور پوری قوم کو مطمئن کرنا

چاہتے ہیں ۔ کیونکہ ہم لوگوں کے ووٹ لے کر آتے ہیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتے کہ جولوگوں کے مفاد کے خلاف ہو ۔ اور کسی بھی صوبے کے مفاد کے خلاف ہو ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ لوگ نوٹس اس کا دے دیں ۔ جی سوال نمبر ۲۳۔

23. *Mr Youssouf Shaheen: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of the projects of reclaimation of land in progress with province-wise figures of area reclaimed during the last ten years with expenditure incurred on each project and names of the agencies to whom assignments were given?

Malik Ghulam Mustafa Khar: 15 Drainage projects are currently under execution in the country at a cost of Rs. 19887 million to reclaim an area of 6. 3 million acres from waterlogging and salinity. Province-wise break-up is as under:-

Province	No. of Project	Area Reclaimed (Million Acres)	Estimated Cost (Rs. Million)
Punjab	10	3,808	6312
Sindh	3	2,072	9312
NWFP	2	0,438	4263

Details given in Annexure-I.

Pat Feeder Canal (Rehablitation and Improvement) Project, although having substantial drainage component (445.000), as not been included in the above list because it is registered as Surface Water Development Project in Balochistan.

20 Drainage Projects have been completed during the last ten years (1983-93) in the country at a cost of Rs. 13,795 million to protect an area of 4.611 million acres from waterlogging and salinity. Province-wise break-up is as under:

Province	No. of Project	Area Reclaimed (Million acres)	Cost (Rs. Million)
Punjab	10	2.378	4902
Sindh	8	2.008	5420
NWFP	1	0.135	3373
Balochistan	1	0.090	100
Total:	20	4.611	13795

Details given in Annes-II.

ON-GOING DRAINAGE PROJECTS AS ON 30 JUNE, 1992

S. No.	Name of Project	Project Area (M.A.)	Tubewells (Nos)	Drains (K.M.)	Total Cost (M. Rs.)	Year of Commencement
	PUNJAB					
1	Lower Rechna Remaining Drainage-IV	0.354		467 (Tile Drains 75000 Acres)	1290	1983
2.	Fordwah Eastern Sadiqia Phase-I	0.618		700	1305	1988
3	Khushab Scarp	0.105		186 (Tile Drains 58400 Acres)	1009	1989
4	Upper Rechna Remaining (Deg Basin)	0.468		150	235	1990
5	Hadali Sub Unit	0.164	71	196	482	1987
6	Sukh Beas Below B.S. Link	0.813		60	349	1989
7	Private Tubewell Development Project	0.445	5363	—	1140	1990
8	[illegible]ewra Phase-II	0.437	58	296	268	1989
9	Shorkot Kamalia (Saline)	0.056	222	257	205	1989
10.	D.G. Khan Saline Surface Drainage Project	0.332		212	178	1991
	Total	3.808	5714	2217	6312	
	SINDH					
11	Left Bank Outfall Drain Stage-I	1.426	2250	1640 Tile Drains 35000 Ac	8594	1986
12.	Kotri Surface Drainage Part-II, Stage-III	0.646		416	612	1989
13	Larkana Shikarpur (Rehabilitation)	0.701*		240	106	1989
	Total	2.072	2250	2296	[illegible]	

S. No.	Name of Project	Project Area (M.A.)	Tubewells (Nos)	Drains (K.M.) *	Total Cost (M. Rs.)	Year of Commencement
	N.W.F.P.					
14.	Chashma Command Areas Development Proiect	0.157	—	108 (Tile Drains) (38000 Acres)	643	1985
15.	Swabi SCARP	0.281	—	Remodelling of Upper Swat Canal & Distributaries 278 miles Surface Drain Remodelling (52780 Acres Tile Drains 51000 Acres.	3620	1990
	Total	0.438		108	4263	
	Grant Total	6.318	7964	4621	19887	

Annex-II

PROJECTS COMPLETED DURING THE LAST 10 YEARS

S. No.	Name of Project	Area (million acres)	Cost (Rs. million)
	Punjab		
1.	C.B.D.C. (Pandoki Unit).	0.196	219
2.	Lower Rechna (Khairwala).	0.333	257
3.	Fordwah Sadiqia (Unit-II).	0.111	156
4.	Anti-Waterlogging along C.J. Link.	0.023	48
5.	Tubewell Replacement Phase I & II		449
6.	Kheri Reclamation Scheme.	0.006	16
7.	Anti Waterlogging along TSMB Link.	0.089	119
8.	Gojra Khewra Phase-I.	0.038	35
9.	Panjnad Abbasia SCARP-VI.	1.460	3307
10.	SCARP Transition Pilot Project.	0.122	296
	Total	2.378	4902
	Sindh		
11.	Kotri Surface Drainage Project Phase-I, Part-II Stage II.	0.464	612
12.	North Dadu Surface Drainage Project Phase-I.	0.347	708
13.	East Khairpur Tile Drainage Project.	0.045	630
14.	Replacement of Tubewells.		60
15.	LBOD (Core Programme).	—	1245
16.	Ghotki (FGW) Project.	0.441	769
17.	South Rohri (FGW) Project.	0.541	935
18.	North Dadu Surface Drainage Project Phase-II.	0.170	461
	Total	2.008	5420
	N.W.F.P.		
19.	SCARP Mardan.	0.135	3373
	Balochistan		
20.	Hairdin Surface Drainage Project Phase-II.	0.090	100
	Grand Total	4.611	13795

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ضمنی سوال ۔

جناب یوسف شاہین ۔ یہ جو ایک سکیم ہے No.11 Left Bank Out Fall Drain

Stage-I ہم اس کا پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کی موجودہ پوزیشن کیا ہے ؟ جی page no.23 ۔

جناب پریزائڈ نگ آفیسر۔جی وزیر برائے پانی و بجلی ۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ اس وقت بہ میرے پاس انفارمیشن موجود ہے میں اس کا کوئی مکمل جواب نہیں دے سکتا ہوں ۔ اگر یہ اس کا مکمل جواب چاہتے ہیں تو فریش نوٹس دے دیں۔

جناب پریزائڈ نگ آفیسر۔جی ٹھیک ہے جی سوال نمبر 24 مسٹر یوسف شاہین۔

24. *Mr. Youssouf Shaheen: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps taken by the Government for the procurement of coal for power plants at Lakhra Coal Mines?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The purchase order for procurement of coal for Lakhra Power Station has already been placed on PMDC for one year of operation of the plant. For future procurement of Coal, Agreements will be signed with recently constituted Lakhra Coal Development Company (LCDC) and other coal mine owners in private sector. This arrangement will continue till mechanized mining is developed at Lakhra through an international mining contractor to be selected by LCDC in near future.

It may be mentioned that LCDC has already engaged a contractor, namely, CMC of China, for submission of mechanized coal mining design. CMC, has submitted their design and is currently under evaluation by LCDC. In the event the design is approved by LCDC, future requirement of coal will then be met with through this mechanized mining, which is to be developed in a period of

4 years.

جناب پریزائڈ نگ آفیسر۔ضمنی سوال ۔

جناب یوسف شاہین ۔جناب سندھ میں کوئلہ نکلا ہے یہاں اس پر بحث ہو رہی ہے کہ پاکستان میں power کی shortage ہے اور یہ ہے وہ ہے اور لوڈ شیڈنگ کر رہے ہیں ۔ سستے جس سے بجلی گھر بن سکتے ہیں وہ coal power project ہیں ۔ ابھی اس میں کئی سال سے وہ chinese پچاس میگا واٹ کے پراجیکٹ لگا رہے ہیں جس میں سے ایک لگا ہے ، مگر اس کو لگے ہوئے بھی چھ مہینے ہو چکے ہیں اور کوئلہ ہے ہی نہیں ۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ مہمان آگئے ہیں چاول اور باقی چیزیں بعد میں آئیں گی ۔ پاور سٹیشن لگ گیا ہے ، اس پر پیسہ خرچ ہو گیا ہے ، اس پر ساری investment ہوگئی ہے ، اس پر سود چڑھنا شروع ہوگیا ہے لیکن واپڈا نے کوئلے کا انتظام کیا ہی نہیں ہے ۔ ابھی یہ بولتے ہیں کہ ہم ایگریمنٹ کر رہے ہیں ، ہم ایگریمنٹ کریں گے ، اس طرح سے وہاں پر سب non-technical لوگ بیٹھے ہیں ، ان بیچاروں کو کچھ پتہ ہی نہیں ہے ، وہ سب ایسے ہی جواب دیں گے کہ ہم کوئلے کا انتظام کر رہے ہیں ۔ جبکہ پاور سٹیشن پر جو investment ہوئی ہے اس پر سود چڑھنا شروع ہو گیا ہے ۔ یہ دو دو تین تین ارب روپے واپڈا سود دے رہا ہے ، تو یہ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔شاہین صاحب آپ سوال کریں ناں ؟

جناب یوسف شاہین ۔میں یہ سوال کر رہا ہوں کہ کیوں کوئلہ کا انتظام نہیں کیا گیا ہے ؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی کوئلے کا انتظام کیوں نہیں ہوا ہے ؟

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں اور ان کو علم ابھی ہے کہ یہ پاور پلانٹ construct کرنے کا فیصلہ ہمارے آنے سے بہت پہلے ہوا ہوا تھا ، لیکن اب ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے ہم کریں گے تاکہ اس کو جتنا جلدی expedite کرسکتے ہیں ۔ واقعی یہ صحیح بات ہے کہ وہاں کوئلہ اس لیول کا نہیں نکلا گیا جتنا نکلنا چاہئیے تھا اور باہر کی فرمز کو بھی contract نہیں دیا گیا لیکن ابھی سنا ہے کہ چائنیز کو contract دیا ہے اور وہ کوئلہ نکال رہے ہیں لیکن ہم اس کو expedite کرنے کی کوشش کریں گے ۔

جناب یوسف شاہین ۔جناب والا فی الحال تو ہم اس ہاں پر ہی کریں گے لیکن ہے یہ دھاندلی۔ پلیز وہ لگا کے بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی ہے ہی نہیں ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کھر صاحب: آپ اتنی یقین دہانی دے رہے ہیں اس پورے ایک گھنٹے میں کہ اللہ کرے کہ پورا ہو جائے ۔ جی سوال نمبر 25 جناب ہدایت اللہ خان لونی صاحب۔

25. Mr. Hidyatullah Khan Luni: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Block Nos. 1 to 13, Category-IV, I-9/4, Islamabad were white washed in February/March 1993; and

(b) whether it is also a fact that Block Nos. 14 to 21 have not been white washed uptil now if so, its reasons, and the time by which this work will be done?

Syed Iqbal Haider: (a) No. The Block Nos. 1 to 9 Category-IV flats were white washed in April, 1993 while Block No. 10 was white washed in May, 1993. Block Nos. 11, 12, 13 were white washed in December, 1992.

(b) No. The Block Nos. 14 to 19 were white washed in December, 1992 and Block Nos. 20 and 21 were white washed in April 1993. White-wash in these blocks will again be done in the year 1994-95.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی کوئی سپلیمنٹری ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب والا! جواب میں یہ بتایا گیا ہے سوال کے جزو (b) کے اندر کہ بلاک نمبر 14 سے 19 میں "white wash" دسمبر ۹۲ء میں کیا گیا تھا ۔ جناب یہ جواب بالکل غلط ہے ۔ اس کی white wash جولائی میں ہوئی تھی اور اس پر پہلا میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ جواب ہی غلط ہے ' اس کی انکوائری بھی ہو سکتی ہے ۔ دسمبر میں نہیں بلکہ جولائی 1992ء میں ہوئی تھی ۔ اس کے بعد آج تک نہیں ہوئی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی اقبال حیدر صاحب آپ ' یا ------

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جی ہیں اس کا جواب دوں گا ۔ کم از کم white washing تو ہو چکی ہے اور پھر alternately ہوتی ہے ۔ ایک سال چھوڑ کر دوسرے سال ' اس کے لئے بھی میں تیار ہوں کہ اگر انہوں نے جواب میں تاریخ غلط دی ہے تو اس کے لئے انکوائری کر لیں گے اور جو حقیقت ہو گی وہ میں پیش کر دوں گا ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب میں اس پر assurance چاہوں گا کہ ان کوارٹروں کی حالت بڑی خراب ہے اور اگر جلد ہی white washing ہو جائے تو میں اسی پر اپنے آپ کو مطمئن سمجھوں گا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ assurance میں ضرور دیتا لیکن کچھ پرابلم ایسے ہیں جن کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ 336 flats تھے جن کی یہ white wash ہونی تھی اور repair ہونے تھے ۔ اس کے لئے 17 لاکھ کا estimate لگایا گیا اور اس کو درست کرنا تھا ۔ اب ٹوٹل مجموعی طور پر 992 فلیٹ ہیں اور ان تمام کے لئے 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے چونکہ وہ financial constraints کی وجہ سے اب ان کے لئے جو پیسے ضروری تھے وہ تو کافی مقدار میں چاہئیے تھے تقریباً 40 لاکھ وغیرہ ۔ اب بات یہ ہے کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ 992 فلیٹ سارے سارے فوری طور پر ہو جائیں گے یا اتنے عرصے میں ہو جائیں گے اس کے لئے financial constraints ہیں اور جہاں کل 17 لاکھ یا 10 لاکھ آیا 336 کی بجائے 992 کے لئے تو اب اس کے لئے work out کرنا پڑے گا ۔ اس لئے میں یقین دہانی اس وقت نہیں کرانا چاہتا ۔ یہ میں work out کراؤں گا کہ اب ان کی allocation کتنی ہے ' کتنے فلیٹ white wash کر سکتے ہیں ؟ ان میں capacity ہے یا نہیں؛ یہ بات بتانے کے لئے میں بالکل تیار ہوں کہ کتنے ہو سکیں گے جو budget allocation آنے گی اس کی بنیاد پر ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ شکریہ کیا یہ اس کا اعتراف کریں گے کہ یہ جو کوارٹرز ہیں 1 تا 13 اس میں یونین کے لیڈرز رہتے ہیں اور ان کے ساتھ ہمیشہ حکومت کا بڑا نرم گوشہ رہتا ہے ۔

اور جو agitate نہیں کرسکتے ہیں ان کو ہمیشہ نظرانداز کیا جاتا ہے جیسے کہ جو دوسرے بلاک والے ہیں جن کے متعلق بتایا گیا کہ نہیں یہ نہیں ہو سکتا ۔ اور ایسا نہیں ہے حالانکہ ان کی حالت بڑی خستہ ہے ۔ کیا اسی بنیاد پر انتظامات ہوتے رہتے ہیں ؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی ۔ جناب والا 1,2,3. ' میں غریب نائب قاصد وغیرہ اور اس قسم کے لوگ رہتے ہیں ۔ اور ان کو ابھی پتہ ہوگا کہ ان کی کیا catagori tion ہیں اور وہ basic pay scale کے مطابق اگر چاہیں تو میں دے دوں ۔ جہاں تک یہ کہنا کہ ان میں یونین کے اراکین رہتے ہوں گے اس کے لئے اگر وہ فریش نوٹس دے دیں اور یہ نیا سوال بنتاہے ۔ تو اس کی تفصیلات میں مہیا کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ جہاں تک یہ کہنا کہ ان کو پتہ ہے کہ اے سے ہے کر آئی تک یہ catagorize ہوئے ہیں جب اس پے سکیل کے مطابق اور جو کوارٹر ہیں اس میں تو نائب قاصد اور اس قسم کے لوگ رہتے ہیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ Question Hour کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ پچھلا سارا اجلاس ہمارا بغیر سوالات کے گذرا ہے ۔ اگر چند منٹ اس کو بڑھا دیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ تو آپ کا question ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ ہاں جناب یہ تو ہے مگر اس کے متعلق سپلیمنٹری نہیں ہے ۔ میری طرف سے تو نہیں ہے اگر کوئی اور ہو تو وہ مجھے معلوم نہیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ Question No.27 Mr.Hidayatullah Khan Loni.

27. *Mr. Hidyatullah Khan Luni: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Electric Poles have been installed in Teh. Duki District Loralai, Nana Sahib Ziarat, Killi Jangul Killi Manzai area; if so the time by which electricity will be supplied to these areas.

Malik Ghulam Mustafa Khar: The work of electrification in Killi Nana Sahib, Ziarat and Kili Jungle will be completed by the end of January, 1994.

These will be energised after receipt of applications for connections from the inhabitants. Work in Village Killi Nanzai has already been completed. However, on the insistance of villagers to electrify adjacent area, the work order was revised which will be completed by the end of February, 1994.

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ کوئی ضمنی سوال ----- کوئی نہیں اگلا سوال نمبر 28 میر عبدالجبار صاحب ۔

28. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Water ande Power be pleased to state:

(a) the steps taken so far by the Government to reconstitute the board of Members of WAPDA in accordance with the Prime Minister's letter No. 1661/POS (FA)/93 dated 8th September, 1993; and

(b) the action, if any, taken on a letter written by Senator Yousuf Shaheen Daudpota to the Prime Minister on 17th September, 1993 regarding corruption in the WAPDA?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The care-taker Prime Minister in his letter No. 1661/PSO (FA)/93 dated 8th September, 1993 did not ask for the reconstitution of Board of Members of WAPDA.

(b) The Prime Minister's Sectt. has informed that Mr. Daudpota's letter dated 17-9-1993 does not appear to heave been received by them.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ کوئی ضمنی سوال ؟

جناب یوسف شاہین ۔ سپلیمنٹری سر ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔جی سپلیمنٹری ۔

جناب یوسف شاہین ۔ 28 میر عبدالجبار کا سوال ہے اس میں مجھے ریفر کیا گیا

ہے ۔ میں نے کیئرٹیکر پرائم منسٹر کو لکھا تھا واپڈا کے بورڈ آف ممبرز پر اور کال لیٹر یہ آیا تھا اس میں نمبر دیا ہے اس کے بعد یہ ایشورنس بھی میرے پاس آیا تھا جس کی فوٹو کاپی بھیجی تھی یہ تو انہوں نے ایسا کیا ہے جیسے مرچیں ڈالتے ہیں آنکھوں میں یہ کہتے ہیں کہ

Action , if any, taken on letter to the Prime Minister regarding.....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں آپ سوال کریں ناں جی ۔

جناب یوسف شاہین۔نہیں سر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ لیٹر نہیں آیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔سوال کریں ۔

جناب یوسف شاہین ۔ کیا سوال کروں یہی کہ بورڈ آف ممبرز کو reconstitute کرنے کے لئے پرائم منسٹر جومعین قریشی تھے انہوں نے کیبنٹ ڈویژن کو یہ لیٹر بھیجا تھا یہ نمبر ہے کیا آپ کے پاس وہ لیٹر نہیں آیا ۔

In (b) it says; the Prime Minister Secretariat has informed that this letter does not appear to have been received by them.

یہ سارے جہاں کو ہم نے کاپی دی یہاں بھی چیئرمین سینٹ کو بھی دی ممبروں کو بھی دی ہوتے ہیں کہ ہم کو ملی ہی نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے سائیں۔ یہ جو لوگ جواب بناتے ہیں آپ کو بھی misguide کر رہے ہیں ایسا نہیں ہے اس کی سب کاپیاں سب لوگوں کے پاس----

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔آپ کو کیسے یقین ہے کہ مجھے وہ misguide کرتے ہوں گے ۔ لیکن پرائم منسٹر سیکریٹریٹ کو جب ریفر کیا تو انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ایسا کوئی لیٹر نہیں ہے ۔ لیکن اگر کیئرٹیکر پرائم منسٹر کو کوئی ایسا لیٹر بھیجا گیا تھا تو آپ مجھے اس کی کاپی دے دیں اور اس پر جو بھی کوئی چیزیں ہیں اس پر ہم غور کرنے کے لئے تیار ہیں اگر پہلے نہیں تھا تو اب ہو سکتا ہے ۔

جناب یوسف شاہین۔ٹھیک ہے ہم بھیج دیں گے ۔

Syed Iqbal Haider: May I suggest, Mr. Chairman that let those questions be taken up to save time , that since the Question Hour has strictly been over if any important question is left over of any honouable member he can say that

this question is, say for example,at the... *(Interruptions).*

Syed Iqbal Haider: But if anybody wants to raise any specific question which he considers is very important then he may be permitted instead of going through the questions of the absent members.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی ڈاکٹر صاحب ۔

Mr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman, Sir, thank you very much. This is a very imortant question and the issue is very important also. This relates to the construction being undertaken by the Housing Foundation and the importance lies in the fact that a number of retired government servants are still occupying government accommodation because the Housing Foundation has not been able to hand over the completed houses to those people who are the owners of these houses. Although this relates only to the Minister for Water and Power as much as electricity is concerned but all the services have not been provided. That include Sui Gas, water supply, sewerage and other services. Could the Minister kindly assure that the answer given here will be carried out in letter and spirit?

Mr. Presiding Officer: Yes, Khar Sahib.

Malik Ghulam Mustafa Khar: I can assure the honourable Senator that the answer given here will be implemented in letter and spirit.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔جناب سوال سینڈک پراجیکٹ کا ہے نمبر 40۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔وہ تو پڑ گیا ہے حافظ صاحب اب جانے دیں جی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔وہ تو بہت ہی پیچھے رہ گیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔میں نے عرض کیا جناب آپ اس کو دے لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔میرے خیال میں وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے ۔ سوالات کا وقت ختم ہو گیا لہذا باقی پڑھے ہوئے تصور کئے جائیں ۔جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔جناب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ سوال نمبر ۲۲ جو میرا سوال ہے اس کا جواب ہی بالکل غلط دیا گیا ہے میں نے تین گاؤں recommend کئے تھے یہاں پر جواب 2 کا دیا گیا ہے اور وہ بھی گول مول سا دیا گیا ہے ۔ میں غلام مصطفیٰ کھر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ اپنی وزارت کو کھینچ کر رکھیں اور انہیں بتا دیں کہ وہ ان کو ایسے غلط قسم کے جواب نہ دیا کریں جس سے ان کی پوزیشن خراب ہوتی ہو ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔جی منسٹر صاحب ۔

جناب غلام مصطفےٰ کھر۔جی ٹھیک کہتے ہیں میں نے اس کی پہلے ہی ایشورنس دی ہے صحیح فرماتے ہیں جناب ریحان صاحب ۔

+29. *Mr. Abdur Rehim Khan. Will the Minister for Water and Power be pleased to state the date on which the electricity connection will be provided to the houses built in Sector G-11/I and G-11/2 by the Federal Government Employees Housing Foundation , Islamabad?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The electrification work of Sector G-11/2 and Sector G-11/I will be completed by the end of March and April 1994. Respectively subject to the clearance of the site by CDA/Housing Foundation for laying of [illegible]bles etc. The connections to individual houses will be given subsequently after receipt of application and completion of departmental formalities.

+ The Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

30. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is only one seat reserved for FATA in the senior and junior diploma courses in sports complex, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of seats reserved for FATA in the said courses , if so, when?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes. One seat each for senior and junior Diploma courses is reserved for FATA. Allocation of seats for senior and junior Diploma courses is based on the Regional/Provincial quota laid down under exising policy of the Government.

(b) No.

32. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the present stage of work done on the electrification of each village recommended by me during the financial year 1992-93 with details of expenditure incurred so far and the time by which electrification work will be completed, separately in each case?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The following village were recommended by the Senator:-

1. Village Aman Kot (Kundi) Yarak. -- An expenditure of about 1. 916 million has been incurred upto 12/93 with a physical progress of 80% achieved. The total estimated cost of work order is 2.8446 million. The work is expected to completed within two months subject availability of material.

2. Shawa Shankai (Karak). -- Against a quota of Rs. 3.00 million

of the Senator, the work order amounting to Rs. 2.8446 million has already been issued by WAPDA for electrification of village at S. No. 1 and the balance amount is only 0.156 million so the work order for this village has not been issued as the funds are not enough to meet the cost of the village electirification.

33. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names of villages recommended by me for electrification under Senators Quota scheme for the years 1992-93, and 93-94, and the present stage of work done in each village and the time by which all villages will be electrified?

(Reply not received).

34. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electrification work of Saparkai, Shodkai, Khuma Khel and Khojal Khel in Shakai, North Waziristan, was started in 1987, if so, the time by which the said areas will be electirified, and the reasons for this inordinate delay?

Reply not received.

35. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the total accommodation required and actually hired for Pakistani pilgrims for the ensuing Haj.

(b) the names of hired buildings and their location with the distance of each building from Harm Shareef; and

(c) the steps taken by the government for making suitable accommodation arrangements for all pilgrims?

Syed Iqbal Haider: (a) Ministry has to arrange accommodation for 65,000 intending pilgrims. So for accommodation for 50,000 pilgrims has been arranged.

(b) The latest list of hired buildings furnished by Director General Haj, Jeddah will be placed on the table of the House, when received.

(c) The process of hiring of suitable accommodation is still continuing under the supervision of Deputy Leader of Accommodation Committee (Mr. Shahid Amin, Ambassador of Pakistan in Riyadh)

36. *Mr. Fateh Muhammad Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No 106 replied on 26th August, 1993 and state;

(a) the date on which the work of electrification of village Bharwal, Teh. and Distt. Gujrat, was started indicating also the percentage of work completed so far; and

(b) the reasons for not completing the work within stipulated period?

(Reply not received).

37. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 4 repllied on 13th July, 1993 and state the present stage of work done on the electrification of village Dabkass, Tehsil Sohawa, District Jhelum, the reasons for delay, if any, and the time by which electrification work would be completed?

(Reply not received.)

38. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Water and

Power be pleased to state;

(a) the number of vacant posts of SEs (B-19) in the WAPDA;

(b) the date of last DPC meeting held for considering the promotions of XENs to the post of S.E; and

(c) the number of persons recommended for promotion and the number of persons actually promoted to the post of S.E. and the time by which remaining XENs recommended by the promotion committee, would be promoted as SEs?

(Reply not received).

39. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the Chinese nuclear deal for production of 300 MW energy was originally based upon the number of co-production implying transfer of technology to Pakistan but later on the basis was changed to turnkey basis, if so its reasons and whether there is any proposal under consideration of the Government to go back to the co-production basis?

(Reply not received).

40. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the present stage of work done on Saindak Project and the total expenditure incurred so far; and

(b) whether it is a fact that the Saindak Project is being closed down?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The physical progress on

metallurgical plant being constructed by Chinese contractors is 65% as on 31st December, 1993. The progress on construction of infrastructure is also as per schedule. An expenditure of Rs. 5723 million (FEC Rs. 3432 million) has been incurred on the Project upto 31st December, 1993.

(b) No.

SENATE SECRETARIAT

'UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES'

For Tuesday, the 15th February, 1994

1. Mr. Youssouf Shaheen: Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the foreign loans, grants-in-aid and domestic borrowings made by the WAPDA from 1977-78 to 1992-93 and the yearly mark-up interest paid by the authority during the said period;

(b) the total uptodate liabilities of the WAPDA towards its foreign donors and domestic share-holders; and

(c) the breakup of the total amounts provided in foreign exchange during the said period by the U.S. Aid, IMF, the World Bank and other international donor agencies?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The foreign loans, grant-in-aid and domestic borrowings made by WAPDA from 1977-78 to 1992-93 and the yearly mark-up /interest paid by the authority during the said period is given in the attached Annexure-I.

(b) the total up-to-date liabilities of the WAPDA towards its foreign donors and domestic share-holders in respect of Water Wing upto 30-6-1993 is given in attached Annexure-II

(c) the break-up of the total amounts provided in foreign exchange during 1977-78 to 1992-93 by the [illegible] Aid, IMF and World Bank and other international donor agencies is given in the attached Annexure-III

(Annexures have been placed in the Senate Library)

2. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether internal audit of "Tameer-e-Watan Programme" has carried out by the Internal Audit Department Pak. PWD; and

(b) whether any irregularities were found out during the audit, if so, their details and the action taken by the Pak. PWD against the officials responsible for those irregularities?

Syed Iqbal Haid: (a) Yes. Some procedural, codal and financial irregularities were pointed out by the Internal Audit Party of the Pak- PWD. The Regional Chief Engineer has been asked to initiate disciplinary action against the officials responsible for the irregularities.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔چھٹیوں کی درخواستیں ہیں۔

[At this stage Mr. Chairman occupied the Chair]

جناب چیئرمین۔جی جناب چھٹی کی درخواستیں ۔سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ صاحب ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت

کی درخواست کی ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب یحییٰ بختیار صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 13 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب محمد علی خان صاحب کسی میٹنگ کی وجہ سے آج ایوان میں شرکت نہیں کر سکتے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب اشتیاق اظہر صاحب ۔

جناب اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کے اور آپ کے توسط سے اس ایوان کے علم میں دو نہایت ہی بھیانک واقعات لانا چاہتا ہوں ۔ ایک واقعہ تو سپرہائی وے پر ہوا ۔ تین روز پہلے ایک بارات کو روک کر دلہن کو بے عزت کیاگیا اور اس سے کہا گیا کہ اس کا چہرہ دکھایا جائے اور دوسرا واقعہ ملیر میں ہوا کہ چار گھنٹے تک بارات کو روکے رکھا گیا اور دلہن سمیت سب کا مذاق اڑایا جاتا رہا ۔ یہ واقعات انتہائی بھیانک ہیں ۔ میں آپ کے توسط سے ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں ۔ کل چیف منسٹر سندھ میری قیام گاہ پر مجھ سے ملنے کے لئے آئے تھے تو میں نے ان سے بھی اس بات کی وضاحت کی تھی کہ یہ واقعات ہو رہے ہیں ۔ یہ واقعات سیاسی اقتصادی اور سماجی نوعیت کے نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین - کیا آپ کے پاس لکھی ہوئی کوئی چیز ہے؟

جناب اشتیاق اظہر - نہیں جناب لکھی ہوئی نہیں ہے ۔ میں چاہتا یہ ہوں کہ ان واقعات کا باقاعدہ نوٹس لیا جائے ۔ اور بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے بھی کہا ۔ لیکن انہوں نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی ۔ اب میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ غیرت کا معاملہ ہے اور غیرت کا معاملہ تمام قومیتوں کے لئے ہے ۔ اگر اس طرح سے دلہنوں کے ساتھ یعنی باراتوں کے ساتھ سلوک ہوتا رہا کسی بھی قوم کی وہ میں ----

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔ لیکن وزیر داخلہ صاحب موجود ہیں ۔ میرا خیال ہے آپ ان کے علم میں بات لائیں۔ تا کہ وہ اس پر کارروائی کر سکیں۔ پھر کریں گے۔

جناب اشتیاق اظہر۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے غیرت کا معاملہ ہے اور غیرت کا معاملہ کسی بھی قومیت کا ہو خواہ ہماری ہی قومیت کیوں نہ ہو ۔ اس کا نتیجہ انتہائی بھیانک ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ جناب وزیر داخلہ صاحب! سن لیں۔

جناب اشتیاق اظہر۔ اس پر پھر کسی قسم کا تعاون اور compromise نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ غیرت کے معاملے میں صورتحال ایسی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی تمام قومیتوں کے نمائندے یہاں بیٹھے ہیں ۔ ان سب کو یہ سوچنا چاہئیے ان سب کے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر اسی طرح یہ واقعات ہوتے رہے تو پھر اس کے بہت بھیانک نتائج نکلیں گے اور مجھے بڑا افسوس ہے کہ یہ واقعہ میں وزیر دفاع کے توسط سے چیف آف آرمی سٹاف کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسے دور میں ہو رہا ہے کہ جب وہ چیف آف آرمی سٹاف ہیں اور ان کو علم ہے اور وہ ذاتی گواہ ہیں کہ جب کراچی میں سردار نشتر صاحب کی تدفین کا معاملہ پیش آیا تھا خصوصاً جبکہ ان کے والد لاش کو پشاور لے جانا چاہتے تھے تو کراچی والوں نے سینہ کھول کر کہا کہ ان کو یہاں ہی دفنائیں گے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب اشتیاق صاحب ۔ یہ تو کافی لمبی بات ہو گئی ہے۔

جناب اشتیاق اظہر۔لیکن ان کے زمانے میں ایسی بات کا ہونا بہت قابل افسوس بات ہے ۔ میں یہ کہنے کے بعد بات اسی پر ختم کروں گا کہ یہ جو کچھ آج ہمارے ساتھ ہو رہا ہے کل کسی اور کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے ۔ اور پھر ایک دن وہ بھی آئے گا کہ

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا   جب "راج" کرے گا بنجارہ

جناب چیئرمین۔ آپ وزیر داخلہ صاحب کو بتا دیں اور ان کو بریف کردیں تاکہ وہ جوبھی کارروائی کرسکتے ہیں ، کریں۔

جناب اشتیاق اظہر۔میں نے چیف منسٹر صاحب کو پورا بریف کردیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی وزیر داخلہ صاحب کو جی۔ یہاں پر تو وہ موجود ہیں۔

جناب اشتیاق اظہر۔ جی جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں بس وہی ان سے اب کیا کہنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کم از کم ان کو واقعات کا علم تو ہو۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اس کے بعد میرے خیال میں یہ تفصیل سے مجھے بتا دیں۔ I.G.P. بھی یہاں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اس کی تفصیلات منگوا لیں گے۔ کیا واقعہ ہوا؟ کہاں اور کس طرح ہوا؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب والا! یہ واقعہ کب کا ہے؟

جناب چیئرمین۔ کب کا واقعہ ہے اشتیاق اظہر صاحب؟

جناب اشتیاق اظہر۔ یہ واقعہ ایک تو چار روز پہلے ہوا ہے اور ایک تین روز پہلے ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ یہ اخبارات میں رپورٹ ہو گیا ہے۔ وہ خود ہی ان کے نوٹس میں آ گیا ہو گا۔ ملیر کا واقعہ بڑا بھیانک ہے اور یہ ابھی اخبارات میں نہیں آیا' آجائے گا۔ اس میں الطاف حسین صاحب نے بھی بیان دیا ہے۔ وہ یہاں نیوز اخبار نے چھاپ دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اب بات ہوگئی ہے۔ آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سید علی حیدر۔ جی میں ذاتی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کیا ہے ذاتی بات' کیا ہے؟

سید علی حیدر۔ ہم کراچی میں جب move کرتے ہیں۔ تو ایک جگہ سے گذرتے ہیں وہاں پر پولیس کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے چیک کیا ہم نے ان کو شناخت کرایا کہ ہم کون ہیں کاغذات دکھائے شناختی کارڈ دکھایا۔ دوسرے دن پھر بھی روکا گیا۔ پھر وہی سارا process کیا۔ ان سے ہم نے پوچھا کہ آپ نے کل تو شناخت کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کل کیا تو آج کیوں نہیں کرنا چاہیے۔ یہ صورتحال عمومی ہے۔ کراچی میں ہماری ہتک کی جاتی ہے بےعزتی کی جاتی ہے مقررہ ٹائم پر روزانہ وہاں سے نکلتے ہیں۔ روزانہ ہمارے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ چونکہ آپ کا ایک ذاتی مسئلہ ہے اس کو باقاعدہ لکھ کر ضابطے کے تحت دیں پھر اس پر کارروائی کرتے ہیں۔

سید علی حیدر۔ یہ جو سید اشتیاق اظہر صاحب نے کہا یہ عمومی واقعات ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ پریولج موشن ہے نمبر 5 اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب کا

on the non-implementation of an assurance given by the Law Minister on 11.01.94 that the funds for ADP 1992-93 will be released in the Ist week of February, 1994.

PRIVILEGE MOTION RE: RELEASE OF FUNDS OF SENATORS FOR ADP 1992-93.

Akhunzada Behrawar Saeed: I beg to move that the proceedings of the House may be stopped and the motion for the breach of my privilege and that of the House caused by the failure of Government regarding the release of funds (A.D.P.) for the year, 1992-93 of the Senators, the Government, particularly the Law Minister and Leader of the House had given undertaking in the House that the funds will be released in the first week of February which has not been done so far. So, this action of the Government has deliberately caused the breach of the Senate on the whole and mine in particularly.

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Syed Iqbal Haider: It is being opposed.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔جناب میری اس میں گزارش یہ ہے کہ کہتے ہیں

میری وہی تمنا اور تیرے وہی بہانے

میں شاعر نہیں ہوں۔ میری توقع اس حکومت سے یہ تو نہیں تھی مجھے یقین تھا کہ وہ جو کہتے

ہیں کرتے نہیں ہیں ان کے قول و فعل میں بڑا ہی تضاد ہے ۔ مگر وزیر قانون جو میرے دوست ہیں ، سینیٹر ہیں۔ اور لیڈر آف دی ہاؤس میرے دوست ہیں ۔ انہوں نے یہاں under taking دی تھی کہ فروری کے پہلے ہفتے میں اس کو release کریں گے اب فروری کا پہلا ہفتہ گزر گیا ہے یہ پھر کس قسم کے بہانے لائیں گے ۔ تو یہ ایسی چیز ہے کہ یہاں دونوں وزراء نے under taking دی ۔ دونوں وزراء بہانے کرکے اس کو ٹال رہے ہیں ۔ اگر ان میں طاقت ہے تو کہیں کہ ہم اس کو ۲۰ مارچ تک لے جانا چاہتے ہیں ۔ ۲۰ مارچ کے جو نئے سینیٹرز آئیں گے ان کو ہم جو چاہیں وہ دیں گے ان کو نہیں دیتے ۔ اقبال حیدر صاحب آپ وکیل بھی ہیں یہ خرچ بجٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اور اس پر ہمارا انٹرسٹ پیدا ہو گیا ہے ۔We will call you in the court, mind it. جناب میری گزارش یہ ہے کہ بے شک اس کو اس ہاؤس میں discuss کیا جائے۔ حکومت آخر ایسے حربے کیوں استعمال کررہی ہے ۔ سمری بھیجی گئی ہے۔ یہ ہو گا وہ ہو گا۔

جناب چیئرمین۔وزیر قانون سے پوچھتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔وزیر قانون تو یہی کہیں گے ۔ میں کوشش کروں گا۔

جناب چیئرمین۔جب جواب معلوم ہے تو پھر پوچھتے کیوں ہیں ؟جی جناب وزیر قانون صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔میں مشکور ہوں جناب چیئرمین! آپ کا بھی، آپ میری مدد کو آئے اور معزز رکن کا ابھی انہوں نے میرا جواب خود ہی دے دیا۔ اور یہی میں نے پہلے بھی۔۔۔

جناب چیئرمین۔آپ نے کوئی under taking دی تھی assurance کی ؟

سید اقبال حیدر۔میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی ہم اس کے بارے میں statement دیں گے ۔اس اجلاس فروری میں۔ اور میں ملک قاسم صاحب کا بھی شکرگزار ہوں ۔۔۔ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا تو ملک صاحب سے میں نے درخواست کی تھی کہ معلوم کریں کہ متعلقہ وزارت نے کیا فائنل فیصلہ کیا ہے تاکہ

We should make a policy statement, this way or that way.

جناب چیئرمین۔یہ آپ کب تک دیں گے ؟

سید اقبال حیدر۔اسی اجلاس میں۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔اس اجلاس میں نہیں جناب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, there is no deliberate violation on our part.

Akhunzada Behrawar Saeed. Sir, this is a deliberate violation of the privilege of this House. They are delaying it. I pray, Sir, that this matter may be dealt with in the Committee and these two gentlemen may be called there to explain as to why are they telling so big lies?

جناب چیئرمین۔حکومت کی جانب سے جب کوئی بیان دیا جاتا ہے تو آگے پیچھے ہو ہی جاتا ہے۔ ان کو موقع دیا جانے تاکہ یہ پوری تفصیل سے بات کرسکیں۔جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔اس بات پر میں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی تو پھر بات ہوئی کہ پریولج موشن دیا ہے۔ ہم جناب والا !یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں یعنی سینٹ کے ممبران اور پارلیمنٹ کے ممبران کو حکومت کیوں اتنا ---یعنی میں اگر اتنا کہوں یا ایسے الفاظ استعمال کروں پھر وہ ناراض ہو جائیں گے ۔ جناب والا ! یہ معین قریشی کی وزارت عظمیٰ میں فیصلہ ہوا تھا۔ ہمیں جو فنڈ دیئے گئے اس کی ہم نے سکیم تیار کی اور ایک معنوں میں ہم نے عوام کے سامنے commitment کی۔ اس کے بعد جناب والا! آپ توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا! 47 ویں اجلاس میں یہ پوائنٹ اٹھایا گیا اس کے بارے میں یہاں فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے ہمارے سامنے بریفنگ کی بات کی اور پھر کمیٹی روم نمبر ۲ میں بریفنگ ہوئی اور اس کو ملک صاحب نے chair کیا اور انہوں نے یہ وعدہ کیا کہ جو فنڈز release نہیں ہوئے ہم release کریں گے اور اس کے ساتھ 1993, 1994 کے فنڈ کی بھی commitment کرتے ہیں کہ ہم دیں گے ۔ اور پھر آج تک 48 ویں اجلاس میں جو requisitioned اجلاس تھا۔یہی بات پھر فلور آف دی ہاؤس پر ہوئی اور پھر جناب لیڈر

آف دی ہاؤس اور وزیر قانون نے پھر یہاں commitment کی اور انہوں نے یہی الفاظ استعمال کیئے۔ چونکہ یہ requisitioned session ہے اس لئے آئندہ کے سیشن میں اگرچہ میں نے سوال بھی اٹھایا تھا کہ کیا requisitioned session میں ایسا کوئی سوال پریولج کا نہیں اٹھایا جا سکتا۔ لیکن پھر ہم نے موقع دیا اب وہ بالکل نظرانداز کرگئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کل یا پرسوں جناب والا! سینٹ کے نئے امیدواروں کے نام آئیں گے۔ اس کے بعد ۲۲ تاریخ تک ہم نے ایڈجرن کیا ہے۔ اس کے بعد الیکشن ہوں گے۔ کیا اس میں گورنمنٹ سینٹ کے الیکشن کو متاثر کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہی ہے۔ یہ واضح ہے اور نمبر ۲ سینیٹرز کو بدنام کرنے کے لئے یہ ہو رہا ہے۔ میں نے جو سکیمیں دی ہیں۔ جناب والا ! اور ان کے بارے میں administrative approval بھی آئی ہے پیسہ ریلیز نہیں ہوا ہے۔ اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ عبدالرحیم مندوخیل' سینیٹر چونکہ پختون خواہ ملی پارٹی کے نئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے پیسے کھا لئے ہیں۔ اور یہ بالکل ہے اور یہ سب سینیٹرز کی بدنامی کے لئے ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ واقعی پریولج موشن ہے لہذا اسے پریولج کمیٹی میں پیش کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔میں صرف ایک مسئلے کی طرف متوجہ کروں گا وزیر محترم کو' اور وہ یہ کہ جہاں تک مجھے یاد ہے اس معاملے میں انہوں نے ایک specific time herizon دیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ فروری کے پہلے ہفتے تک ہم پالیسی بیان دے دیں گے۔ اگر وہ نہیں دے سکے تو ان کا فرض تھا کہ کم از کم appologize کرلیں کہ کن وجوہ سے نہیں کرسکے ہیں اور بتائیں کہ کب تک کر رہے ہیں۔ یہ بہرحال انہوں نے نہیں کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا lapse ہے جس کی کوئی نہ کوئی وضاحت ان کو ضرور کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔جی بشارت الہی صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الہی۔بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین!اس سلسلے میں ' ملک قاسم یہاں تشریف فرما ہیں انہوں نے ایک میٹنگ بلوائی تھی سینیٹرز کی جس میں منسٹری اور لوکل باڈیز کے سیکریٹری اور ان کے relevant افسران بھی یہاں پر آئے تھے۔ انہوں نے project which have been approved کی lists دی تھی اور ان کے پیسے بھی ریلیز ہو گئے تھے۔ سب سینیٹرز کو انہوں نے دی

تھیں ۔ واپس جاکر لاہور میں I got in touch with the M/O Local Government Punjanb. There is utter confusion over there. وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پیسے ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ نے دیئے نہیں ہیں executing agencies ہیں ان میں سے دو کو ان کے تحریری جواب بھی آگئے ہیں ۔ کہ جی ہمارے پیسے آنے نہیں This is not relating to the projects. معین قریشی صاحب نے جن کا کہا تھا This was related to the total development budget for 1992-93 which was allocated to the Senators. میں جیسے کہہ رہا تھا کہ

This is an utter confusion between the Federal Government, the Provincial Government, the Provincial Local Bodies and the executing agencies. We really do not know.

میرے پاس خط آیا تھا ۔ میں نے خط لکھا ایک کاپی میں نے ملک قاسم صاحب کو بھی بھیجی تھی کہ جی یہ صورتحال ہے ۔ ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے پیسے ہیں کہاں کس کے پاس ہیں کس کو ملے ہیں کس کو نہیں ملے ہیں

This is in as much as projects which have been approved and the money for which according to the Federal Government has been released.

تو یہ clarification ہمیں مل جانی چاہئیے ۔

Iqbal Haider has time and again given assurance on the floor of this House that there will be a policy statement by the Government and I believe it is time that now Mr. Iqbal Haider fulfils his undertaking. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔ آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔ لیڈر آف دی ہاؤس ۔

Sorry, you are no longer Leader of the House.

Malik Muhammad Qasim: But any way I would like to answer this. As a matter of fact when I came here, I came to know about it this. The Law Minister told me, I went outside and I was very keen to answer this in the House. I went out and tried to contact the Local Bodies' Secretary. Unfortunately

he is not there. Therefore, as the Law Minister has submitted before the House that he should be given some time, so my request is that the time should be given.

Mr. Chairman: So, we will give, let's say a week's time. Now, the Prime Minister is also here and I am sure she is also aware of the problem and I hope that something will be done to sort it out.

جناب چیئرمین۔جی جناب بتائیے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔یہ بات وزیر صاحب کے گوش گزار کرنی چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔جی وہ بتا دیں کے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔آپ کے منسٹر صاحبان اور آپ کی جگہ پر کام کرنے والے میرے محترم ملک قاسم صاحب یہاں commitment کرتے ہیں ۔ سینیٹرز کے فنڈز کے بارے میں اور اس کے بعد یہاں آ کر، ان کو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس سیشن میں ۔ انہوں نے اس کے بارے میں اپنی سٹیٹمنٹ دینی ہے ۔ جو انہوں نے وعدہ کیا ہے ۔ ہم وزیر صاحب کے گوش گزار کرانا چاہتے ہیں کہ ان کو پتہ چلے ۔

ADJOURNMENT MOTION RE: ALLEGED DISCONNECTION OF OF ELECTRICITY CONNECTIONS OF DEFAULTERS.

Mr. Chairman: Adjournment motion No. 1 and 20 - Hafiz Hussain Ahmed Sahib and Mir Abdul Jabbar Sahib on the alleged disconnection of electricity connections of defaulters. Yes, Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

حافظ حسین احمد۔بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ روزنامہ "زمانہ" کوئٹہ کے مطابق واپڈا نے اپنے واجبات کی ادائیگی کے لئے اپنی مہم کا آغاز اس صورت میں کردیا ہے کہ اس علاقے کے فیڈر سے ہی بجلی بند کی جاتی ہے اور علاقے کے چند نادہندگان کے گناہ میں طلباء ، اساتذہ ، عام شہری ،

ہسپتال، سکول اور ڈسپنسری وغیرہ میں اندھیرا کردیا جاتا ہے ۔ لیکن اصل نادہندگان کو ، عوام کو تکلیف دینے کے بعد پھر نوازا جاتا ہے ۔ بلوچستان کے اکثر دیہات اس سے زیادہ متاثر ہیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes, it is opposed, Sir.

Mr. Chairman: It is being opposed.

حافظ صاحب! اس کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیں۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ! اسے بھی واپڈا ہو گیاہے جی ۔ میں نے کہا مائیک کو بھی واپڈا ہو گیا جی ۔

جناب چیئرمین ! ہمیں خوشی ہے کہ کھر صاحب نے کچھ دیر پہلے ہمیں یہ یقین دہانی کرائی کہ وہ بلوچستان تشریف لا رہے ہیں ۔ جہاں تک واپڈا کے واجبات کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ضرور ان واجبات کی وصولی کے اقدامات کئے جائیں۔ لیکن صورتحال یہ ہے کہ کسی بھی علاقے میں خصوصاً بلوچستان کے جن علاقوں کا میں نے حوالہ دیا ہے وہاں زرعی اراضی ہے اور وہاں پر آبپاشی کا ذریعہ صرف ٹیوب ویل ہیں اور بجلی کے ذریعے وہ مشینیں چلائی جاتی ہیں۔ لیکن مستقل نادہندگان کی جو فہرست ہمارے سامنے ہوتی ہے اس میں چند ایسے افراد ہوتے ہیں جو بااثر بارسوخ ہیں اور جن کے اوپر لاکھوں روپے واپڈا کے واجبات ہوتے ہیں اور ان کی ادائیگی کے لئے وہ کبھی بھی سنجیدہ نہیں ہوتے ۔

جناب چیئرمین صاحب ! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر ایک علاقے میں کچھ نادہندگان رہتے ہوں اور یہ وہ نادہندگان ہیں ، جو ایکسین وہاں پہنچتے ہیں وہ اسے پکڑتے ہیں ، اس کی دعوت کرتے ہیں اسے شکار کے لئے لے جاتے ہیں ، اس کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اس کے بعد اسے اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ان چند نادہندگان کی وجہ سے پورے علاقے کی بجلی منقطع کی جاتی ہے وہاں پر طلباء ہیں ، وہاں پر ہسپتال ہیں ، وہاں پر مریض ہیں ، ٹیچر ہیں یعنی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد رہائش پذیر ہیں لیکن اس ناکردہ گناہ کی پاداش میں ان کی بجلی منقطع کی جاتی ہے اور وہ لوگ جو نادہندگان ہیں وہ ان کے ساتھ بیٹھ

رہتے ہیں اور کچھ عرصے کے بعد دوبارہ بجلی بحال کی جاتی ہے اور ان کے اوپر جو سابقہ واجبات ہیں وہ جوں کے توں رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ہی پچھلی دفعہ بھی یہی صورتحال پیدا ہوئی اور واپڈا حکام کے ساتھ کچھ ہمارے سینیٹرز اور ممبران پارلیمنٹ ' قومی اسمبلی کے ارکان بھی تھے جنہوں نے میٹنگ کی اور یہ طے پایا کہ جو اصل نادہندگان ہیں ان کے کنکشن منقطع کئے جائیں ' ان کے ٹرانسفارمر اتارے جائیں لیکن صورتحال یہ ہے کہ آپ پورے فیڈر کی بجلی بند کردیتے ہیں اور پورا علاقہ تاریکی میں ڈوب جاتا ہے اور جو چھوٹے زمیندار ہیں جنہوں نے اپنے واجبات ادا کردیئے ہیں ' اسی نوے فیصد ان کی بھی بجلی اس لئے منقطع ہوتی ہے کہ وہاں پر اتنے لاکھ روپے جو ہیں وہ اس علاقے پر واجب الادا ہیں ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کے لئے صحیح طریقۂ کار اختیار کیا جائے اور چند افراد کے گناہ کی پاداش میں اس پورے علاقے کی بجلی کو منقطع نہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ' وزیر برائے پانی و بجلی ۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر ۔ جناب چیئرمین! یہ نہایت ہی اہم اور سنگین مسئلہ ہے ' ہمیں بھی اتنی ہی تشویش ہے جیسا کہ سینیٹر صاحب کو ہے ۔ کہ کسی ناکردہ گناہ کی سزا دوسرے کسی کو نہیں ملنی چاہئیے ۔ مجھے پہلے علم نہیں تھا ' چند روز پہلے جب پریزیڈنٹ صاحب سبی گئے تھے تو وہاں سے انہوں نے مجھے فون کیا تھا کہ میرے پاس کچھ ڈیپوٹیشنز آئے ہیں ۔ اس کے باوجود کہ جو واپڈا کارروائی کر رہی ہے وہ حق بجانب ہے لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ کوئی اس کا حل تلاش کیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب اس وقت واپڈا کے واجبات ملک میں تقریباً بارہ ملین ہیں ۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اگر اسی قسم کے حالات رہے تو پھر واپڈا کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی اور آئندہ ہماری ڈویلپمنٹ رک جائے گی اور ہمارا بہت نقصان ہوگا ۔ مقصد ہمارا صرف یہ ہے کہ کسی صورت واجبات بھی ادا ہو جائیں اور لوگوں کو کم سے کم تکلیف ہو خاص طور سے جو کاشتکار صاحبان کا ذکر کیا گیا ہے میں خود بھی اسی کمیونٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک چھوٹے کاشتکار کو اس وقت پانی کی کمی یا کوئی ایسی چیز ہو جائے تو اس کی سارے سال کی روزی ماری جاتی ہے ۔ میں نے چیئرمین واپڈا اور سیکریٹری واٹر اینڈ پاور نے آج بلوچستان جانا تھا اور چیف منسٹر صاحب سے بھی ہماری یہ بات ہوگئی تھی لیکن

چونکہ آج میرے یہاں 25 سوالات تھے اور یہ ایڈجرنمنٹ موشن تھی ۔ اس لئے میں نے اپنے دورے کو ملتوی کیا ۔ میں یقین دلاتا ہوں حافظ صاحب کو اور دوسرے صاحب جو mover ہیں ان کو بھی کہ انشاء اللہ ہم وہاں چند دنوں میں جائیں گے اور آپ کو اطلاع دی جائے گی وہاں آپ سے بیٹھ کر اور چیف منسٹر صاحب کے ساتھ مل کر ہم کوشش کریں گے کہ کوئی ایسا راستہ نکلے جس سے واپڈا کے واجبات بھی ادا ہو جائیں اور وہاں چھوٹے کاشتکار کو یا جو لوگ اس میں ملوث نہیں ہیں ان کو نقصان نہ پہنچے ۔

میرے نوٹس میں بھی لایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے بڑی بڑی رقوم دینی ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا یہ کافی عرصے سے ہے ' یہ آج کی بات نہیں ہے میرے خیں میں اس ملک کی ایڈمنسٹریشن کا یہی حال ہے ۔ میں نے خدا اور خدا کے رسول کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے اور پاکستان کے عوام کے ساتھ اور ہاؤس کے سامنے بھی یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک میں اس منسٹری کا انچارج ہوں اس وقت تک سب سے پہلا ہمارا ہاتھ جو ہے ان لوگوں کے اوپر جائے گا جو سب سے بڑے واجبات ادا کرنے والے ہیں اور جو سب سے بااثر لوگ ہیں ۔ کسی کو spare نہیں کیا جائے گا ۔ لیکن اس کے باوجود یہ میں یقین دلاتا ہوں میں ان کو اطلاع دوں گا کہ جو ابھی کوئی صورتحال ایسی نکلی جس میں ہم اس کا کوئی صحیح حل نکال سکیں تو ہم نکالنے کے لئے تیار ہیں اس کو کوئی مہینے نہیں لگیں گے میرا خیال ہے چند دنوں کے اندر ہم وہاں جا کر اس مسئلے کو حل کریں گے ۔ میری اس یقین دہانی پہ میرا خیال ہے اب وہ مطمئن ہوں گے ۔

جناب چیئرمین ۔حافظ صاحب: اس یقین دہانی کے بعد آپ اس پر زور دیں گے ۔

حافظ حسین احمد ۔ اللہ کرے کہ چیئرمین صاحب! ان کی بات درست ہو ۔ ایک وزیر تھے ہمارے جام یوسف صاحب وہ بیچارے کافی کوشش کرتے رہے ۔ لیکن ان کی شنوائی نہیں ہوئی ۔ہم بھرپور تعاون کریں گے کھر صاحب کے ساتھ ۔ جہاں تک بلوچستان کے کاشتکاروں کا تعلق ہے کاش وہ کھر صاحب جیسے ہوتے تو یقیناً ہمیں اس کی ضرورت درپیش نہ آتی ۔ لیکن صورتحال کچھ اس طرح ہے چیئرمین صاحب کہ بالکل اس علاقے کی بجلی کو منقطع کیا جاتا ہے ۔ ہم کبھی بھی یہ نہیں کہتے نادہندگان ' ہم تو کہتے ہیں سینٹ اور قومی اسمبلی کے جو نادہندگان ہیں جو وزراء ہیں سب کا احتساب ہونا چاہئیے ۔ لیکن یہ انصاف نہیں کہ آپ اس علاقے کے فیڈر سے ہی

بجلی کو بالکل بند کردیں اور جو چھوٹے کا شتکار ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر وہاں کے چیف انجینئر اور یہاں سے جو ٹیم آئی تھی دو سال پہلے ۔ فضل آغا صاحب نہیں ہیں ہم نے بیٹھ کر یہ طے کیاتھا کہ آپ اس طریقے سے قسطیں ادا کریں ۔ جو چھوٹے کاشتکار تھے جنہوں نے اپنی اقساط ادا کردی تھیں ان کی بھی بجلی بند ہے کہ اس علاقے میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن پر لاکھوں کا قرض ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کھر صاحب تشریف لائیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی واپڈا سے محفوظ رکھے اور ہماری دعا ہے کہ وہ اس کارخیر میں کامیاب ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے وہ جائیں گے اور آپ کو بھی بلائیں گے ۔

Mr. Chairman: Not Pressed. The next is adjournmenet motion No. 6, Hafiz Hussain Ahmad Sahib, Alleged overstay of India emigrants in Pakistan.

ii) ALLEGED OVERSTAY OF INDIAN EMIGRANTS IN PAKISTAN

حافظ حسین احمد ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ روزنامہ " انتخاب " کے مطابق اس وقت کم از کم 5 لاکھ بھارتی باشندے غیر قانونی طور پر پاکستان میں قیام پذیر ہیں ۔ بھارت سے وزٹ ویزے پر پاکستان آنے والے بیس فیصد افراد واپس نہیں جاتے ۔ جبکہ وزارت داخلہ غیر ملکیوں کو پاکستان سے نکالنے کے منصوبے پر عملدرآمد میں ناکام ہو گئی ہے ۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان بھارتی باشندوں کی اکثریت نے پاکستان کا شناختی کارڈ ، پاسپورٹ حتیٰ کہ ڈومیسائل بھی حاصل کرلیا ہے ۔ وزارت داخلہ کی ایک رپورٹ کے مطابق کم از کم ۱۲ لاکھ سے زائد غیر ملکی غیر قانونی طور پر پاکستان میں مقیم ہیں ۔ جبکہ ان لاکھوں کی آڑ میں " را" اپنے ایجنٹ نہ صرف پاکستان میں داخل کر رہا ہے ۔ بلکہ وہ پاکستان میں مستقل آباد ہوگئے ہیں ۔ مزید یہ کہ بعض حساس محکموں میں ان کے ملازمت حاصل کرلینے کی اطلاعات بھی ملی ہیں ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar : Opposed.

Mr. Chairman: It is being opposed.

جی فرمائیے حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔جناب چیئرمین ! میں صرف یہی کہہ رہا ہوں کہ پورا پاکستان پناہ گزین کیمپ بن چکا ہے اور جہاں تک بھارت سے آنے والے افراد کا تعلق ہے تو ان پر کوئی قدغن نہیں ہے ۔ جو بھی آتے ہیں خصوصاً کراچی اور پاکستان کے دیگر صوبوں میں وہ آکر قیام پذیر ہوتے ہیں ۔ اور باقاعدہ بڑی سہولت کے ساتھ انہیں وزارت داخلہ شناختی کارڈ، ریٹس کا تو مجھے علم نہیں ہے ، ریٹس مقرر ہیں ۔ ان کے مطابق انہیں دیا جاتا ہے ۔ حالانکہ وزیر داخلہ صاحب کا خود ایک بیان آیا تھا کہ لاڑکانہ میں بھی "را" کے ایجنٹ آگئے ہیں ۔ تو یقیناً ظاہر ہے کہ وزیر داخلہ کو زیادہ علم ہوگا کہ کون کہاں سے ، کس طریقے سے پہنچا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ۔ اس پر باقاعدہ طور پر حکومت کو ایک واضح پالیسی طے کرنی چاہئیے کہ یہ جو میں نے وزارت داخلہ کی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے اس وقت بارہ لاکھ سے زائد افراد ایسے ہیں جو غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں ، ویزے کے ساتھ اور واپس نہیں گئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اس ایوان میں بحث کرنی چاہئیے ۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I have always admitted this we have never closed our eyes to realities but this is a cumulative effect over the years. It has not happened in the last three months or last six months but it is a totally cumulative effect with the result that we are cognizant of this and I have given figures previously also to the National Assembly that as many as one lac and sixty fourth people who came in on even visas, doubtful visas, they did not go back. This was because in the past about 30 to 40 visas were isssued per day from our High Commission in India. But subsequently when Gen. Zia-ul-Haq went on his crickt diplomacy, he opened the flood-gates and he directed that any number of visas would be issued. These numbers then

went up about 800 to 1000 per day. The other thing that he did, was that he did away with the pre-verification. Now, with the 30-40 the police could handle and deal with the pre-verification but once the numbers went up to 800 to 1000 per day the police just could not handle that with the result that a lot of these people came in on doubtful visas and they remained behind.

In addition to this, we have also found that about 60% of the people who formally applied even when the pre-verification was carried out, they were false. Undoubt !ly, this is a big problem but largely it also stems from our own doing in the sense that honourable Members of the National Assembly and the honourable Members of the Senate all come up to us and ask us for grant of visas as special cases, grant of nationality as special cases and he has remarked in the end, " this has become a camp for the international society" today we have bangla deshis, we have Burmese , I mean you name any country ; Yesterday an individual came to me and he said , give me nationality, give this individual one year's extension in visa . I said what claim does he have here? He said none but he has become a Muslim and he has married here, so give him visa. I said , alright. Give me in writing that this man will not then seek nationality over here. He said but that is the very purpose of extension of this visa. So, I refused them . So, we are taking measures. We have limited the number of emigransts now from India , only 40 to 50 visas per day are being cleared. So, we have reduced the numbers bringing back the measure of pre-verification and all other measures are being taken but, undoubtedly it will take time.

As far as the issue of passports and identity cards is concerned, I think it a social evil like that of corruption. I will not defend my department that there is no corruption there; that they are not taking money or illegal gratification for

issuance of identity cards. That would not be facing reality, but whenever a report comes up, we have taken action. In these last three or four months, we have also removed from service certain people but again the *sifarish*, comes up and says that he is a poor man, please look into the case against so and soforth but if this *sifarish* stops from the honourable Members of the National Assembly and the Senate, I think we could progress fairly far and overcome this problem.

As regards evicting them, I think, we are also going to make lists with the assistance of the Intelligence Agencies so that we could send them back to their respective countries. As far as the RAW agents are concerned, undoutedly I would not close my eyes to it. They are there, they are a reality and they are in existence. But wherever we can find them, since they do not come and register themselves with us, we try to apprehend them and then they are meted out sentences. But being a sensitive subject it is not published in the newspapers the numbers that we apprehend and the number that we senstence. There are quite a large number of them in our jails. I think this satisfies the honourable Member.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جنرل صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ مسئلہ کافی عرصے سے چلا آرہا ہے۔ کوئی ایسا نہیں ہے کہ یکدم رونما ہوا ہو اور حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ اس کا انسداد کیا جائے۔

حافظ حسین احمد۔جناب پاکستان میں کون سا مسئلہ آج پیدا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔نہیں ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے تو فوری طور پر پیدا ہونا چاہئیے۔

حافظ حسین احمد۔میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک ویزوں کا تعلق ہے شاید وزیر داخلہ صاحب کو یہ علم نہ ہو کہ ویزے دینے کا جو عمل ہے یا جو اختیار ہے وہ بھی ہائی کمیشن

کو نہیں بلکہ ان کی وزارت داخلہ سے متعلق ہے ۔ اگر پاکستانی ہائی کمیشن وہاں سے ویزے دے دیتا ہے تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے ۔ اس پر کنٹرول کرنا ہے تو کیا وزارت داخلہ خود نہیں کرسکتی ۔ حکومت پاکستان انہیں ویزے نہ دے ۔ جو ویزے لے کر یہاں پر آتے ہیں اور اس کے بعد وہاں پر چلے جاتے ہیں تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے ۔

جناب چیئرمین۔نہیں وہ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مسئلہ ہے اور حکومت کوشش کررہی ہے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔اس کا جواب میں تفصیل سے دے دیتا ہوں جی ۔ اس میں یہ ہے کہ جب ویزے آٹھ سو ہزار دن کے ہوتے تھے اس وقت کنٹرول کسی کا نہیں تھا ۔ نہ ہی انٹیریئر منسٹری کا تھا نہ پولیس کا تھا ۔ اب جب یہ حکومت آئی ہے تو ہم نے اس کو reduce کرکے 40 کر دیا ہے ۔ اور ساتھ یہ بھی کردیا ہے کہ وہ پہلے pre-verify کریں گے ۔ تو ویزہ ایشو ہوگا ۔ اب ہمارے پاس The reports are coming to us from the honourable members کہ delay بڑی ہو رہی ہے ۔ لوگ گلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی مہینہ گزر گیا ہے ۔

But either we can act with responsibility or we can listen to all these.... the other problems emanating from our policy. But undoubtedly, we are responsible , we have realised our responsibility. We have curbed the numbers and we intend not to issue any visa without pre-verification.

جناب چیئرمین۔تو اس یقین دہانی کے بعد آپ اس پر زور دیں گے ۔

حافظ حسین احمد۔جی کیا زور دیں ۔ وہ ہمارے محترم ہیں ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی ۔ طارق چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری۔جناب چیئرمین !آپ کی وساطت سے آج اتفاق ہے کہ پرائم منسٹر صاحبہ یہاں تشریف رکھتی ہیں کل کے پریس میں ایک بہت بڑی خبر چھپی ہے محترمہ کے حوالے سے کہ سکھوں کے مسئلے میں ہم نے راجیو کی مدد کی تھی ۔ چونکہ ہماری پارٹی بھی اس وقت پیپلز پارٹی کی اتحادی ہے اور اس نسبت سے ہمیں embarassment ہو رہی ہے ۔

محترمہ یہاں ہیں۔ میرے خیال میں اس معاملے میں وہ صورتحال کی یہاں وضاحت کریں گی۔

Mr. Chairman: I don't think I can ask her ...

پروفیسر خورشید احمد۔ میں نے بھی رول 236 کے تحت ایک موشن آپ کو بھیجی ہوئی ہے۔ میری جو آج ایڈجرنمنٹ موشن لگنے والی ہے اس کی بجائے مجھے موقع دیا جائے کہ میں اس مسئلے کے اوپر ایڈجرنمنٹ موشن پیش کروں اور چونکہ محترمہ وزیر اعظم صاحبہ یہاں موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک موقع ہے جس میں کہ ہمیں اس موضوع پر بات بھی کرنی چاہیے اور انہیں بھی موقع دینا چاہئیے کہ وہ بات کرسکیں۔

Mr. Chairman: It is up to the Prime Minister

کہ وہ کچھ کہنا چاہیں۔ لیکن I don't think that we can oblige her to make a statement.

پروفیسر خورشید احمد۔ مسئلہ تو سامنے آ گیا ہے۔ اس کے بعد پھر وہ اس کی وضاحت کر دیں تاکہ جو سوال پوری قوم کے سامنے پیدا ہوا ہے اس کو بروقت پیش کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن جب وہ موشن پیش ہو گی تو پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ موشن تو آپ کی ٹیبل پر ہونی چاہئیے۔ اس لئے کہ میں اس کو بھیج چکا ہوں۔

Mr. Chairman: let us go through with the normal business we will take it up when it comes. Yes Mr. Raza Rabbani

Mian Raza Rabbani.: Sir, when Mr. Ishtiaq Azhar was making his statement I wanted to bring it to your kind notice at that time that a point of order could not be used for airing a political opinion or political view. Similarly even at this time the point of order that has been raised does not come within the ambit of Rule 216.

Mr. Chairman: I agree with you

Mian Raza Rabbani: Sir thte second point that I would like to raise is that there is an excessive abuse of Rule 236. Everyday atleast twice or thrice it is moved by the Opposition that there should be a suspendion of rules . I would li'e to draw your attention to Rule 236.

Mr. Chairmian: For the present we are not at it when that will come we will take it up. Now, we are ging through the adjournment motions . Next is Prof. Khurshid Ahmad, NO. 10 Iregular promotion of an officer in the National Bank of Pakistan.

پروفیسر خورشید احمد۔ جی اسی موقع پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ میں یہ ریگولر موشن جو میرے sequence پر آ رہی ہے مجھے اجازت دی جائے کہ 236 کے تحت move کروں۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے پہلے آپ ایڈجرنمنٹ موشن move کریں یہ تو آپ نے بات raise کر دی ہے It is upto the Prime Minister she has heard it , It is up to her whether she wants to responed or not . لیکن پہلے آپ ایڈجرنمنٹ موشن تو ختم کریں۔ نمبر ۱۰۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں اپنی بات پوری طرح واضح نہیں کر سکا۔ اس سے پہلے بھی یہ صورت ہوئی ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن کے موقع کے اوپر اگر mover نے محسوس کیا ہے کہ اس کی کوئی دوسری ایڈجرنمنٹ موشن اس کی نگاہ میں زیادہ اہم ہے اور خصوصاً اس بنا پر آج آپ ہاؤس ایڈجرن کر رہے ہیں۔ ۲۲ تاریخ تک کے لئے ہمیں یہ موقع پھر نہیں ملے گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ میں اپنی یہ ریگولر موشن اس وقت move کروں میں اس کی بجائے دوسری موشن move کرتا ہوں جو زیادہ اہم ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں جو routine میں ہے وہ آپ کر لیں پھر اس کو دیکھیں گے نمبر ۱۰۔

قاضی حسین احمد ۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین ۔جی جناب قاضی صاحب ۔

قاضی حسین احمد ۔جناب چیئرمین ایہ ایڈجرنمنٹ موشن ہوتی ہے کہ جو فوری اہمیت کا مسئلہ ہو اور جس کی طرف پوری قوم متوجہ ہو اور جس پر حکومت کو بھی اپنا ری ایکشن دینے کی ضرورت اور اپوزیشن بھی اس کے بارے میں concerned ہو ۔ وہ ہاؤس میں reflect ہو پرائم منسٹر صاحبہ یہاں تشریف فرما ہیں ۔ بی بی کی طرف منسوب بیان ہے انٹرویو کے حوالے سے کہ ہم نے راجیو گاندھی کی مدد کی ہے مشرقی پنجاب میں ۔ اور اس موضوع پر پروفیسر خورشید احمد نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن بھی پیش کی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ حکومت کے خود اپنے مفاد میں ہے ہمارے مفاد میں ہے ہاؤس کے مفاد میں ہے کہ اس مسئلے پر پرائم منسٹر یہاں سٹیٹمنٹ دیں اور اس کی وضاحت کریں پوری قوم اس پر اس وقت مضطرب ہے ۔

جناب چیئرمین ۔یہ دیکھیں ابھی آج آپ کی طرف سے ملی ہے اس کو ابھی نہ پراسیس کیا ہے نہ دیکھا ہے چیمبر میں بھی نہیں دیکھا تو بہرحال آپ نے مسئلہ raise کر دیا ہے وزیر اعظم صاحبہ بیٹھی ہیں انہوں نے بھی سن لیا ہے ۔ لیڈر آف دی ہاؤس نے بھی سن لیا ہے اب ۔ It is up to them how they want to respond to it.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I must bring on record that while this so-called statement is being condemened and criticised the today's newspapers have published a categorical clarification on behalf of the Government of Pakistan that the statement being attributed to the Prime Minister as such in those words was never made. It is not a correct situation. The clarification on behalf of the Government is already in the newspapers on record. There is no point of concern with regard to any kind of imaninery help from oursides. There is no question of any, even imaginery help to the Indian Government, which was never extended. That was never made. So, the anxiety and concern of honourable Member is not well fouonded and supported by the

actual facts. There is no truth in that allegation. Thank you.

جناب چیئرمین۔انہوں نے وضاحت بھی کردی ہے۔

Prof. Khurshid Ahmad: The Prime Minister is very much here. She can explain the position her self.

Mr. Chairman: They are saying

پروفیسر خورشید احمد۔جو clarification آج کے اخبارات میں آئی ہے وہ کوئی clerification نہیں ہے اس میں کوئی catgorical denial نہیں ہے۔ اس بات کا کہ ایسی کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دی گئی۔ اور بی بی سی کی مانیٹرنگ رپورٹ ڈیلی آتی ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے وہ آواز بھی محفوظ ہوگی ایسا نہیں ہے کہ آواز محفوظ نہ ہو تو اس مسئلے سے فارن آفس کی جانب سے ایک جنرل سٹیٹمنٹ دینا وہ پوزیشن کو clarify نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے As I said that the Prime Minister has listend to your point of view انہوں نے بھی بیان کردیا اب آپ نمبر۱ پر آجائیں۔

جناب یوسف شاہین۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے یوسف صاحب۔

جناب یوسف شاہین۔جناب میرا بہت ہی ایمرجنسی کا پرابلم ہے میں صبح بھی بتا چکا ہوں آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ سکھر سے کراچی تک انڈس میں پانی نہیں ہے پورا خالی پڑا ہوا ہے۔ اور لاکھوں ایکڑ زمین جس میں گنا ہے گندم ہے یہ سب سوکھ رہی ہیں۔ ۷ دن سے وہاں اخبارات خبریں دے رہی ہیں۔

جناب چیئرمین۔اس پہ کہتے ہیں میرے آنے سے پہلے discussion ہو چکی ہے اور جواب بھی دیا جا چکا ہے۔

جناب یوسف شاہین۔بہت اہم مسئلہ ہے اس پر نقصانات ہو جائیں گے پھر جا کر سیٹلمنٹ ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے اس میں آپ کو یہ کرنا چاہئیے کہ جو کمیٹی ہے اس سے متعلقہ اس میں اس ایشو کو لے آئیں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے۔ ڈسکشن تو ہو چکی ہے آپ نے وزیر کی توجہ بھی اس طرف دلا دی ہے۔ انہوں نے اس پر کچھ بیان ابھی دیا ہے اور اگر مزید آپ اس پر کچھ چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے جو متعلقہ کمیٹی ہے اس میں لے جائیں تو مناسب ہو گا۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب نمبر۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جی جناب چیئرمین! میں آپ کا حکم مانتا ہوں لیکن اس protest کے ساتھ کہ رول ۲۳۶ کے تحت جس قسم کے نوٹس کی ضرورت ہے وہ میں دے چکا ہوں۔ وہ قواعد کے تقاضے بھی پورے کرتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن ابھی تک میں نے تو دیکھا بھی نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر آپ کے سامنے نہیں آیا تو یہ سٹاف کی غلطی ہے۔ آپ کو میں نے تو وقت پر دے دیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، اس کو میں نے ابھی process بھی نہیں کیا۔ ابھی دفتر میں بھی نہیں دیکھا گیا کہ admissible بھی ہے یا نہیں۔ تو آپ نے اس پر کافی حد تک بات کر لی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بہرحال قواعد کا ہم نے پورا احترام کیا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ایسے اہم موضوعات کو، میرا خیال یہ ہے کہ سینیٹ میں اگر بروقت ان کا نوٹس نہ لیا جائے تو پھر ہم اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ بہرحال میں اپنی یہ موشن پڑھتا ہوں۔

iii) RE: ALLEGED PROMOTION OF A CORRUPT OFFICER OF NATIONAL BANK

Prof. Khurshid Ahmad: It has been reported in the daily "Jasarat" Karachi of date, i.e. 15th February 1994, that an officer of the National Bank of Pakistan, who was held guilty for receiving bribe and his corruption

was also taken note of by the Wafaqi Mohtasib, has been promoted to a senior position , given a Service Award and 3 years seniority on the intervention of Prime Minister's Officer . This involves total disregard of Rules of Business and also political intervention in Bank matte, . It is not a question of one individual ; the issue relates to the very future of Administration and Banking in Pakistan and as such constitues a matter of urgent national importance . I, therefore, seek the leave of the House to suspend the normal businesss of the House and discuss this matter .

Mr. Chairman: Is it being opposed? Who will respond from the Government side?

Syed Iqbal Haider: Opposed , Sir.

Mr. Chairman : It is opposed .

پروفیسر خورشید احمد مختصراً بیان فرما دیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین ! میری یہ جو موشن ہے یہ اخباری اطلاعات کے اوپر مبنی ہے جن کی کوئی تردید حکومت کی طرف سے نہیں ہوئی ۔ میں نے اس کو کسی ایک کیس کی حیثیت سے پیش نہیں کیا ہے ۔ اس لئے کہ میرا مقصد اصولی پیز کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت میں ' بینکوں میں ' کارپوریشنز میں تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر ' proper procedure follow کرتے ہوئے اور رولز کے مطابق ہونی چاہئیں ۔ ان میںجو deviation بھی ہوگا وہ اس ملک کے انتظامی نظام کو تباہ کرے گا اور اس سے پہلے یہ ضمانت ہمیں دی گئی تھی جب میں نے ایک اور ایڈجرنمنٹ موشن میں مرکز میں ریٹائرمنٹس کے مسئلے پر نکتہ اٹھایا تھا کہ کوئی تقرری ' کوئی پروموشن رولز سے ہٹ کر کے نہیں کیا جائے گا ۔ ماضی میں یہ تمام چیزیں مختلف حکومتیں کرتی رہی ہیں لیکن اس حکومت کی پالیسی یہ ہمیں بتائی گئی تھی کہ وہ قواعد اور ضوابط کا پورا پورا لحاظ کرے گی ۔ ایک اور کیس ہمارے سامنے آتا ہے کرپشن کا کہ جس میں وفاقی محتسب کا فیصلہ بھی موجود ہے جس کے نتیجے کے طور پر ایک شخص کو ہٹایا گیا

لیکن اب کسی پراپر انکوائری یا نارمل پروسیجر کو اختیار کئے بغیر تین سال کی سنیارٹی دی جاتی ہے ، اس کو ایوارڈ دیا جاتا ہے ، اور reinstate کرایا جاتا ہے

یہ تمام چیزیں ہیں جن سے بینکنگ کا نظام تباہ ہوا ہے ، جس سے انتظامیہ خراب ہوئی ہے ، جس کے نتیجے کے طور پر سیاسی دخل اندازیاں ان تمام معاملات کے اندر واقع ہوئی ہیں اور میں اس کیس کو صرف ایک اصولی حیثیت سے سینٹ کے سامنے لایا ہوں اور مقصد میرا یہ ہے کہ اس بنیاد پر سینٹ میں کھل کرکے بحث ہو سکے کہ ایسے دوسرے حقائق بھی سامنے آ سکیں اور اس سے اصل مقصد میرا یہ ہے کہ ملک میں کوئی قانون ، کوئی ضابطہ ، کوئی نظام ہو ، ملک کا صدر، ملک کی وزیر اعظم ، ملک کے سپیکرز ، [illegible] گورنر سب ایک قانون کے [illegible] ہیں۔ قانون کے پابند ہوں کسی کو یہاں صوابدیدی اختیارات حاصل نہیں ہونے چاہئیں جن کی بنیاد پر وہ ایڈمنسٹریشن یا بینکنگ یا کسی بھی ادارے کے اندر اپنی مرضی کی تقرری کروائے اور خاص طور پر وہ کیسز کہ جن میں جوڈیشل فیصلے موجود ہوں ان کو نظرانداز کرکے over ride کیا جائے۔ یہ چیز ملک کے نظام کو تباہ کرنے والی ہے ۔ اس [illegible] جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو زیرغور لایا جائے ۔ اس میں جہاں تک ایڈجرنمنٹ موشن کی ضروریات کا تعلق ہے وہ ساری موجود ہیں۔ اس کا تعلق ایک ایسے واقعہ سے ہے جو حال ہی میں ہوا ہے ۔ اس کا تعلق ایک ایسے واقعہ سے ہے جس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے ، اس کا تعلق ایک ایسے معاملے سے ہے جو قومی اہمیت کا حامل ہے اور جس میں غلط روایات اور غلط دروازے کھلنا جو ہیں وہ ملک کے انتظامی نظام کو تباہ کرے گا ۔ اس کا تعلق بینکنگ سیکٹر سے بھی ہے جو بڑا اہم سیکٹر ہے اور جس میں اس وقت عالم یہ ہے کہ اسی قسم کی بے قاعدگیوں کی بنا پر کل بینکنگ لونز کا تقریباً ۲۸ فیصد ڈیفالٹ ہے ۔ اس سے پورے ملک کے بینکنگ سسٹم کو بینکرپسی کے دھانے پر کھڑا کیا ہے۔ تو یہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے فوری مسئلہ ہے میرے علم کی حد تک اس پر نیشنل اسمبلی میں بھی کوئی بحث نہیں ہوئی ہے ۔ اس لئے آپ تحریک التواء کی جو ضروریات ہیں ان میں سے ہر ایک کو آپ پائیں گے کہ وہ پوری اترتی ہیں۔ اس بنا پر میری یہ تجویز ہے کہ اس کو قبول کیا جائے اور اس پر ایوان میں کل دو گھنٹے کی بحث ہو ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔جی لاءمنسٹر صاحب ۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے صرف اتنا کہوں گا کہ چونکہ متعلقہ وزیر خزانہ ----

پروفیسر خورشید احمد - ایوانتث نہیں ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر - اتفاق طور پر یہاں نہیں ہیں - سنیٹ منسٹر مخدوم شہاب الدین آج یہاں نہیں ہیں اگر اس کو ڈیفر کر دیا جائے تو میں مشکور ہوں گا۔

جناب چیئرمین - تو اس کو ڈیفر کیا جاتا ہے - آج کا وقت تحریک التواء کا پورا ہو گیا ہے۔

FURTHER DISCUSSION ON THE MOTION REGARDING POLITICAL

CRISES IN NWFP

Mr. Chairman: We now go on the next item on the agenda which is item No. 3 Further discussion on the motion moved by Prof. Khurshid Ahmad.

اس میں اس دن میرا خیال ہے کہ ملک قاسم صاحب نے تقریر کر لی تھی اور ّن کرنا چاہ رہے تھے - جام صاحب آپ رہ گئے ہیں اور ڈاکٹر ریحان صاحب آپ رہ گئے ہیں - افضل خان بھی بولنا چاہیں گے -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - میں بھی بولنا چاہوں گا -

جناب چیئرمین - آپ بھی بولنا چاہیں گے - اتنے کیا کرنے ہیں - آپ کا ابھی رہتا ہے وہ لسٹ کدھر ہے ؟ اس کو وائنڈ اپ کون کرے گا ؟

سید اقبال حیدر - وائنڈ اپ ہم کریں گے -

جناب چیئرمین - یعنی آپ لا منسٹر ---- ٹھیک ہے تو ڈاکٹر ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان - بسم اللہ الرحمن الرحیم - چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ - میں اپنے سینٹ کے معزز اراکین کے ساتھ مل کر جناب خورشید احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلہ جس نے آج قوم کو بے حد تشویش اور فکرمندی میں ڈالا ہوا ہے اور ملک میں محاذ آرائی اور کشیدگی کی فضا پیدا ہو چکی ہے اس پر انہوں نے اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی

اور اس پر ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع مل گیا ۔ جناب والا! اس حکومت کے ' اس غلط اقدام نے آج ملک کو تباہی اور بربادی کے کنارے لا کھڑا کر دیا ہے ۔ اور جس کی اس ہاؤس کی اکثریت نے جس طرح مذمت کی ہے میں اس میں نہیں جاؤں گا ۔ ہاؤس کا وقت صرف نہیں کروں گا ۔ میں ان ساتھیوں کے خیالات کے ساتھ متفق ہو کر اس مذمت میں شامل ہوتا ہوں ۔ جناب میں صرف اس طرف آؤں گا کہ کل ایک دو صاحبان نے چند باتیں اٹھائی ہیں کہ نہیں یہ تو قانونی حق ہے' یہ تو جمہوری حق ہے یہ تو سیاست میں ہوتا رہتا ہے یہ عدم اعتماد تو پیش کئے جاتے ہیں۔ کیا صرف آئین میں یہی بتایا گیا ہے کہ آپ عدم اعتماد پیش کریں ۔ حکومتوں کو غیر مستحکم کریں ۔ حکومتوں کو توڑ دیں ۔ یا اس کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی ہیں۔

جناب والا! ایک فیڈریشن میں کیا مرکزی حکومت کا یہ فرض نہیں بنتا ہے کہ ایک صوبہ جہاں پر ایک حکومت جمہوری طریقے سے برسراقتدار آئی ہو اگر اس کے پاس کچھ مشکلات ہوں اسے کچھ رکاوٹیں درپیش ہوں اس کے راستے میں اگر کچھ اور ' اس کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا یہ اس کا اخلاقی ' جمہوری فرض نہیں بنتا کہ اس کی مدد کرے اور بجائے اس کے کہ اس کو ختم کرے۔ جناب والا! یہ کہنا کہ صابر شاہ کی حکومت میں بدعنوانیاں ہیں اور وہ امن و امان قائم نہیں کرسکتی ۔ اور وہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ حکومت چلائے ۔ جناب والا! اس سلسلے میں میں مرکزی حکومت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کو ۱۱۰ دن یا ۱۲۰ دن ہوئے ہیں اس دوران میں آپ نے کیا کچھ ملک کو دیا ہے ۔ کیاآپ نے اس ملک کو صحت پالیسی دی' تعلیمی پالیسی دی ' آپ نے کمر توڑ مہنگائی پر قابو پانے کے لئے کون سے اقدامات کئے ہیں ؛ بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ؛ کیا آپ کے پاس صرف یہی بات رہ گئی ہے کہ جو حکومتیں آپ کی رائے پر نہ چلتی ہوں جوآپ کی مخالف ہوں اس کو آپ ختم کریں اور اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کریں ؛ کیا یہی آپ کی گھٹی اور خمیر میں شامل ہے کہ صرف اپنی ذات کی حکومت جو ہے اس کو قائم کریں؛ اگر آپ کا کوئی مخالف ہے تو اس کو ختم کریں ؛

جناب والا! جو پارٹی اس غلط اقدام کے پیچھے ہے اس کے ماضی میں ' میں نہیں جاؤں گا ' میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ وہی پارٹی ہے کہ جس نے اس ملک کو دولخت کرکے اس ملک کا جھٹکا کر دیا تھا ۔ اس کے بعد باقی ماندہ پاکستان کے کچھ صوبوں میں جہاں پر باشعور اور سیاسی ذہن رکھنے والے کچھ لوگ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں کامیاب ہوئے تھے ۔ انہوں نے اس ملک کو ' باقی ماندہ

پاکستان کو بچانے کی خاطر اسے محفوظ رکھنے کی خاطر تعاون کیا لیکن ان کو بہت جلد چھٹی دے دی گئی اور اس کے بعد بلوچستان میں جو فوج کشی کی گئی صوبہ سرحد کی حکومت کو ختم کر کے وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ جو انسانیت سوز ' اخلاق سوز حرکتیں کی گئیں ہیں وہ اگر آج بیان کی جائیں تو میرے خیال میں اس سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جائے گا۔

جناب والا! یہ جس کو کہتے ہیں کہ "تحریک عدم اعتماد" یہ صرف چند دنوں کی بات نہیں ہے۔ جناب والا! جب سے یہ مرکزی حکومت اقتدار میں آئی ہے ' اسی دن سے اس صوبائی حکومت کو جو اس کی مخالف حکومت تھی ' گرانے کے لئے اقدامات شروع کئے گئے تھے۔

جناب والا! دنیا کے کون سے آئین میں یا دنیا کے کون سے سیاسی نظام میں یہ بات موجود ہے کہ ایک صوبہ کے اپوزیشن لیڈر کا وزیر اعظم کے سیکرٹریٹ میں دفتر بنایا جائے۔ اس کو پوری سہولتیں دی جائیں۔ اس کو عملہ دیا جائے۔ اس کو گاڑیاں مہیا کی جائیں۔ اس کے disposal پر resources رکھے جائیں۔ اور وہ مہینے میں ۲۶ دن تو یہاں پر مرکزی دارالخلافہ میں رہے اور صرف چار دن اپنے صوبے میں ' چاہیے تو یہ کہ جب وہ اپوزیشن لیڈر ہے تو اپنے صوبہ میں رہے۔ لیکن نہیں ' یہ کام اس کو سونپا گیا تھا اور اس نے باقاعدہ ایک سازشی طریقے سے اس کے لئے کافی عرصہ سے منصوبہ بندی کی۔ اب آپ جناب چیئرمین صاحب ملاحظہ کریں --- اگر کوئی ایسی بات تھی تو یہ تحریک وہ پچھلے دنوں میں کیوں پیش نہیں کرنا چاہتے تھے --- کیونکہ فلور کراسنگ کا آرڈیننس موجود تھا۔ اس وقت نہیں پیش کی گئی۔ اس میں ان کی بدنیتی ' ان کا سازشی ذہن صاف نظر آرہا ہے جونہی وہ expire ہوگیا انہوں نے وہ تحریک' ہارس ٹریڈنگ کر کے ' kidnapping کرنے اور دوسرے غلط طریقوں سے پیش کی اور اس کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کردیا اور ان کو اسلام آباد سے ٹی وی پر لانے۔ جو کہ ایک قومی ادارہ ہے جس پر ایک پارٹی کا حق نہیں ' وہاں پر اس کو بھرپور استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس میں لوگوں کو اغواء بہکا کر کے -- کہ یہ جی فلاں نے استعفیٰ دیا۔ فلاں ادھر آگیا۔ فلاں ادھر گیا۔ جناب یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ صرف اس لئے کہ وہاں پر جو مخالف حکومت ہے اس کو ختم کیا جائے۔ جناب والا! اس کے بعد ان ممبران کو جن پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ مل گئے ہیں ' ان کے بچے ' ان کے خاندان ' ان کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں ' یہ ان کو اسی طرح چھپا رہے ہیں جس طرح بلی اپنے بچوں کو منہ میں لے کر کبھی ایک طرف لے جاکر چھپاتی ہے اور کبھی دوسری

طرف ۔ اصولی طریقہ ' سیاسی طریقہ جمہوری طریقہ آئینی طریقہ تو یہ ہوتا ہے کہ وہاں پر اپنے صوبے میں رہ کر یہ کام کریں ۔ تاکہ وہاں ان کے جو ووٹرز ہیں ' ان کا بھی ان سے رابطہ ہو کیونکہ اگر ان کا ایک ممبر اپنی وفاداری بدلتا ہے ' کسی وجہ سے بھی ' تو ووٹروں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس سے رابطہ قائم کریں اور یا تو وہ ان سے استعفیٰ لیں کہ بھائی ہم نے آپ کو ووٹ اس لئے نہیں دیئے تھے کہ آپ کہیں جاکر بک جائیں ۔ کیونکہ جن لوگوں نے اس کو ووٹ دیئے ہوتے ہیں انہوں نے کسی اصول کے مطابق دیئے ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس سے انکار نہیں ہے کہ یہ قانونی ' یا آئینی حق ہے کہ عدم اعتماد کسی حکومت کے خلاف پیش ہو سکتی ہے ۔ لیکن جناب کھیل یا ایک گیم کے دوران آپ فیئر طریقے پر چلیں فاؤل نہ کریں کیونکہ فاؤل کرنے والی ٹیم ابھی اکثر بلیک لسٹ ہو جاتی ہے اور اس کے جو کھلاڑی ہوتے ہیں وہ بھی سزا کے مرتکب ہو جاتے ہیں ۔

جناب والا! یہ جو کچھ ہو رہا ہے موجودہ وقت میں آپ اندازہ کریں وفاقی حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے بڑے معصومانہ انداز میں ان باتوں کی تردید کی جاتی ہے کہ کوئی kidnapping نہیں ہو رہی ہے نہ کوئی ہارس ٹریڈنگ ہو رہی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سرکاری ریسٹ ہاؤسسز یا سرکاری وسائل حکومتی وسائل جن پر پوری قوم کا حق ہے ان کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا! ٹی وی کے خبرنامے کا ابھی تک ۲۰ منٹ کا وقفہ ہوتا تھا ابھی اسے بڑھا کر 50 منٹ کر دیا گیا ہے اور آپ نے خود بھی ملاحظہ کیا ہوگا اس میں 3/4 وقت وہ صرف سرحد کی حکومت کے خلاف استعمال ہوتا رہتا ہے اور ایسے بدگمانیاں پیدا کی جاتی ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ بدنیتی اور سازش پر مرکزی حکومت اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے ۔ لیکن میں بھی اس ایوان کے فلور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اس کا رد عمل جو ہے صوبہ سرحد کے عوام میں بڑا شدید پایا جاتا ہے اور لوگ بڑے فکرمند ہیں وہ اس چیز کو برداشت نہیں کرسکتے ایک صاحب نے کہا تھا کہ نہیں صوبہ سرحد کے لوگ تو بڑے امن پسند ہیں وہ ایسا نہیں کریں گے ۔ ایسا نہیں کریں گے میں ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ جب کوئی آپ کو اشتعال دلائے جناب آپ دیکھ لیں امن و امان کا مسئلہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہوتا ہے صوبائی چیف منسٹر نے امن و امان قائم رکھنا ہوتا ہے یہاں صوبہ سرحد کا گورنر تقریباً جب سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے شاید چند گھنٹوں کے لئے اسلام آباد سے باہر ہو روزانہ پرائم منسٹر ہاؤس میں بیٹھا رہتا ہے پتہ نہیں کس چیز کے منصوبے کرتے رہتے ہیں اور ساتھ یہ کہنا کہ اس دن وہ پیرا ملٹری فورسز

بلوائیں گے یہ اشتعال انگیزیاں ہیں ۔ جناب والا ! اس طرح نہیں ہونا چاہئیے۔ یہ صحیح ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ پختون امن پسند ہیں ان کے پاس ہتھیار موجود ہوتے ہیں اور اس کی نوبت بڑی کم ہی آتی ہے کہ وہ اس کو نکال کر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن میں اس صاحب کی خدمت میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ڈیورنڈ لائن کے پار کیا وہ پختون نہیں ہیں کیا وہ جو آج کل لڑ رہے ہیں جو خون بہا رہے ہیں۔ اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات کا بڑا خیال رکھنا چاہئیے خدانخواستہ کوئی حالت ایسی بن گئی تو پھر اس کو کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

جناب چیئرمین۔اب وائنڈ اپ کرلیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب والا! میں یہ عرض کروں گا ایک اصاحب نے یہ کہا اتھا کہ ماضی میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے ہارس ٹریڈنگ ہوتی رہی ہے اور لوگوں کو خریدا جاتا رہا ہے لوگ اغواء ہوتے جا رہے ہیں ان کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ Can two wrongs make one right? مجھے تو نہیں معلوم کس نے کیا ہے اور کس نے کیا ہوا ہے لیکن ایسی باتیں ہوئی ہیں تو ہم آج بھی اس کی مذمت کرتے ہیں کہ ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں ۔

جناب والا! موجودہ حکومت جو پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اس کو اس ملک اور قوم کی خاطر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مزید اس قسم کی کشیدگی کو پیدا نہ کرے اس کو پروموٹ نہ کرے اور یہ عدم اعتماد کے نام پر جو انہوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اس کو واپس لے ورنہ ایک پہلے بدنامی کا دھبہ جو ان کے ماتھے پر لگا ہوا ہے کہ انہوں نے ملک کو توڑا ہے میں سمجھتا ہوں کہ خدا سے زاری کریں اس کی معافی مانگ لیں۔ مزید اس قسم کی بدنامی اپنے سر پر نہ لیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں ملک کے صدر جناب سردار فاروق خان لغاری صاحب کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ جیسے ہی انہوں نے صدارت کا عہدہ سنبھالا انہوں نے پارٹی کی ممبرشپ سے استعفیٰ دے دیا اور انہوں نے کہا کہ آج سے میں پورے ملک کا صدر ہوں تو آج ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس معاملے میں آگے بڑھ کر ملک و قوم کی خاطر اپنا تاریخی کردار ادا کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین۔طارق صاحب: آپ کا نام ہے لیکن جام کرار صاحب نے request کی ہے کہ مجھے پہلے موقع دے دیا جائے ۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین-جام کرار صاحب۔

Mr. Chairman: Yes, Haji Kararuddin.

Jam Kararuddin: Thank you, Mr. Chairman, Sir. I have been given a chance to express my views on the motion moved by Professor Khurshid Ahmed on the political crisis in NWFP. Sir, in my humble opinion, there is no political crisis in NWFP Province but there is only a democratic and constitutional activity in that Province. The Members of that Province have moved and tabled a no-confidence motion against their own Chief Minister which is their constitutional and democratic right and that right cannot be snatched from them by anyone. They have adopted a democratic and constitutional behaviour. Certian Members were not satisfied with the performance of the Chief Minister and therefore, there was no alternative for them except to move a no confidence motion to get relieved of him and therefore, it is absolutely constitutional and democratic path that they have chosen to get anybody elected as their leader of the House.

Sir, I am confident that the people of NWFP are law abiding citizens and they are more segacious than their own leaders and I hope that they will be able to solve the situation and get it shaped according to the democratic norms and constitutional provisions and tomorrow the meeting has been convened by the Speaker of the NWFP and that motion will be taken according to the wishes of their own Members. Let the Members come, on the floor of the Assembly and say whether they have been kidnapped. These sorts of allegations are very easy to make against anybody or any government. So far as the threats are concerned, I will appeal to Mr. Nawaz Sharif that he should forget those days of pomp and

dignity when he was a Premier of this country. Now he is the Leader of the Opposition. Now he should behave as a Leader of Opposition and should adopt a constructive and democratic attitude. When Mohtarma Benazir Bhutto became Prime Minister of this country, she invited the Leader of the Opposition Mr. Muhammad Nawaz Sharif to come forward to formulate a common strategy and working relationship so that we may have some sort of consensus on important national issues but he refused that offer. Then, again she sent her own emissary to Mr. Nawaz Sharif for extending his cooperation to the Government to face the problems being faced by the nation. Again, he declined that offer also. Mr. Nawaz Sharif should play the role as a Leader of the Opposition. You will be surprised Sir, that Mr. Nawaz Sharif has conspicously remained absent on the national event. When President took an oath, you were also there, Sir. After taking oath, you shook hand with him very warmly and congratulated him but Mr. Nawaz Sharif was conspicously absent on that national event also. Afterwards, the President expressed his desire to meet Mr. Nawaz Sharif at Lahore but he also refused to meet him. Then, again he desired to meet him at his own residence in the Model Town, Lahore, but he declined that offer too.

Now Sir, compare the magnanimity and large heartedness of the President and narrow-mindedness of the Leader of the Opposition. Therefore, with due respect, I will appeal to Mr. Nawaz Sharif, to play his democratic and positive role so as to strengthen the democracy and democratic institutions rather than to weaken them. Here Sir, I have heard that so many honourable Senators are speaking about the break up of the country and that blame has been given to Mr. Z.A. Bhutto. I want to make the record right that it was Mr. Yahya Khan who broke the country. He is wholly and solely responsible for breaking

up the country. The seeds of disintegration of this country were sown by General Ayub Khan and its harvest was reaped by Mr. Yahya Khan and Z.A. Bhutto was not responsible for the break up of the country. On the contrary, the nationa should be grateful to Mr. Bhutto who through his statesmanship and political acumen got his 90 thousand military people back from the prisons of India. He got back five thousand square miles from the forcible occupation of India and instead of that the people are blaming Z.A. Bhutto for breaking of the country. Now, recently Mohtarama Benazir Bhutto has got back 8 Pakistanis from Iraqi Government. Now what Mr. Nawaz Sharif has done during three years' time - he could not get even those 8 persons released from the prisons of Iraq.

Therefore, Sir, one should accept the historical facts and ground realities and I do not know why the people here, some of our friends, are allergic to hear the name of Bhutto family or the Pakistan Peoples Party. I do not know the causes of this malady which has developed among our Senators. I am confident that the present Government would achieve more outstanding achievements during their five years tenure which is their constitutional period and Pakistan will progress and prosper under the able leadership of Mohtarama Bhutto. Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Tariq Chaudhry Sahib.

جناب محمد طارق چوہدری۔ شکریہ جناب چیئرمین! پروفیسر خورشید صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب نے اس موضوع پر جو باتیں کہی ہیں ، اصولی طور پر وہ درست ہیں ۔ حقیقی جمہوریت اور ملکی استحکام کے لئے ان پر عملدرآمد کیا جانا بھی ناگزیر اور ضروری ہے ۔ لیکن ان باتوں کے درست ہونے کے باوجود اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہونے کے باوجود ہماری سیاسی اٹھان اس طرح سے ہوئی نہیں ہے کہ ان اصولوں پر ، قواعد و ضوابط پر اس پر عملدرآمد

کیا جانے جیسا کیا جانا چاہئیے۔ ابھی ڈاکٹر ریحان صاحب ذکر کر رہے تھے ماضی کا۔ اگر ہم ماضی کی طرف جانا شروع کریں گے تو یہ ماضی اتنا پیچھے اور اتنی دور تک چلا جاتا ہے کہ ہمیں سمجھ نہیں آنے گی کہ آج کل کے بگاڑ کی ذمہ داری کس سال پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ماضی میں کانگریس کی اٹھان اور 47ء میں ہونے والے ریفرنڈم پر بھی اس کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ضروری نہیں ہے کہ اس کو 70ء سے اٹھایا جائے، ضروری نہیں ہے 78ء سے اٹھایا جائے، ضروری نہیں ہے 88ء سے اٹھایا جائے، ضروری نہیں ہے 90ء سے اٹھایا جائے کیونکہ اگر ہم ماضی کی بات کریں گے تو ماضی بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں بات کروں گا حال کی۔ کیونکہ ماضی سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ حال کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ سرحد میں آنے والا عدم اعتماد موجودہ حالات میں ناگزیر تھا لازمی ہو گیا تھا، اگر آپ نے اس سسٹم کو چلانا اور جاری رکھنا ہے۔

جناب چیئرمین! ماضی بعید نہیں یہ قریب کے لیڈروں کی بات ہے کہ جیلانی نے لوگوں کو پروان چڑھایا، ضیاء الحق صاحب نے ان کا تکا مضبوط کیا اور پھر اسلم بیگ اور غلام اسحاق خان نے ہاتھ سے پکڑ کر چھت پر چڑھایا تو لوگ یہ سمجھے کہ یہ ان کا ذاتی کمال تھا۔ انہوں نے پنجاب کی چیف منسٹری کے تجربے کو 1994ء میں دوبارہ دہرانے کا خواب دیکھا تھا۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ وہ قدم جو اٹھے تھے، وہ اقدام جو کئے گئے تھے وہ ان کے اپنے نہیں تھے اس کے پیچھے کسی اور کی ذہانت تھی، کسی اور کی حمایت تھی، کسی اور کی تھپکی تھی۔ اپنی ذہانت سے جو کچھ کیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ اپنے ذاتی ذہانت کا رول شروع ہوتا ہے جناب چیئرمین! 1993ء میں، فروری 1993ء میں اپنے قدموں پر کھڑا ہونا پڑا ہے۔ پھر two-third majority سکڑتی سکڑتی 123 ممبروں تک پہنچی اور جب مارشل لاء اور جب صدر مملکت اور جب خفیہ ایجنسیوں کے بغیر خود الیکشن لڑا تو وہ two third majority ۷۲ سیٹوں پر سکڑ کر آگئی۔ اور جب خود سامنا کرنا پڑا میدان میں تو محترم چیئرمین حالت یہ ہوگئی کہ سپیکر نے مقابلے میں ووٹ لئے 90، دو گھنٹوں کے بعد ڈپٹی سپیکر نے ووٹ لئے 81، اور لیڈر آف دی ہاؤس کا میدان جب گرم ہوا تو وہ 90 ووٹ سے رہ گئے 72۔ اور جناب چیئرمین جب یہ صدارت کے معرکہ پر پہنچا تو اسی قومی اسمبلی کے 90 ووٹوں سے یہ گھٹ کے 63 باقی بچے۔ جناب عالی، یہ سفر جو اتنی تیزی سے شروع ہوا ہے پہاڑی سے لڑھکنا، پہاڑی سے لڑھکنے کا سفر جو اتنی تیزی سے شروع ہوا ہے تو یہ اس کو guess نہیں کرسکے، اندازہ نہیں کرسکے کہ صوبہ سرحد میں ایک ووٹ سے، دو ووٹ سے جیتنے

والا سپیکر اور ایک ووٹ سے جیتنے والا ڈپٹی سپیکر، جہاں اتنا close margin ہے، وہاں صورتحال کیا بنے گی؛ اس چیز کو سامنے رکھے بغیر انہوں نے پنجاب کی چیف منسٹری کے زمانے کے تجربے کو دوبارہ شروع کرنا چاہا۔ جناب چیئرمین! اور اس کام کے لئے

پاسبان مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

تو پاسبان پہلے سے موجود تھے، جن کے اپنے دکھ تھے جن کی اپنی پرابلم تھی -- جناب چیئرمین! وہی چیف منسٹر، وہ فیڈرل حکومت کے ساتھ محاذ آرائی شروع کرتا ہے کس بات پر کہ وہ کہتا ہے کہ موٹر وے تو بنے، اس موٹر وے کی بات کرتا ہے جس کے نہ بننے کے بارے میں خود اسی صوبے کے چیف منسٹر نے اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ اتنا لمبا خط لکھا لیکن غازی بروتھا ڈیم کی مخالفت کرتا ہے۔ کن کے کہنے پر، ان اتحادیوں کے کہنے پر جو پاکستان کو ترقی کرتا دیکھنا چاہتے ہیں اور نہ اندھیروں سے اس کو روشنی کی طرف سفر کرنے کی اجازت دینا چاہتے ہیں؛ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ عدم اعتماد کا مسئلہ نیہ آئینی اور قانونی اور جمہوری سے زیادہ معاشی مسئلہ ہے۔ مالی مفادات کا مسئلہ ہے، کچھ لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! دہی کی تھیلیوں سے شروع ہونے والا سفر جب وہاں سے بند ہو گیا تو روس کھل گیا روس بند ہوا تو ماڈل ٹاؤن کھل گیا۔ ماڈل ٹاؤن کا سنیٹ بنک بند ہوا تو اب تو جناب یہی افغانستان کی طرف جانے والے پرمٹ ہی تھے جو ان کے روزگار کا ذریعہ بن رہے تھے تو آپ نے جب ان کو بھی بند کردیا ہے ہمارے ایک دوست کہتے تھے جس کی گردن دباؤ وہی آنکھیں دکھاتا ہے۔ آپ معاشی لحاظ سے ان کی گردن دبائیں گے تو وہ آنکھیں تو دکھائے گا۔

ایک تو ان کا مسئلہ اور دوسرا مسئلہ ہمارے محترم قائد پاکستان قائد اعظم ثانی فاتح کابل بوسنیا و کشمیر۔ جناب ایک زمانہ تھا کہ قائد اعظم تھے اور اب ثانیوں کے پلے پڑ گیا پاکستان۔ پہلے مولوی فرید ہوتے تھے اب فرید کے طوفانوں کے پنجے میں آ گیا۔ وہ گولی اورخون بہانے سے کم پر تو بات ہی نہیں کرتے بیرونی مداخلت کی بات کرتے ہیں جس وقت پنجاب کا ایک سابق بیوروکریٹ دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے اٹیچی کیس لے کر وہاں پہنچا تھا وہ تو قابل قبول تھا اور اب آفتاب شیرپاؤ اور مسٹر سلیم سیف اللہ، ان کو اب آپ پختونوں سے نکال دیں۔

جناب چیئرمین۔ وائنڈ اپ کریں بی طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری۔تو جناب چیئرمین! میں نے ابھی تو شروع ہی نہیں کیا۔

جناب چیئرمین۔اس میں تو ہر ایک کو دس دس منٹ دیئے گئے ہیں قانون کے مطابق وہی وقت دیا جا رہا ہے آپ کے تو بارہ منٹ ہوگئے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری۔توجناب ابھی تو میں نے داستان شروع بھی نہیں کی تھی۔

جناب چیئرمین۔بہرحال پھر مواقع آئیں گے داستان کے سنانے کے، سنتے رہیں گے آپ کی داستان۔

جناب محمد طارق چوہدری۔اچھا ٹھیک ہے پھر آئندہ سہی شکریہ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی جناب محمد علی خان ہوتی۔

جناب محمد علی خان ہوتی۔جناب چیئرمین! صوبہ سرحد میں موجودہ صورتحال کی وجہ سے وطن عزیز کو جو زک پہنچا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمیں تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے جناب والا! سیاسی عمل کے اپنے طور طریقے ہوتے ہیں جن کی پاسداری اور ان کی پابندی نہایت ضروری ہوتی ہے اور اگر ہم ان سے منہ موڑیں تو یقیناً ہم ملک کو تباہی کی طرف لے جائیں گے اسی طرح تحریک عدم اعتماد کے بھی اپنے طور طریقے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے پھر ایسے واقعات کو نمٹایا جا سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی نظام میں عدم استحکام جب آ جائے تو وہ ملک کے لئے بہت ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے نہ صرف سیاسی محاذ پر بلکہ اقتصادی محاذ پر بھی صرف تباہی ہی تباہی ہوتی ہے پھر جب یہ کھینچا تانی شروع ہو جاتی ہے آپس میں اور پھر اس کے لئے غیر آئینی غیر قانونی کارروائیوں پر اتر آتا ہے یقیناً اس ملک کے لئے ایک سانحہ عظیم ہوتا ہے۔

جناب والا! اصولی طور پر ہم اس عدم اعتماد کے فلسفے کے خلاف نہیں ہیں لیکن ہمیں اعتراض ہے ان کے طور طریقے پر جو آج کل صوبہ سرحد میں ہو رہا ہے۔ سیاسی وفاداریوں کو اثر و رسوخ کی وجہ سے تبدیل کیا جارہا ہے۔ ممبران کو بے انتہا دولت offer کی جارہی ہے اور اب یہ بات روز روشن کی طرح سب پر عیاں ہے کہ ایک ایک ممبر کو ایک ایک کروڑ روپیہ دیا گیا ہے۔ جناب والا! ان کو دنیا جہاں کے لالچ دیئے جا رہے ہیں۔ اور پھر انہیں یرغمال کرکے ایک

تیسرے صوبے یعنی پنجاب میں بھی انہیں نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ان کو تو سندھ سے جاکر وہاں مقید کیا گیا ہے اور بعضوں کے تو احباب کے علاوہ ان کے اہل خاندان بھی ان کی تلاش میں ہیں اور آج تک ان کو پتہ نہیں کہ وہ ممبران صاحبان کہاں ہیں ۔ اور کس کے قبضے میں ہیں ۔ جناب والا! یہ تو صرف ممبروں کی بات تھی اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وہاں کے جو وزراء تھے انہیں سب سہولتیں حاصل تھیں ان کے من پسند محکمے ان کے پاس تھے وہ بات کیا تھی کہ وہ صابر شاہ کی حکومت سے منہ موڑ کر کہیں اور بھاگ گئے اور پھر یہ الزام لگایا اخبارات میں کہ صابر شاہ نے بدعہدی کی ۔ جناب والا ! بدعہدی تو انہوں نے کی کہ حلف اٹھانے کے بعد حکومت چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اور اغیار کے دامن میں جاکر انہوں نے پناہ لی ۔ اور انہوں نے ان کو یرغمال بنایا ۔

جناب والا! پچھلے انتخابات جو کہ بڑے well managed انتخابات تھے اس کے بعد پیپلز پارٹی مخلوط حکومت بنانے پر مجبور ہوئی کیونکہ ان کی اکثریت صرف 14 کی تھی اور ہم نے ہارس ٹریڈنگ نہیں کی اگر ہم کرتے تو یقیناً آج پاکستان میں مسلم لیگ کی حکومت ہوتی ۔ اس طرح سندھ میں ان کی حکومت آئی اور پنجاب میں انہوں نے مسلم لیگ کے ایک دھڑے کو ساتھ ملا کر ایک مخلوط حکومت بنائی ۔ وہاں بھی دو وزراء اعلیٰ بنائے ۔ ایک نام نہاد وزیر اعلیٰ اور دوسرا اس پر جیسا کہ پہلے بھی میں نے اس ہاؤس میں عرض کیا تھا ایک نگران اعلیٰ اب وہ صورت تبدیل ہوگئی ہے نگران اعلیٰ کو ہٹا دیا گیا ہے ۔ لیکن سارے اختیارات مکمل اختیارات چیف سیکریٹری کے حوالے کردیئے گئے ہیں اور اب سننے میں آیا ہے کہ وہاں ایک سینئر منسٹر بنایا جارہا ہے جو کہ درپردہ اس کا وہی کام ہوگا جو کہ نگران اعلیٰ کا تھا ۔ دو صوبوں میں یہ پارٹی اپنی حکومتیں بنا نہ سکی لہذا اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد بھی ان کی اب یہ خواہش اور کوشش ہے کہ سرحد اور بلوچستان میں وہ اپنی حکومتیں بنائیں جناب والا! اگر ہم تاریخ کا بنظرغائر مطالعہ کریں ۔ تو یہ بات سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ کرسی کی خاطر اس ملک کو مرحوم بھٹو صاحب نے ادہرہم اور ادہر تم کا نعرہ لگا کر دولخت کردیا تھا اور قائد اعظم کی امانت میں خیانت کی تھی۔ اور پھر اس کے بعد صوبہ بلوچستان کی حکومت کو توڑا اور پھر ایسے حالات بنائے جن کی وجہ سے مفتی محمود نے استعفیٰ دے دیا ۔ مفتی محمود کے استعفیٰ دینے کے بعد گنڈا پور صاحب کو انہوں نے وہاں کا وزیر اعلیٰ بنایا ۔ لیکن بعد میں شیرپاؤ مرحوم اور گنڈاپور کی آپس میں چل گئی

اور مجھے message بھیجا گیا کہ اگر میں پیپلز پارٹی کا ٹکٹ لے کر الیکشن لڑوں وہاں ایک سیٹ خالی ہوئی تھی ایک ہمارے منسٹر تھے مرحوم امیرزادہ خان انہوں نے منسٹر کی سیٹ چھوڑی اور صوبائی اپنے لئے رکھی تھی اور سنٹرل انٹیلی جینس کی یہ رپورٹ تھی کہ بغیر محمد علی خان کے کوئی یہ سیٹ ANP سے نہیں جیت سکتا۔ بہرحال میں ان کے دام میں نہ پھنس سکا حالانکہ مجھے offer کیا گیا تھا۔ مرحوم شیرپاؤ میرے گھر آئے اور کہا کہ میں چیف منسٹر بنوں گا۔ اور آپ میری جگہ وزیر ہو جائیں گے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے ایسی فاش غلطی زندگی میں کی تو میری پولیٹیکل ہسٹری شیٹ تباہ ہو جائے گی۔ خداوند تعالیٰ نے مجھے اس جال میں پھنسنے سے بچایا۔

جناب والا! وہ زمانہ اور تھا جب انہوں نے دو صوبائی حکومتیں ختم کیں۔ وہ پشتو کا ایک شعر ہے [دا زمانہ بہ دا هغہ زمانہ بہ دا]۔ یعنی یہ زمانہ اور ہے اور وہ زمانہ اور تھا۔ اب 1994ء ہے۔ لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے۔ ایسی چیزیں اب ہم ہر گز نہیں ہونے دیں گے اور پھر جب یہ چیز ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے آئے، ملک میں انتشار پھیلایا جائے تو یقیناً وہ لوگ جنہوں نے پاکستان بنایا ہے، وہ اس کو ہر گز تسلیم نہیں کریں گے۔ جناب والا! اس طرح غیر جمہوری عمل کے ذریعے، دولت کے ذریعے، اور ممبروں کو اغواء کرنے کے ذریعے یعنی انہوں نے جو حالات اور واقعات صوبہ سرحد میں بنا رکھے ہیں۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پختونوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ اور اس کا ہم انشاء اللہ طریقے سے جواب دیں گے اور اسی زبان میں جواب دیں گے جس زبان کو یہ بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں۔

جناب والا! میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج ہماری وہاں اکثریت ہے اور پیپلز پارٹی کی اقلیت ہے اگر صابر شاہ حکومت تلوار کے زور سے اور مرکزی حکومت کے زور سے تبدیل کی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی اپنی سیاسی قبر خود کھودے گی اور ایک دن بھی یہ حکومت نہ کر سکے گی۔

جناب والا! ہم دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں۔ اخبارات میں یہ دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کو متعین کیا جائے گا اور ساتھ ہی فوج کو بھی بلایا جائے گا۔

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے صوبہ سرحد میں انگریزوں کی مخالفت کی ان کے ساتھ لڑے، پاکستان کی جنگ لڑی اور اس عاجز بندہ نے لڑکپن کے زمانے میں جیلوں کی ہوا کھائی۔ ہم کسی فوج سے نہیں ڈرتے اور نہ فوج اس معاملے میں اپنے آپ کو الجھائے گی۔ یہ میرا یقین محکم

ہے کہ ہماری پاکستانی فوج انشاء اللہ اس میدان میں نہیں آئے گی اور یہ پولیس کا کام ہے اور وہ دیکھیں گے کہ کون یعنی حکومت کو توڑنے کے لیئے میدان میں آتا ہے اور یہ کس طریقے سے کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ غلط طریقہ استعمال کریں تو یقیناً اپنی پولیس ان کی مخالفت کرے گی۔

جناب چیئرمین۔جماعت کتنے بجے ہوتی ہے؟ کیوں حافظ صاحب؟

حافظ حسین احمد۔ڈیڑھ بجے۔

محمد علی خان ۔جناب والا! مرکزی حکومت کو چاہئیے کہ وہ صوبوں کے ساتھ تعاون کرے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا وتیرہ کچھ اور ہے ۔ اور وہ اپنی من مانی کارروائیوں سے باز نہیں آ رہی حالانکہ ملک بہت سی مشکلات سے دوچار ہے اور ایک طرف سے ہندوستان ہماری مخالفت کر رہا ہے ۔ اورکشمیر جل رہا ہے ۔ دوسری طرف افغانستان میں آج تک جنگ جاری ہے ۔ جس کا یقیناً اثر اس ملک پر پڑے گا ۔جہاں تک اندرون حالات کا تعلق ہے یہاں بدامنی ہے بے روزگاری ہے انفلیشن ہے اور بھی مشکلات ہیں ۔ ملک میں تعلیم کی کمی ہے تو ہمیں چاہئیے کہ ہم اس طرف توجہ دیں اور جہاں پی پی پی کی حکومتیں نہیں ہیں تو مرکز کو چاہئیے کہ ان کے ساتھ باقاعدہ تعاون کرے ۔ تاکہ ملک ترقی کرے ۔ جناب والا! آج کل لوڈشیڈنگ کی وجہ سے انڈسٹریز پر بڑا سخت اثر پڑ رہا ہے ۔ جس کا اثر ہماری اقتصادیات پر پڑ رہا ہے ۔ تو یہ ساری ایسی چیزیں ہیں کہ اس کے ہوتے ہوئے بھی ہم یہاں کھینچاتانی شروع کریں ۔ ہارس ٹریڈنگ شروع کریں۔ تو اس کا اثر یقیناً کشمیر کے مسئلہ پر بھی پڑے گا اور ہمارے اور بھی حالات جو ہیں ملک کے اندر وہ ہمیں تباہی کی طرف لے جائینگے ۔ جناب والا! 5 تاریخ کو جو یہاں ہڑتال ہوئی تھی ۔ اس میں ہم نے سارے ملک نے یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ اگر سرحد کے واقعات میں کوئی تبدیلی نہ لائی گئی اور اس کو بدستور رکھا گیا اور یہ عدم اعتماد کی دھمکی جاری رہی تو یقیناً وہ یکجہتی بھی ختم ہو جائے گی ۔ اور ہم پر ہندوستان والے بھی ہنسیں گے کہ کشمیر کو کیسے لے سکیں گے حالانکہ وہ خود ایک صوبے میں لڑائی لڑ رہے ہیں۔

اسی طرح جناب والا! جہاں تک مجھے معلوم ہے حکومت live and let live کی پالیسی پر یقیناً عملدرآمد نہیں کررہی۔ اور سارا زور اس نے صوبہ سرحد کو تباہ کرنے پر لگانے رکھا ہے ۔نمبر ۱ ہمارے ہاں موٹر وے اسلام آباد سے پشاور تک کا بند کردیا گیا تاکہ صوبہ سرحد کے عوام ترقی نہ

کرسکیں ۔ جناب والا! امریکہ کے اشارے پر آئی ایم ایف نے اس حکومت کو یہ کہا کہ اس موٹر وے کو ختم کیا جائے ۔ کیونکہ یہ موٹر وے پشاور پر ختم ہونے والی نہیں تھی ۔ یہ تاشقند اور ثمرقند جا کر ختم ہوتی ۔ اور پاکستان کا اثر و رسوخ ان علاقوں میں پہنچتا ۔ لیکن کمیونزم کے ختم ہونے کے بعد سب سے بڑا خطرہ ان عیسائی ممالک کو اسلام نظر آرہا ہے ۔ لہذا اس پالیسی کے تحت انہوں نے آئی ایم ایف کے ذریعے اس حکومت کو کہا اور حکومت مان گئی اور وہ موٹر وے جو ہے اسلام آباد پر ختم کی گئی ۔ پھر دوسری بات جو رائلٹی کا قصہ چل رہا تھا ۔ تربیلہ ڈیم کا وہ بھی یہ حکومت ختم کرنا چاہتی ہے ۔ تاکہ وہ علاقہ غریب سے غریب تر ہو ۔

جناب والا! اس کے بعد پرمٹ سسٹم جو وہاں کی گورنمنٹ دیا کرتی تھی ۔ وہ انہوں نے اپنے اختیار میں لے لیا ہے ۔ تاکہ پیپلز پارٹی اپنے جیالوں کو دلوائیں ۔ اسی طرح ان کی کوشش ہے کہ جو نقصان وہ پختونوں کو پہنچا سکیں تو یہ اس سے دریغ نہیں کریں گے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک دفعہ اس ملک کو اس پارٹی کی طرف سے ایک ناقابل فراموش نقصان پہنچ چکا ہے ۔ مشرقی پاکستان سے بنگلہ دیش بن چکا ہے ۔ اور اب موجودہ پاکستان میں کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ میں ان سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں ۔ کہ اس ملک کو مزید ٹکڑے کرنے سے بچایا جائے ۔ جناب والا ! جب تک ہم لوگ موجود ہیں جنہوں نے کہ پاکستان بنایا ہے جو کہ freedom fighters رہ چکے ہیں ہم نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دیں گے ۔ چاہے جو کچھ بھی یہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب ذکی الدین پال صاحب ۔

جناب ذکی الدین پال ۔ میں انشاء اللہ ۱۰ منٹ سے بھی کم وقت میں اپنی بات ختم کر دوں گا۔ کیونکہ حافظ صاحب نماز پڑھنے کے لئے جارہے ہیں۔ میں ابھی پانچ سات منٹ میں بات ختم کردیتا ہوں۔

میں پروفیسر خورشید احمد صاحب ' محمد علی خان صاحب اور ڈاکٹر ریحان صاحب کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں صوبہ سرحد میں قرار داد عدم اعتماد پیش کرکے ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہمارا ایک وفاق ہے ۔ اور وفاق میں چار صوبے ہیں ' اتفاق سے اس وقت وفاق کی مرکزی حکومت

میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور ماسوائے سندھ کے باقی کسی صوبے میں پیپلز پارٹی کی خالص حکومت نہیں ہے ۔ پنجاب میں جس طرح سے دو عملی بلکہ سہ عملی کا تماشا دکھایا گیا ہے وہ سب کے سامنے ہے ' اب وہاں کے حالات ' وہ کہتے ہیں کہ ' درست ہو رہے ہیں مگر آپ یہ دیکھیں گے اور جو میری معلومات ہیں وہاں دھماچوکڑی مچے گی اور زیادہ تباہی آنے گی ' جناب چیئرمین! عدم استحکام اگر کسی ملک میں آ جائے سیاسی طور پہ تو پھر اس سے لازمی نتیجہ اقتصادی عدم استحکام کا ہوتا ہے ۔ اور اگر سیاسی عدم استحکام سے اقتصادی عدم استحکام تک آئیں تو پھر ملک تباہی کے دہانے پہ پہنچ جاتا ہے ۔ آپ کو پتہ ہے سب ارکان کو پتہ ہے کہ جس طرح سے میاں نواز شریف کی حکومت کو ختم کیا گیا اور جس انداز میں پاکستان میں عدم استحکام کو لایا گیا اس کا نتیجہ کتنا برا یعنی مالی اقتصادی عدم استحکام میں نکلا ۔ اور اس کا شکار ابھی تک ہم ہیں اور اس ڈیپریشن سے اور اس مالی تباہی سے ابھی تک ہم پوری طرح سے نکل نہیں سکے ۔ کیا موجودہ حکومت پھر وہی حالات پیدا کرنا چاہتی ہے کیا پھر اسی تماشے کو دہرانا چاہتی ہے ' آخر اس کا کیا مطلب ہے ' ایک صوبے میں حکومت کام کررہی ہے اس کے خلاف اگر کوئی allegations ہیں تو وہاں پہ جو ارکان ہیں وہ نمٹا سکتے ہیں ۔ میں عدم اعتماد کی تحریک کا مخالف نہیں ہوں ۔ میں ایک جمہوریت پسند انسان ہوں ' میں سمجھتا ہوں کہ عدم اعتماد کی تحریک آ سکتی ہے اور قانونی طور پہ درست ہے اور جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ سراسر غلط ہے ' یہ طریقہ نہیں ہے ' جس انداز سے اس تحریک کو کامیاب کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں ۔ کیا ممبران کا اغواء ' ان کو دوسرے شہروں میں بھیجوانا ' بڑے بڑے ہوٹلوں میں رکھنا ' بعض وزراء کی کوٹھیوں میں ان کو مقید کردینا ' کیا یہ حربے عدم اعتماد کی تحریک کو کامیاب کرنے کے ' جائز ہیں ۔ کیا یہی جمہوری عمل ہے جس کا تقاضا ہے کہ اس تحریک کو اس طرح سے کامیاب کیا جائے ۔ مجھے ان طریقوں پہ ' ان حربوں پہ ' اس طریقہ کار پہ اعتراض ہے ۔ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے ' یہ تو غیر جمہوری ہے اور جمہوریت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے ' اگر جمہوریت کو نقصان پہنچتا ہے تو ملک جو ہے وہ سیاسی طور پہ عدم استحکام کا شکار ہوتا ہے اور اگر ہم سیاسی طور پہ عدم استحکام کا شکار ہوتے ہیں تو پھر لامحالہ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ یہاں اس ملک میں مالی طور پہ تباہی آئے گی ' جس طرح سے پہلے آ چکی تھی ۔ موجودہ حکومت کو تو یہ چاہئیے تھا کہ یہاں پہلے سیاسی طور پہ استحکام پیدا کرے ' صوبوں کے ساتھ لڑائی نہ کرے ' جو اس کے مخالفین ہیں ان سے صلح کرے ' افہام و

تفہیم کی بات کرے نہ کہ اس طرح سے محاذ آرائی پیدا کردی جائے ' محاذ آرائی سے لازمی طور پر یہی ہوگا کہ آپس میں تناؤ ہوگا اور ملک جو ہے اس میں صحیح استحکام پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس طرح سے کہا گیا ہے ' معلوم نہیں یہ کیسی سوچ ہے کہ سارے ملک میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہو ' کوئی ضروری نہیں ہے۔ فیڈرل نظام میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے ہمسائے میں ہندوستان کی مثال آپ کے سامنے ہے ' نرسمہاراؤ وہاں کا وزیر اعظم ہے ' اندرا کانگریس وہاں پر مرکز میں برسراقتدار ہے ' کئی صوبوں میں اندرا کانگریس کے مخالفین کی حکومت ہے ' مگر آج تک یہ allegation نہ وہاں کے ملک میں آئی ہے ' نہ یہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئی ہے ' نہ ہمارے پریس میں آئی ہے کہ وہاں جو وفاق میں حکومت ہے ہندوستان میں ' اس نے کسی صوبائی حکومت کو گرانے کی کوشش کی ہے یا وہاں پر گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کی حکومت بڑے آرام سے چل رہی ہے اور حالات بالکل درست ہیں۔ موجودہ حالات ہمارے ملک میں بیرونی بھی اور اندرونی بھی ' ان کا تقاضا ہے کہ ایسے حالات نہ پیدا کئے جائیں کہ یہاں یکجہتی ختم ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے ایسی کوششیں کیں جس سے یکجہتی ختم ہو تو پھر یہ جو محاذآرائی ہے ہماری سیاسی اور اقتصادی پوزیشن کو تباہی کی طرف لے جائے گی۔

کشمیر کے معاملہ میں جس یکجہتی کا مظاہرہ کیا گیا تھا اس کا تقاضا تھا کہ اس قسم کی محاذ آرائی نہ کی جائے۔ اور ملک کو ایک متحدہ لائحہ عمل پہ لانے کی کوشش کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور پتہ نہیں کہ کون سے ایڈوائیزرز ہیں ان کے کون سے مشیر ہیں جو اس قسم کی رائے دیتے ہیں کہ سارے ملک میں ایک پارٹی کی حکومت لازمی ہے۔ وفاق کی حکومت میں تو ایسا نہیں ہوا کرتا نہ ہی اس کا یہ تقاضا ہے کہ ضروری طور پہ ایک پارٹی کی حکومت ہو۔ وفاق میں صوبائی حکومتیں بھی ہیں ان کی مختلف آراء اور مختلف تقاضے ہوتے ہیں۔ اور ان کے مطابق وہاں کی حکومتیں کام کرتی ہیں تو اس طرح سے اگر وفاق اکائیوں میں مختلف صوبائی حکومتوں میں اس طرح سے افراتفری پیدا کرے تو پھر نہ صرف یہ کہ وہاں جو صوبائی حکومت ہے وہ ختم ہو گی بلکہ اس کا لامحالہ اثر جو ہے وہ وفاق پر بھی پڑے گا۔ اگر وفاق پہ پڑے گا تو سارے ملک کی تباہی ہے۔

میں حکومت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایسی حرکتوں سے باز آئے تاکہ ملک

میں یکجہتی کی فضاء پیدا ہو اور ملک ترقی کرے ۔ یہاں کہا گیا ہے کہ یہ ایک بالکل جمہوری طریقہ ہے ۔ یعنی جو عدم اعتماد کی تحریک ہے اس سے کون انکار کرتا ہے کہ یہ جمہوری طریقہ نہیں ہے مگر جس طرح میں نے پہلے کہا کہ جس طریقے سے اس کو کامیاب کرانے کی کوشش کی جارہی ہے وہ انتہائی غیر جمہوری ہے ۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں اس طریقے کو اختیار نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ کے سامنے مغرب میں بڑی بڑی پارلیمانی حکومتیں ہیں اور مشرق میں بھی ہیں وہاں تو کوئی ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی حال ہی میں آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں بھی وفاق کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی تھی وہاں تو یہ ڈرامہ نہیں رچایا گیا کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا نہ ہی کوئی allegation لگایا گیا ۔ کہ فلاں ممبر کو اغواء کر لیا گیا اور فلاں ممبر جو ہیں حکمران کے یا اپوزیشن کے فلاں ممبر کے قبضے میں ہیں ۔ ایسی بات نہیں تھی لوگوں نے اپنے طور پر ووٹ دیئے ۔ آزادی سے ووٹ دیئے اور وہ تحریک فیل ہوگئی ۔ یہاں بھی اگر ایسا ہی طرز عمل اختیار کیا جائے ۔ یہی طریقہ اختیار کیا جائے تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ چونکہ نماز کا وقت ہو چکا ہے باتیں بہت سی ہو سکتی ہیں مگر میں اپنی تقریر یہیں پر ختم کرتا ہوں اور حکومت سے التجا کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ان طور طریقوں سے اجتناب کریں یہ تو انگریز کے دور کی باتیں ہیں اور اب ان کا کوئی کام نہیں ۔ ہمیں یہاں یکجہتی پیدا کرنی چاہئیے ، افہام وتفہیم پیدا کرنی چاہئیے اور مرکز کو صوبوں کو اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہیے نہ کہ صوبے اور مرکز جو ہیں وہ بالکل ایک دوسرے سے کٹ جائیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ منسٹر صاحب آپ نے یہ ایک موشن دی ہوئی ہے کیا آپ آج move کرنا چاہتے ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔جی سر ۔

جناب چیئرمین۔ کردیں ۔ پھر پڑھ دیں ۔

MOTION UNDER RULE 239.

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman, with your permission I beg to move that special permission under Rule 239 of the Rules of

Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 be granted for holding of election of a Member of the Senate from teh Federal Capital in the Chamber of the Senate on the 2nd March, 1994.

Mr. Chairman: It has been moved by the honourable Law Minister that special permission under Rule 239 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, be granted for holding the election of a Member of the Senate from the Federal Capital in the Chamber of the Senate on the 2nd March, 1994.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion stands adopted.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں کشمیر کمیٹی کے بارے میں ۲۰ دسمبر کو ریزولیوشن پاس ہوا تھا لیکن اب ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے کمیٹی نہیں بنی ہے ابھی تک۔ جو بہت serious lapse ہے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے پروفیسر صاحب ہمیں خود بھی احساس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہونا چاہیے تھا کوشش کی تھی کچھ اختلاف کی وجہ سے وہ finalize نہیں ہو سکی لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ کل لاء منسٹر صاحب سے بھی ڈسکس کروں یہ بہت ضروری ہے۔ اب کیا ارادہ ہے جی اس کو ایڈجرن کیاجائے۔ ۲۲ تاریخ تک؟

سید اقبال حیدر۔ ۲۲ فروری کو صبح دس بجے۔ We may continue the debate.

Mr. Chairman: This House is adjourned to meet again on the 22nd of February, 1994 ... 10,00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, the 22nd. February, 1994]

PCPPI—4464(97) Senate—4-11-97—180.